بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ھو اللہ احد ۱ اللہ الصمد ۲ لم یلد

(اے رسول تم کہدو کہ اللہ یکتا ہے اور وہ خدا بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے اور)

ولم یولد ۵ ولم یکن لہ کفوا احد

نہ کوئی اس کا بیٹا ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر و مثل ہے ۵

اُسوۂ حسینی

از

خاکسار

برکت حسین خان

مؤلف

اخلاق المعصومین بشارت شبل مسی

وغیرہ

امروہہ (مرادآباد)

مطبع مصلح ... ضلع بجنور ... [illegible]

عرض

ناظرین! اس زمانہ میں **توحید و عدل** کے متعلق بہت سے رسائل و کتب اردو
میں شائع ہو چکے ہیں اور ان سب میں بہترین کتب **توحید القرآن و توحید الائمہ** مصنفہ
و مولفہ حضرت مولانا محمد ہارون صاحب اعلی اللہ مقامہ ہیں ان کتب کے موجود ہوتے مجھ جیسے ناچیز
کا ایسے اہم مسائل کے متعلق خامہ فرسائی کرنا ایک حد تک ضرور نادانی کہا جا سکتا ہے۔ مگر چونکہ
اس ذات اعلی سے ہر شے و ہر شخص کے تعلقات وابستہ ہیں۔ اسلئے میں بھی اسکے حمد و ثنا کے گیت
اپنے ناچیز قلم سے ادا کرتا ہوں۔ یہ روحانی و وجدانی گیت میری ساختہ نہ ہونگے بلکہ **قران
و اہلبیت** کے حاصل کئے ہوئے ہونگے جسکے تمسک و اتباع کا حکم ہمارے مقدس رسول نے ہمکو دیا
ممکن ہے یہ حقیر کا مختصر رسالہ اس گنہگار کی نجات کا ایک قوی ذریعہ و وسیلہ ہو جائے۔ یہ رسالہ چھ ابواب
و دو ضمیموں پر شامل ہے جسکی تفصیل درج ذیل ہے:-

باب اول۔ دربیان توحید و عدل ہنود و زردشتیان و تاؤ و کنفیوشش۔

باب دوئم " " " شامین و یہود و نصاریٰ

باب سوئم۔ باستثنائے اسلام مذاہب عالم کی توحید و عدل کا خلاصہ۔

باب چہارم۔ دربیان اسلامی خدا۔ خدا کی ہستی اور اسکی وحدانیت کیلئے دلائل اور اسکی ذات و صفات و
عدل اور احسانات کا مختصر تذکرہ قران مجید۔

باب پنجم اسلامی توحید و عدل کا خلاصہ مفسرین قرآن کے مقدس کلام سے۔

باب ششم۔ چند باتیں اسلامی توحید کی برتری مذاہب عالم پر۔

ضمیمہ ۱۔ چند غیر مذاہب کے زبان و قلم سے اسلامی خدا کا تذکرہ۔

ضمیمہ ۲۔ خدا کے حضور دعا و مناجات اور آہ و زاری۔

ناظرین! اگر یہ مختصر رسالہ آپ حضرات کے پسند خاطر ہو تو حقیر کو اور حقیر کے بچوں کو دعائے
خیر سے فراموش نہ کرینگے۔ اور دوسرے یہ کہ اولاد کے درس میں بھی اس کو شامل

اسلامی خدا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

شریک اُس کا نہ اُس کا کوئی ثانی

وہ بانی عالم ایجاد فانی

اسلام سے پہلے دنیا کی کیفیت اور اسلام نے آکر دنیا کو کیا تعلیم دی اور اب اسکے ماننے والون کی کیفیت

اے اسلام! جسوقت تیرا ظہور ہوا اسوقت دنیا کی کیا حالت تھی اور زمانہ کا کیا رنگ ڈھنگ تھا۔ کفر و شرک کے چشمہ پر زور تھے تاریکی و جہالت کی تیرہ و تاریک گھٹائین کل دنیا کو گھیرے ہوئے تھین۔

اے اسلام! یہ تیرا ہی کام تھا کہ کفر و شرک کو نیست و نابود کر کے توحید و معرفت کا دریا بہایا اور یہ تیری ہی ہمت و جرأت تھی کہ تاریکی و جہالت کو فنا کر کے تہذیب و تمدن کا سکہ بٹھایا

اے اسلام! جسوقت دنیا مین تو نے قدم رکھا اسوقت زمانے نے تیرا خیر مقدم کسطرح پر کیا جو یہ خاکی انسان اپنے زعم باطل سے تیرے مقابلہ کے لئے آمادہ و تیار تھا اور تجھپر ظلم و جور کرنے کیلئے بر سر عناد تھا مگر تو نے ان مصائب و تکالیف کی کچھ پروانہ کی۔ آخر تو غالب اور باطل مغلوب ہوا۔ تیری فتح کا جھنڈا سربلند اور باطل کا پھریرا سرنگون ہوا۔

اے اسلام! اسوقت کروڑون نفوس تیرے حلقہ بگوش ہین مگر افسوس یہ سب آرام کی نیند سو رہے ہین اگر تو مذہب الہامی نہ ہوتا۔ تیرا یادگار خدا نہوتا اور تیرا محافظ جبکہ خدا موجود نہ ہوتا تو آج تیرے مخالف تیرا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹا ڈالتے۔

اے اسلام! یہ تیرے پاک اور سچے اصول و فروع ہی ہین کہ اغیار تجھپر عاشق و فریفتہ ہو رہے

پیرو عشق ہو کر تیرے انتہائی اصولوں و فروعات کی اشاعت کریں تو ہر طرف
صفحۂ ہستی پر تیرے ہی شیدائی نظر پڑیں اور تیرے ہی حلقہ بگوش چاروں
طرف دکھائی دیں۔

> اسلامی توحید و عدل سے قبل مذاہب عالم کی توحید و عدل کا تذکرہ مناسب ہے

اے اسلام! اس وقت تیرے خدا کا ذکر خیر اپنے ناچیز قلم سے کرتا ہوں۔ قبل تیری توحید و عدل کے مذاہب عالم کی توحید و عدل بھی مختصراً عرض کرتا ہوں اسلئے کہ یہ قول مشہور و معروف ہے۔

الاشیاء تعرف باضدادها۔ اشیاء اپنی ضدوں سے شناخت کیجاتی ہیں۔
اے اسلام! اس سے تیری حقانیت اہل بصیرت حضرات پر درخشاں ہو کر رہے گی اور تیری سچائی کا سکہ اہل انصاف کے دلوں پر بیٹھ جائیگا اور وہ تسلیم کرینگے کہ آیا کس مذہب کی توحید و عدل موید عقل اور مطابق فطرت ہے اور کس کی توحید مخالف عقل اور خلاف فطرت ہے۔ ؎

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را
روشنی را قدر از تاریکی است و تیرگی
واز جہالت ہاست عزّ و فر عقل تام را

باب اوّل

توحید و عدل

ہنود و زرتشتیان - و تاؤ و کنفیوشش

ہنود

> ہندو مذہب کی ابتدا مخلوق پرستی پر ہے
> اسلئے ایک خدا کے بجائے متعدد خدا قائم کئے

ہندو مذہب کی ابتدا مخلوق پرستی ہے۔ مخلوق پرستی کے باعث ایک خدا کی بجائے متعدد خدا قایم کئے

ان سادہ مزاج مخلوق خدا نے باد و باران۔ آب و آتش۔ آفتاب و ماہ وغیرہ کے متعلق یہ خیال کیا جبکہ یہ بزرگوار خوش ہوتے ہین تو ہمکو مالامال کردیتے ہین اور جب یہ غصے مین ہوتے ہین تو ہمکو تباہ و برباد کر ڈالتے ہین۔ دیکھئے حضرت اگنی (آگ) جب یہ خوش ہوتی ہین۔ کسقدر طعام لذیذ بریان ہمکو نصیب ہوتے ہین اور جبکہ یہ ناخوش تو کچھ ٹھکانہ نہین ہزارون مکان کے مکان۔ ایک دم کے دم۔ ایک آن کے آن خاکستر سیاہ کر ڈالے جاتے ہین۔ اسی طرح ہوا اور بارش چاند اور سورج کو ملاحظہ فرمایئے۔ جبکہ انکی نظر عنایات ہمارے حال زار پر ہوتی ہے اور نگاہ لطف ہماری طرف پھرتی ہے تو ہماری زراعت جسپر کہ ہماری زندگی کا انحصار ہے۔ سرسبز و شاداب کردئے جاتے ہین۔ بعدہ پختگی پر لائے جاتے ہین۔ مگر جب ان بزرگوارون کی نگاہین ہم پر ٹیڑھی پڑتی ہین اور ترچھی نگاہون سے دیکھنا شروع ہوتا ہے تو کچھ ٹھکانا نہین۔ ایک آن کے آن۔ منٹون و سکنڈون مین کھیت کے کھیت پامال کردئے جاتے ہین نگاہ سڑا کر مٹی مین پیوند خاک کردئے جاتے ہین اسلیئے انکو خوش رکھنے کی ضرورت ہے۔ انکا ناراض و ناخوش ہونا۔ ہمارا تباہ و برباد ہونا ہے۔ اسلیئے انکے سامنے مناجاتین کرنی چاہین۔ نذر اور بھینٹ چڑھانی چاہئے۔ سوم کا رس پیش کرنا لازم ہے تاکہ یہ ہمیشہ ہمسے خوش رہین اور ناخوش نہ ہونے پاوین۔

> مخلوق پرستی کا ثبوت ہندؤن

ناظرین! اگر آپ کو میری اس تحریر پر یقین نہ آوے تو مہربانی

[illegible]

کے سامنے سجدہ کئے جا رہے ہین اور کسطرح حضرت سوما (چاند) کے سامنے پیشانی رگڑی جا رہی ہے اور آیا کسطرح جناب اندر (آسمان) کے سامنے آہ وزاری ہو رہی ہے

اب مین چند انتخابات رگ وید مقدس ترجمہ ماسٹر لچھمن داس صاحب مطبوعہ مطبع مرتضوی مین توحید الائمہ جناب مولانا محمد ہارون صاحب اعلی اللہ مقامہ سے اس مقام پر نقل کرتا ہون

(۱) "مین اگنی دیوتا کی جو ہوم کا بزرگ رد۔ کارکن اور دیوتاؤن کو نذرین پہنچانے والا اور بڑا ثروت والا ہے۔ حمد کرتا ہون (حمد کرتا ہون)"

(۲) "ایسا ہو کہ اگنی جو نذرون کا پہنچانے والا اور علم کا حاصل کرنے والا اور سچا نامور دیوتا ہے مع دیوتاؤن کے یہان آوے"

(۳) "اے اگنی مع تمام دیوتاؤن کے سوم کا رس (میٹھا عرق) پینے کو ہمارے ہوجا مین آ اور نذر پیش کر (یعنی دیوتاؤن کو بھینٹ پیش کر)"

(۴) "ہم اندر (آسمان) اور وایو (ہوا) دونون دیوتاؤن کو جو دیو لوگ ہین بلاتے ہین سوم کا رس پینے کو بلاتے ہین"

وہ مذہب جوکہ مخلوق پرستی کا سبق پڑہائے کیا اہل توحید کہا جا سکتا ہے ؟

اہل انصاف! خود خیال فرما سکتے ہین کہ کیا وہ مذہب ہمکو توحید کا سبق پڑھا سکتا ہے جوکہ باد و باران آب و آتش وغیرہ کے سامنے مناجاتین کرائے اور اسی زبان سے اس خالق یکتا کی بھی حمد کروائے جوکہ باد و باران وغیرہ کا بھی خالق ہے۔ ان سادہ مزاج برادران ہنود نے یہ خیال نہ کیا کہ یہ تمام کی تمام کل کی کل مثل ہمارے ہی مخلوق ہین بلکہ یہ تو ہمارے ہی فائدہ کیلئے پیدا کی گئی ہین۔ تو گویا ہمارے نفع و نقصان پر قادر ہو سکتی ہین نہین اور ہرگز نہین۔ در اصل یہ تو تمام کی تمام اوسی خالق یکتا کی محکوم ہین جوکہ خالق خلق ہے۔ یہ بغیر حکم خدا اپنا ایک قدم آگے نہین بڑھا سکتین۔

ہندو مذہب میں عناصر پرستی کے علاوہ بت پرستی

ہندو مذہب عناصر پرستی کے علاوہ بت پرستی کا بھی سبق

کی منکشف ہوتا ہے جس کسی کو اس میرے بیان میں شبہہ ہو تو وہ ستیارتھ پرکاش اُردو ایڈیشن

رتن مالا کا گیارہواں باب ملاحظہ فرماوین۔

کتاب مقدس اہل ہنود توحید کا سبق بھی پڑھاتی ہے مگر اس مین خلاف توحید مضامین بھی موجود ہین اسلئے اس مذہب کے انوداع موحد نہین کہے جاسکتے۔

ناظرین! مجھکو اس امر کا انکار نہین کہ آیا وید مقدس ہمکو توحید کا سبق یعنی خدا کے ایک ہونے کا روحانی علم نہین پڑھاتی وہ ضرور خدا کی وحدانیت کا اعلان

کرتی ہے۔ وہ ضرور یہ بیان کرتی ہے کہ وہ ذات واحد سب سے پہلے ہے۔ چنانچہ مین اس بیان کی تائید مین ایک منتر رگ وید کا کتاب خیر الکلام مصنفہ مولوی محمد عبد الحی صاحب بی اے وکیل سے اس مقام پر نقل کرتا ہون وہ یہ کہ دشروع مین نیست تھا نہ ہست۔ نہ اس وقت آسمان تھا نہ ہوا تھی۔ تو اوسوقت اس تمام معمور دنیا کو کون سے لپیٹی ہوئی تھی۔ وہ کیا شے تھی کہ جسمین دنیا مکنون تھی کیا دنیا اوسوقت پانی کی بے تہاہ خلیج مین لپٹی ہوئی تھی اسوقت نہ فنا تھی نہ بقا نہ اسوقت دن تھا نہ رات ظلمت تھی نہ روشنی۔ ایک ذات واحد تھی جو موجود تھی سب سے پہلے ظلمت ظلمت مین اور تاریکی مین چھپی ہوئی ظاہر ہوئی اوسوقت تمام پانی ہی پانی اور عالم ہیولا غیر مرتب ظاہر ہوا جسمین کہ ذات واحد علم مین لپٹی ہوئی تھی۔۔۔

ناظرین! اس انتخاب سے اہل ہنود کا اہل توحید ہونا گو ظاہر ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی عرض کرونگا کہ مادہ و روح کے ازلی و ابدی ہونے کے اعتقاد وید مقدس مین نہ پائے جاوین یا عناصر پرستی کے احکام اس متبرک کتاب مین موجود نہ ہون یا مثل ایسے اور خیالات کہ اللہ تعالے جسم انسانی مین حلول کرتا ہے یا اوسکی ذات خود اوتار کی شکل اختیار کرتی ہے یا مثل اسکے دیگر باتین اس کتاب مقدس مین دکھائی نہ دیوین تو اسوقت ہمکو اہل ہنود کے موحد ہونے مین انکار نہ ہوگا مگر بخلاف اسکے یہ سب باتین اس متبرک نوشتہ مین موجود ہین اسلئے یہ کہنے پر مجبور ہین کہ توحید ہنود جو ہونی چاہئے وہ نہین ہے۔

ہندو مذہب میں بھی مثل دیگر مذاہب مختلف اعتقادات و خیالات کے اشخاص موجود ہیں اسلئے اعتقاد توحید بھی جدا گانہ ہیں اولاً مذہب آریہ کی توحید کا بیان اور انکی توحید علاوہ خدا کے اور دو قدموں کا اعتقاد رکھتا ہے۔

ہندو مذہب میں بھی مثل دیگر مذاہب مختلف اعتقادات و خیالات کے اشخاص پائے جاتے ہیں اور اسیطرح ان کے اعتقاد توحید بھی جدا گانہ ہیں۔ مذہب آریہ جسکا بجانب ترقی اس زمانہ میں زور روز پر ہے اور بقول اون ہی کے ویدک دھرم کا سب سے پہلا فرقہ آریہ مذہب ہی ہے کو تسلیم کرلیں تو اون کی توحید کو مہرشی سوامی دیانند سرسوتی مہاراج کی مصنفہ کتاب ستیارتھ پرکاش آریہ ادیشن رتن مالا مترجمہ راد ھاکشن مہتہ مطبوعہ مطبع سر دستکاری لاہور سے اس طرح ادا کر سکتے ہیں "۔ ایشور، جیو، پرکرتی (مادہ) یعنی جہان کی علت مادی یہ تینوں وجود اپنی ذات سے ازلی ہیں۔ (ازلی کی تعریف) جو نہ کبھی پیدا ہوا اور نہ اس کی کوئی علت ہو اور قایم بالذات ہو وہ ازلی ہے"۔

خلق خداوندی کے متعلق آریہ مذہب کا یہ اعتقاد ہے کہ نیستی سے ہستی غیر ممکن اسلئے مادہ و روح ازلی و ابدی وجود نہوتے تو پروردگار عالم اس دنیا کو کیسے پیدا کرتا

خلق خداوندی کے متعلق انکا یہ اعتقاد ہے کہ نیستی سے ہستی یعنی نہونے سے ہونا غیر ممکن ہے اسلئے اگر جیو اور مادہ جو مثل پروردگار عالم کے ازلی ہیں نہوتے تو پرمیشور (خدا) کسطرح رنگ برنگ کی صورتیں مخلوقین پیدا کر سکتا ہے حالانکہ اسکی ذات کو سرو شکتی مان (قادر مطلق) کہتے ہیں سوامی دیانند مہاراج بہومکا میں تحریر فرماتے ہیں "جس پرمیشور نے اس کائنات محسوس اور گوناگون مخلوقات کو پیدا کیا ہے وہی اس کو قایم رکھتا اور بناتا بگاڑتا ہے اس کی فنا و بقا اسی کے ہاتھ ہے" تو پھر تعجب ہے کہ پروردگار عالم کو ایسا تسلیم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر مادہ و روح قدیم نہوتے تو پروردگار عالم کیسے پیدا کرتا۔ دیانند مہاراج ستیارتھ پرکاش میں فرماتے ہیں "مثلاً کپڑا بنانے سے پہلے جولاہا۔ روئی کا سوت اور نلی وغیرہ موجود ہوں تو کپڑا بنتا ہے۔ اسی طرح جہان کی آفرینش کے پہلے پرمیشور۔ مادہ۔ وقت اور آکاش اور جیو (جو سب ازلی ہیں) موجود ہوں تو اس جہان کی پیدایش ہو سکتی ہے

ایسی انصاف اگر گہری نظر سے دیکھیں تو مذہب
آریہ میں پروردگار عالم کوئی قوت وطاقت نہیں رکھتا
بلکہ جو کچھ ہیں وہ اعمال۔ موت وزیست وپیدائش اختیاری
ہے پروردگار عالم کو اس میں دخل نہیں۔

با غور اگر گہری نظر سے دیکھا جاوے
تو اہل انصاف معلوم کرلیں گے کہ خلق خداوندی
کے متعلق آریہ سماجیوں کا یہ اعتقاد پائینگے
کہ دراصل پروردگار عالم کچھ چیز نہیں۔ فنا وبقا اس کے اختیاری نہیں۔ وہ خالق خلق
نہیں جو کچھ ہے وہ ہمارے اعمال۔ جو جیسا کریگا ویسے ہی صورتیں وشکلیں وروپ
اختیار کرنا جاویگا۔ درحقیقت موت وزیست ہمارے اختیار میں ہے۔ آفرینش تو اعمال
سے ہے۔ پیدائش تو کرم سے ہے۔ حالانکہ ابتدا میں آفرینش جو کہ اعمال کی وجہ سے ہوئی
بغیر روح وماده کے اتحاد کے کرم کس طرح وجود میں آگئے۔ غرض یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اصل
مقصود اس موقعہ پر یہ ہے کہ ہمارے اعمال ہی ہمکو تناسخ ہی پر لانے والے ہیں۔ اب موت
کا حال سنئے۔ **درجہ ایک** کے برہمچاری کیلئے جسکی معیاد چوبیس سال ہے۔ مہرشی
سوامی دیانند مہاراج کا فتوی اوس کی عمر کیلئے اٹھتر یا اسی سال کا ہے۔ **دوسرا**
درجہ چوالیس سال کا ہے جسکی زیست کی کو معیاد قیام دنیا کچھ نہیں بیان کیگئی۔
تیسرا درجہ جسکی مدت اڑتالیس سال ہے اسلئے سوامی ممدوح نے چارسو برس کی
عمر تجویز فرمائی ہے ستیارتھ پرکاش میں ہے۔ اولاد خود بخود کامل برہمچرج یعنی چھتیس
اعلی برہمچرج کو قایم رکھکے مکمل یعنی چارسو برس تک عمر کو بڑھا دیں۔

مذہب آریہ خدا کو بالخاصہ فاعل اعتقاد کرتا ہے

سوامی جی ممدوح خدا کو بالخاصہ فاعل اعتقاد
کرتے ہیں جس طرح آگ کا فطرتی خاصہ گرمی دینا اور جلانا ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے
پیدا کرنے کا کام بھی بلا قصد وارادہ کے ہے ستیارتھ پرکاش میں آنکھ کی مثال دیتے
ہوئے فرماتے ہیں۔ جس طرح آنکھ کا طبعی خاصہ دیکھنا ہے ویسے ہی پرمیشور کا طبعی خاصہ
جہان کو پیدا کرکے سب جیوؤں کو بےشمار اشیا بخش کر پرابکار کرنا ہے۔ حالانکہ میں
سابقا عرض کرچکا ہوں کہ خدا خالق خلق نہیں بلکہ اعمال خالق ہیں اسلئے کہ بلا اعمال جسم
مل نہیں سکتا ہے۔

نانح اتقاد کہ وہ ذات کیونکہ قدیم ہی کے ایک گناہ معاف نہیں کرتا۔ خواہ
انسان اوسکے حضور کیسے ہی آہ و زاری و گریہ و بیقراری کرے وہ گناہ کسی کے نہین بخشتا۔
سوامی مہاراج ایشور اپنے بھگتون کے گناہ معاف کرتا ہے یا نہین؟ کے جواب مین ستیارتھ
پرکاس مین فرماتے ہیں "نہین۔ کیونکہ اگر گناہ معاف کرے تو اس کا انصاف قایم نہ رہے
اور سب آدمی بڑے ہو جائین کیونکہ معافی کی خبر سنکر ہی ان کو گناہ کرنے مین بخوبی
جراءت ہو جائے مثلاً اگر راجہ کسی کا قصور معاف کردے تو وہ اس خیال سے بڑے بڑے
گناہ کرنیکی جراءت کریگا۔ کہ راجہ میرا قصور معاف کردیگا۔ اور اگر اسکو یہ یقین بھی ہو جاوے
کہ راجہ سے میں ہاتھ جوڑ جاؤ کر اپنا قصور بخشوا لونگا تو جو قصور نہین کرتے وہ بھی نڈر ہوکر
قصور کرنے لگ جائیں گے۔ پس سب کامونکا مناسب طور پر سزا و جزا دینا ہی ایشور کا
کام ہے۔ معاف کرنا نہین"

روح بالآخر مکتی یعنی دکھ سے چھوٹکر سکھ کو حاصل کرتا اور خدا مین رہنا حاصل ہی کر لیتی ہے مگر آخرکار کس عمل کے عوض اس دنیا مین دوبارہ دھکیلی جاتی ہے اور اسلئے کہ دنیا کا خاتمہ ہوجاویگا اور دوسرے یہ کہ روح کی طاقت وغیرہ محدود ہے تو پھر مکتی کسطرح لا محدود ہو سکتی ہے

ناظرین! اب حضرت روح کو دیکھئے کہ آخر
تناسخ کے ہزاروں جال توڑتے ہوئے مختلف
صورتین اور روپ اور شکل اختیار کرتی ہوئی
بالآخر مکتی و نجات حاصل کر ہی لیتی ہے۔ اب حالت مکتی ملاحظہ فرمائے۔ ستیارتھ پرکاس
مین ہے۔ "مکت جیو دکھ سے چھوٹ کر سکھ کو حاصل کرتے ہین اور برہم (خدا) مین رہتے ہین"
"ہر جگہ موجود برہم میں مکت جیو بے روک ٹوک حرکت کرتا ہے علم الٰہی مین (سر درد) اور راحت سے
پر ہوکر آزاد رہتا ہے" مگر آخرکار یہ حضرت انسان اس مکت خانہ (یعنی دنیا) میں دھکیل دیے
جاتے ہیں۔ آخر کیوں۔ کس سزا کے عوض کس گناہ کے عوض آخر وہ ذات جو تینوں مین
کی ایک ہے۔ وہ ذات جو کہ بقول دیانند مہاراج "جیسے گولر کے پھل میں کیڑے
پیدا ہوکر اس میں رہتے ہیں اور فنا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور مین ساری کائنات
کیحالت ہے" وہ ذات جس کی بقول دیانند مہاراج حضرت انسان اسکی حمد و ثنا سے
اسکا وصل اور اسکا دیدار حاصل کرتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش مین ہے "پرستش (عبادت)

ان غریب روحون کو اب تک پیدا کرتے اس بجات خانہ مین دوبارہ دھکیلتا ہے جس
نجات بہزار دقت بہزار مشکل حاصل کی تھی وہ اس لئے کہ آخر کار اس قابل رحم دنیا
کا خاتمہ ہوجاویگا اور اس پرمصائب جیل خانہ مین کوئی متنفس بھی باقی نہ رہیگا پھر شری
سوامی دیانند سرسوتی مہاراج ستیارتھ پرکاش مین فرماتے ہین " اگر کوئی جیو بھی مکتی
سے لوٹ کر اس جہان مین نہ آوے تو جہان کا خاتمہ ہوجاوے یعنی جیو بالکل ختم ہو
جاوین " اور اگر پرمیشور نئے جیو پیدا کرتا ہے (حالانکہ ایسا نہین ہے) تو جس مادہ سے
پیدا کرتا ہے وہ صرف ہوجاویگا کیونکہ خواہ کتنا ہی بھاری خزانہ کیون نہ ہو اگر اس
مین خرچ ہی خرچ ہے اور آمدنی نہین تو وہ کبھی نہ کبھی خالی ہو ہی جایگا اس لئے
یہی اصول درست ہے کہ جو مکتی حاصل کرتا ہے پھر مکتی سے واپس آتا ہے کیا تھوڑی سی قید
کی نسبت عمر بھر کی قید یا پھانسی کو کوئی اچھا سمجھتا ہے مکتی سے واپس نہ ہونے اور عمر
بھر کی قید مین صرف اسی قدر اختلاف ہے کہ وہان دنیوی زندگی کی طرح مشقت نہین
اوٹھانی پڑتی - باقی رہا برہم مین لین ہونا سو وہ تو گویا سمندر مین ڈوب مرنا ہے ایک
اور وجہ بیان کی جاتی ہے " الخ تو جیو کی طاقت جسم وغیرہ اشتیاء اور وسائل
محدود ہین - پھر ان کا پھل (نتیجہ) کس طرح لامحدود ہو سکتا ہے "

ناظرین! یہ مختصر خاکہ تھا آریہ توحید و عدل کے
متعلق - اب مین باقی مذاہب اہل ہنود کی
توحید کے متعلق عرض کرتا ہون اگر انہین سے
ہر ایک کی توحید جدا گانہ عرض کیجاوے تو اسکے
لئے جداگانہ رسالہ کی ضرورت ہے اسلئے مختصراً
یہ عرض کیا جا سکتا ہے کہ بعض فرقے تو اہل ہنود کے
مثل جین و بدھ قطعی منکر خدا ہین - اگر بدھ مذہب کی ایک شاخ قائل وجود حق سبحانہ و تعالیٰ
ہے بھی تو وہ بھی معتقد حلول ہے اور باقی کل کے کل حلول و اتحاد و ہمہ اوست وغیرہ کے

مذہب آریہ کے علاوہ دوسرے مذاہب اہل ہنود
کی توحید کا مختصر تذکرہ اون ہی کی کتب مقدسہ سے
جنہیں کہ بعض مذہب آریہ مین بھی مقبول و مستند مین ان
مذاہب مین بعض تو قطعی منکر خدا ہین اور باقی کل کے کل
ہمہ اوست و حلول و اتحاد جسم و جسمانیت خدا کے قائل
ہین اور اسکو محتاج غذا وغیرہ تصور فرماتے ہین اور
خدا ہی کو مثل نیر و شیر اعتقاد کرتے ہین اور دنیا کے
متعدد و مختلف خالق تجویز کرتے ہین اور انہین سے
الہ ... و صفات ہی سے معرا و مبرا لکھتا ہے۔

خدا مانے گئے بلکہ خود دیوتاؤن نے اپنے کو خدا کہا۔ قائل جبر و شر تسلیم کیا گیا۔
اور ان مین سے ایک نے پروردگار عالم کو بغیر کسی صفات ہی کے کہا یا مینھ نا تھ دت
ایم۔ اے کی مصنفہ کتاب رہنمایان ہند (یادہ نمایانے ہندوستان) مین ہے "شنکر
کے ہان خدا کو صفات سے معرّی مانا گیا ہے"۔

ناظرین! اب مین اپنے ان بیانات کی تائید و تصدیق مین چند مذہب ہنود کی مقدس
کتب کے انتخابات مع حوالہ ان کتب کے جنسے یہ نقل کئے گئے ہین پیش کرتا ہون جنمین
بعض مذہب آریہ مین بھی مقبول ہے۔

(۱) "امرت پرانجویہ یہ تمام دنیا ہے۔ جو کچھ ہو چکا ہے وہی تھا اور جو ہے ہو گا وہی ہوگا
وہ مرتا نہین۔ موت اوسکے قبضہ مین ہے اور خوراک کھا کر وہ بڑھتا ہے" رگ
وید بھاگ ۲ سوکت ۵۔ منقول از توحید الآئمہ جناب مولانا سید محمد ہارون صاحب
اعلیٰ اللہ مقامہٗ۔)

(۲) اسکا (یعنی خدا کا) مُنہ کیا ہے اسکے بازو کیا ہین اسکی رانین کیا ہین۔ اسکے پاؤن
کیا ہین۔ برہمن کے مُنہ ہین۔ راجا اسکے بازو ہین۔ ویش اسکی رانین ہین اور شودر
اسکے پاؤن ہین۔ اسکے مُنہ سے اندر اور اگنی اپتن ہوئے۔ اسکے سانس سے وایو۔
اسکی ناف سے زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ۔ اسکا سر آسمان ہے اسکے پاؤن
سے دنیا پیدا ہوئی اور چار اطراف اسکے کانون سے نکلے" (اتھر وید کانڈ ۹ سوکت
۲ منترہ۔ منقول از توحید الآئمہ)

(۳) "انسان کا جسم بنا کے اس نے (خدا نے) اسکے کاسہ سر کو پھوڑ ڈالا اور اسکے دیا
سے روح ہو کر داخل ہوا۔ اسلئے یہ (روح انسانی خدا) ہے" (ای تاریہنا
منتر اول منقول از توحید الآئمہ)

(۴) "پرمیشور نے اپنے آپ مین چاہا کہ تمام چیزون کو پیدا کرون اور اپنے اکسس

[illegible] ہوئے کو پیدا کیا اور جب اس نے اس میں روح دی اور [illegible] سے وہ تو وہ

ہی تمام چیزیں بن گیا خواہ وہ دیدنی یا نادیدنی تھیں۔ وہ خود ہی گیان اور اگیان بنا

اور خود ہی ست اور است ہوا۔ اگر کوئی آدمی کسی چیز کو بے شعور جانے تو وہ ادنیٰ دوزخ

میں جائیگا۔ (تی زا بہنا منقول از توحید الائمہ)

(۵) "وہ جو خدمت کرتا ہے بے رحم ہے جو بھی کرتا ہے وہ بھی بے رحم ہے جیسے ہو سکے

میں (خدا) ہر ایک چیز میں رچ گیا ہوں" گویتا پر ہمنا منقول از توحید الائمہ

(۶) میں سری کرشن جی (دوسرے لفظوں میں خدا) بقا ہوں فنا بھی ہوں اور

اے ارجن میں سب (سچ) اور است (جھوٹ) بھی ہوں" (بھگوت گیتا ادھیائے

۱۹۰۵ منقول از ٹریکٹ [illegible] مدرسہ الٰہیات کانپور)

(۷) "وہ جاہل میری (کرشن جی یعنی خدا کی) حقیقت کو نہیں جانتے حالانکہ میں تمام کائنات

کا صاحب ہوں اور میں نے جسم انسانی کا حجاب کیا ہے" (بھگوت گیتا [illegible] منقول

از ٹریکٹ [illegible] مدرسہ الٰہیات کانپور)

(۸) "(اے ارجن) تم ایسے شخصوں کے لیے رنج و افسوس کرتے ہو جو اصل اس کے

مستحق نہیں ہیں۔ ذی علم نہ زندوں کا رنج کھاتے ہیں نہ مردوں کا غم کرتے

ہیں نہ کبھی میرا وجود نہ تھا یا اور نہ کسی حکمران کا اسی طرح ہم میں سے کبھی کوئی معدوم

بھی نہ ہوگا۔ جو روح کو قاتل ٹھہراتا ہے یا مقتول سمجھتا یقیناً عقل سے خالی

اور سمجھ سے عاری ہے وہ نہ کسی کو ہلاک کرتی ہے نہ خود ہلاک ہوتی ہے نہ کبھی پیدا

ہوتی ہے نہ مرتی ہے۔ پس روح کو ان صفات سے موصوف سمجھکر تم کو ہرگز کسی بات

کا رنج و غم نہ کرنا چاہئے .... دنیا عالم مثال ہی یا عالم برزخ [illegible]

ہی اس موجود [illegible] اور دنیا ہی جو لازوال غیر مبدل [illegible]

پائیدار مستقل [illegible] ایک سراب ہی جس میں [illegible]

[illegible] خدا [illegible] قرار دیا [illegible]

[illegible]

عالم برزخ پر کچھ نہین پڑ سکتا۔ تمھین جو پسند ہو وہ کرو تمہارا فعل اس حیرت انگیز عالم کیلئے
کچھ نفع و نقصان نہین کر سکتا۔ تمھین رنج محسوس ہوتا ہے کیونکہ تمھارا عقیدہ ہے کہ تمھارے
افعال بیچے عالم برزخ پر موثر ہونگے لیکن یہ خیالات اور عقائد بالکل خام اور باطل ہین
تمھاری ہستی مثل خواب کے ہے جس کا دل خود بینی کے دھوکے مین پڑا ہے وہ اپنے
ہی آپ کو ہر فعل کا فاعل خیال کرتا ہے۔ گو ہر کام ہر حالت مین قدرتی خاصیتون سے
انجام پاتا ہے کیونکہ عالم موجودات قدرت کاملہ سے وابستہ ہے۔ پس اے ارجن جو کام
تم مغالطہ کی وجہ سے کرنا نہین چاہتے اُسے بلا قصد و ارادہ کرنے لگوگے۔ ہر متنفس کے
دل مین مالک حقیقی جلوہ گر ہے اور وہ اپنی قدرت سے اُسے ہر وقت اسطرح متحرک
رکھتا ہے گویا کوئی چلا رہا ہو۔ اس کا مطلب صاف لفظون مین یہ ہے کہ تمھاری ہستی فی
نفسہ سایہ کی مانند ہے۔ تم کوئی کام خود نہین کرتے تمھارے کامون کی فاعل کوئی
اور ہی ہستی ہی جسے تم خدا کہتے ہو مگر تم اپنی خود بینی کے پھیر مین اپنے آپ کو فاعل جانتے
ہو اور یہ بڑی غلطی ہے۔" (بھگوت گیتا منقول از رہنمایان ہند ترجمہ ورلڈ اف انڈیا)

(۹) اسکے (پرماتما کے) دل مین یہ خواہش ہوئی کہ اپنے بدن سے ایک قسم کی خلقت
پیدا کرنی چاہیے تو اس نے پہلے پانی کو پیدا کیا پھر اس پانی مین بیج ڈالا اب وہ
بیج مثل طلا و آفتاب کے بصورت بیضہ بن گیا پھر اس بیضہ سے برہماجی جو تمام مخلوقات
کے پیدا کرنے والے ہین آپ سے آپ پیدا ہوئے۔" (منوسمرتی ادھیا ۱ سوتر ۸
و منقول از ٹریکٹ ۳۴ مدرسہ الٰہیات کانپور)

(۱۰) "اسی طرح برہماجی ... سرشٹ (مخلوق) کو بنا کر پرے (فنا) کے وقت سب ناش (معدوم)
کر کے پرم خدا بن جاتے ہین جبتک برہماجی جاگتے رہتے ہین تب تک یہ جگت دیکھ پڑتا ہے
اور جب وہ شانت پرش (مطمئن انسان) یعنے برہمن جی سو جاتے ہین تب پرلے
ہو جاتی ہے۔" (منوسمرتی ا - ۵۱ و ۵۲ منقول از ٹریکٹ ۳۴ مدرسہ الٰہیات کانپور)

کرکے اس سوراخ کے راستہ سے جسم کے اندر داخل ہوا" (اتبریہ اپنشد ا-۳-۱۲ منقول از ٹریکٹ ۳۲ مدرسہ الٰہیات کانپور)

(۱۲) "شکتیون (بے شمار طاقتون) مین سے ایک پرکرتی نامی ایک شکتی (طاقت) ہے مگر پھر بھی وہ پرکرتی (مادہ) محض جڑ روپ (بے شعور شکل)...... اور اسی پرکرتی مین جب برہم چیتن کا پرتی بمب (عکس) پڑا جس سے سب چیتنا (واقفیت) ہوئی ..... جگت کی رچنا (تخلیق) مین ایک ابشر برہم ہے کہ وہی کرتا (فاعل) وہی نمت (آلہ) وہی اُپادان (مادہ) ہے۔ اس سے بھن (علحدہ) نِمت اُپادان کارن (سبب) کوئی نہین اور وہی جگت کو رچ (بنا) کر خود ہی ہر دے (جسم) کے اندر جیو آتما روپ (شکل روح) ہوکر پرویش (داخل) ہوا" (ویدانت شاستر منقول از ٹریکٹ ۳۲ مدرسہ الٰہیات کانپور)

(۱۳) "نانک برہم گیانی آپ پرمیشور" (اسکھ منی پوری ۸ جوک ۶ منقول از ستیارتھ پرکاش)

(۱۴) مسٹر گاندھی .... نے ایک طویل مضمون ہندو دہرم کے عنوان سے اپنے اخبار ینگ انڈیا مین شایع کیا ہے جسمین آپ نے عقاید کی توضیح کی ہے ... لکھتے ہین کہ مین اپنے کو سناتن ہندو کہلاتا ہون اسلئے کہ (۱) مین ویدون - اپنشدون اور پرانون اور ہندوؤن کی تمام مذہبی کتابون کو مانتا ہون اور اس لئے اوتار اور تناسخ کا قائل ہون (۲) ورن آشرم کا ویدک مفہوم کے مطابق نہ کہ عام مروجہ معنی کے مطابق قائل ہون (۳) مین وسیع تر معنی مین حفاظت گاؤ کا حامی ہون (۴) مین بت پرستی کے خلاف اعتقاد نہین رکھتا" (اصلاح لودیانہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

زردشتیان

تاریخ کی ورق گردانی سے یہ امر بخوبی ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ اہل ہند اور ایرانی ایک ہی باپ کے دو چار سے بیٹے اور	مذہب زردشتی بھی مثل ہنود کے مخلوق پرست واقع ہوا ہے

کی ممدگی کا باعث ہوئی ہو۔ مگر یہ ضرور ہے کہ یہ دونون بعض بعض عقائد وغیرہ مین

تو اینک متحد و متفق دکھائی دیتے ہین۔ غرض یہ ہے کہ آگ جسطرح اہل ہند مین قابل

پرستش و پوجا ہے اسیطرح زردشتیون مین بھی جسطرح چاند و سورج کے سامنے

اہل ہند اپنی پیشانی رگڑتے ہین اسیطرح زردشتیان مین بھی یہ لائق حمد و ثنا ہین۔

اور قابل پوجا ہین۔ خلاصہ یہ کہ زردشتیان مثل اہل ہند عناصر پرستی و نجوم پرستی وغیرہ

خوب اچھی طرح سے کرتے ہین۔

> مخلوق پرستی کا ثبوت اس مذہب کی مذہبی کتب بخوبی پیش کرتی ہین۔

ناظرین: مین اس اپنے بیان کی تائید و تصدیق مین کہ یہ مذہب بھی عناصر پرستی و نجوم پرستی کا حکم لگاتا ہے اس

مذہب کی دو کتب مقدسہ کے مختصر حالات اس مقام پر پیش کرتا ہون جسسے میری تحریر کی صحت

بخوبی ظاہر ہو جاویگی ایک تو **زند پازند** اور دوسرے **دساتیر**۔

(۱) **زند پازند** کے متعلق جناب مولانا مولوی السید محمد **ہارون** صاحب اعلی اللہ مقامہ

توحید الائمہ مین اس طرح فرماتے ہین:۔

"زند پازند کے دیکھنے والے کو معلوم ہو سکتا ہے کہ اسکے مصنف کے نزدیک جسطرح

معبود حقیقی" قابل پرستش ہے اسی طرح سورج۔ چاند۔ آگ۔ صبح بھی قابل پرستش ہین

اور انکو اسطرح خطاب کیا گیا ہے جیسے خداتعالیٰ کو خطاب کرنا چاہیے اور اونسے

اسی طرح دعائین مانگی گئی ہین جیسے خداتعالی سے دعا مانگی جانی چاہیے۔ انکو صاحب

روح۔ صاحب حواس۔ صاحب ادراک۔ صاحب عقل۔ صاحب گوش و چشم

تسلیم کیا گیا ہے انہین قدرت تسلیم کی گئی ہے۔ غرض جو ایک خدائے حقیقی کی صفت

ہونی چاہیے وہ ان مین مان لی گئی ہے مگر باوجود اسکے انکو خدا کا بنایا اور پیدا

کیا ہوا بھی تسلیم کیا گیا ہے"

(۲) **دساتیر** کے متعلق دو رائین اس مقام پر تحریر کرونگا۔ اول **سر جان ملکم صاحب**

مولف و مصنف تاریخ ایران کی اور دوسرے مولوی محمد عبدالحی صاحب مرحوم وکیل دیوانی

(د) "این کتاب را کتاب مقدس خوانند مملو است از ستایش خداوند و مدح آفتاب و ماه و سایر سیارگان بنابرین واضح است که در ایامیکه اهالی ایران پرستش خالق و احترام سماوی مینمودند نوشته شده است (تاریخ ایران جلد اول)

(ب) "ان نامجات (یعنی مجموعہ دساتیر) مین کچھ صفات باریتعالی کچھ مسائل فلسفہ کچھ مسائل الہیات حکماء یونان ہین کواکب پرستی۔ آتش پرستی کے طریقے بھی مذکور ہین اور کچھ پیشین گوئیان بھی لکھی گئی ہین۔ فلکیات و عنصریات کے مسائل بھی نظر آتے ہین" (خیر الکلام)

کیا مخلوق پرست موحد کہے جا سکتے ہین؟

ناظرین! اب مین وہی سوال جو کہ ہندو توحید کے متعلق گذشتہ اوراق مین کر چکا ہون۔ پھر یہان کرونگا کہ آیا وہ مذہب ہمکو توحید کا سبق پڑھا سکتا ہے جو کہ خالق یکتا کے علاوہ دوسرون کے سامنے بھی سجدہ کروائے جو کہ اسکی مخلوق ہون اسکی پیدا کی ہوئی ہون۔ غرض یہ ہے کہ اہل عقل کے نزدیک اسکا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ وہ مذہب جو کہ پروردگار عالم کے علاوہ دوسرون کے سامنے بھی سجدے کرائے ہرگز موحد نہین کہا جا سکتا اور وہ مذہب ہرگز توحید کا سبق نہین پڑھا سکتا۔

حضرت زردشت کے بیان سے دنیا کے دو خالق یزدان اور اہرمن ثابت ہوتے ہین۔

مذہب زردشتی کے بانی حضرت اسپنتا زردشت ہین انکے اقوال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کے دو خالق ہین نیکی کا خدا ہورامزدہ جسکے دوسرے اسمائے مقدس سپنتامینوش ہرمزد یزدان اور نور ہین۔ بدی کا خدا جسکے دوسرے نام انگرومینوش۔ اہرمن یا ظلمت ہین۔ سرجان ملکم صاحب حضرت زردشت کا قول اپنی تاریخ ایران جلد ۱ مین تحریر کرتے ہین " دو چیز اصل ہمہ چیزہاست۔ نیک و بد و ہر یک را قوت خلاقیت است و افعال ہر یک بضد دیگر است و از افعال اہرمن و ترکیب خیر و شر در جمیع موجودات ساریست فرشتگان ہرمزد بمحافظت عناصر و فصول و بنی نوع انسان پردازند و وکلائے اہرمن بخرابی کوشند و منبع خیر ہرمزد بزرگ ابدی و سرمدیست ولاجرم در آخر الامر غلبہ خیر را باشد نور مصدر نیکیہا است و ظلمت منشا بدیہا

حضرت زردشت کی اس تعلیم کہ جسکے فرزند نرینہ نہ ہو تو وہ داخل بہشت نہیں ہو سکتا خدا کی عدالت پر حرف آتا ہے

عدل خداوندی کے متعلق حضرت زردشت کا یہ خیال پاتا ہون کہ جسکے فرزند نرینہ نہ ہو تو وہ داخل بہشت نہیں ہو سکتا اسکے لئے مناسب ہے کہ کوئی بچہ گود لے

صاحب خیر الکلام تعلیم زردشت کے چند مسائل مین فرماتے ہین جسکو بیٹا نہو گا وہ بہشت مین نہ جا سکتا۔ اسکو مناسب ہے کہ کسی دوسرے کے بیٹے کو گود لے۔ اگر کسی سبب خاص سے گود نہ لے سکتا ہو تو اپنے اقربا کو ہدایت کردے کہ وہ اسکے لئے بعد اسکے مرنے کسیکو گود لین

خیال میں جس طبیعت کے فی زمانہ بعض افراد ہین حضرت زردشت کے زمانہ مین موجود ہوتے تو متنبہ کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی چند سالون کا واقعہ ہے کہ ایک آریہ ڈاکٹر صاحب نے دوران تقریر مین فرمایا۔ "انسان اگر چاہے کہ میرے یہان لڑکا پیدا ہو یا لڑکی تو اسکی یہ تمنا پوری ہو سکتی وہ اسپر قادر ہے" دریافت کیا گیا "کس طرح" جواباً فرمایا "خیال" مینے کہا "ضرور مین قوت خیال کو ایک حد تک تسلیم کرتا ہون نہ اس درجہ۔ فی زمانہ خصوصاً اہل ہنود مین ہزارون لڑکے کی آرزو لیکر خاک تہ ہوگئے مگر لڑکا نام کو نہ ہوا۔ لڑکیان تڑپتی رہ گئین۔ دوسرون کے لڑکے مالک مال ہے۔ افسوس جناب قوت خیال کو اپنے کام مین نہ لائے اور آیا اپنی ذات کو کیون سستی فرمایا اسلئے کہ ابتک آپکے یہان لڑکیان ہی لڑکیان پیدا ہوئین اور کوئی لڑکا نہین اور نہ کوئی لڑکا ابتک پیدا ابھی ہوا" اس جواب کو تو ڈاکٹر صاحب ممدوح سنکر کچھ ساکت رہے بعدہ فرمایا "بھیا! اسوقت تک مجھکو تجربہ نہین ہوا تھا۔ اب لڑکے ہی لڑکے پیدا ہونگے" عرض کیا "جناب ابتک تو آپ کے تجربہ ناکافی ہی رہے آیندہ کے متعلق کیا کہا جا سکتا ہے" غرض یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ مین یہ کہنا چاہتا ہون وہ یہ کہ ایک غریب آدمی جو کہ نہایت ہی تنگدست و مفلس ہے اسکو کوئی گود لڑکا نہ ملے۔ رئیس و مالدار تو ہے نہین ایک کی ضرورت دو موجود مگر اس فقر و فاقہ کی حالت مین وہ نہایت ہی نیک دیندار اور خدا پرست بھی ہے۔ تو اس غریب کی بخشش کس طرح ہوگی اور اسکا داخلہ جنت مین کس نوعیت سے ہوگا۔ مجھے تو اس قانون کے دیکھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا

اس مذہب میں بھی کل دیگر مذاہب مختلف اعتقادات وخیالات کے اشخاص ہیں اور قریب کل کل نے دو خالق یزدان واہرمن کو تجویز کیا۔ بعض نے تو یہاں تک کہا کہ اللہ تعالے وشیطان میں جنگ وجدال بھی واقع ہوئی اور بعض نے یہاں تک بھی لکھ مارا کہ پروردگار عالم کو غریب فکریں بھی لاحق ہوا کرتی ہیں یا اسکا ایک حصہ مسخ ہو گیا تھا جسکی وجہ سے اہرمن صاحب پیدا ہوئے۔

ناظرین! اس مذہب میں بھی مختلف اعتقادات وخیالات کے اشخاص پائے جاتے ہیں اسلئے ہر ایک کے خیالات توحید بھی جداگانہ ہوتے جاتے ہیں مگر یہ ضرور ہے کہ قریب قریب کل کے کل نے دو خالق نور وظلمت یا بلفظ دیگر یزدان (خدا) اور اہرمن (شیطان) کو تجویز کیا۔ بعض شخصان میں سے ان دونوں کو قدیم و ازلی وابدی تصور کیا اور کہا کہ ان دونوں نے آپس میں نیکی وبدی کو تقسیم کرلیا ہے اور بعض نے اہرمن کو حادث بھی کہا اور جو اسکے حدوث کے قائل ہوئے تو انھوں نے اسکی پیدائش کو عجیب عجیب نوعیت سے بیان کرنا شروع کیا۔ انمین سے ایک نے یہ کہا کہ خدا نے یہ خیال کیا کہ اگر میرا کوئی مخالف پیدا ہو تو کیا ہو گی اور ایک نے یہ کہا کہ خدا کا ایک حصہ مسخ ہو گیا تھا۔ غرض ان وجوہات سے حضرت اہرمن پیدا ہوئے۔ لطف تو یہ ہے کہ اہرمن اور یزدان میں جنگ وجدال بھی واقع ہوئی۔ فرشتہ درمیان میں پنچ بنے جب کہیں قصہ ختم ہوا اور بعض نے انہیں ایسے معبود کی بھی پرستش شروع کردی جو کہ نیم عورت اور نیم مرد تھا۔

تاؤ و کنفیوشش

تاؤ وکنفیوشش چین وجاپان وتاتار کے قدیمی مذاہب ہیں اور ان مذاہب کے بانیان کا مختصر حوال

تاؤ وکنفیوشش چین وجاپان اور تاتار کے قدیمی مذاہب ہیں اور اب بھی انکا وجود کچھ نہ کچھ وہاں موجود ہے اول الذکر مذہب کا بانی حضرت لاؤسزی ہیں جو کہ جناب مسیح سے چھ سو سال پہلے پیدا ہوئے اور آخر الذکر کے حضرت کنگ فیوٹز (کنفیوشش) ہیں جو کہ جناب مسیح علیہ السلام سے پانچسو کیاون سال قبل بمقام لو پیدا ہوئے

توحید مذہب تاؤ ہمہ اوست وا ماوہ اور بالآخر اس مذہب میں بت پرستی بھی قائم ہوئی

ناظرین! مذہب تاؤ کی توحید کو کتاب خیر الکلام سے اسطرح بیان کرسکتے ہیں "وہ (یعنی حضرت لاؤسزی) خدا کو تاؤ کہتا تھا

اور یہ تھا تمام چیزیں تاؤ سے نکلیں اور آخر تاؤ ہی کی طرف واپس جاتیں گی

اس تعلیم (ہمہ اوست و اتحاد) کے باریک نکات کو تو عوام نہ سمجھ سکے اور لاؤ دسزی بانی مذہب تاؤ

کو ایک وجود قدیم القایم سمجھنے لگے انکا خیال تھا کہ اوس نے آب حیات پی لیا ہے وہ کبھی فنا نہ ہوگا

رفتہ رفتہ لاؤ دسزی کی عمدہ تعلیمات بالکل فراموش ہو گئیں اور اسکی جگہ جادوگری و بت پرستی نے

لیلیں لی"

ناظرین! مذہب کنفیوشس کی توحید کے متعلق کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ آیا حضرت کنگ فیوٹز (کنفیوشس) نے کیا توحید کی تعلیم دی۔ صاحب خیر الکلام فرماتے

توحید مذہب کنفیوشس کا پتہ نہیں چل سکا البتہ اس مذہب کے بانی کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ انکا خیال کوئی جدید مذہب جاری کرنے کا نہ تھا اور نہ کوئی مذہبی تعلیم دی مگر یہ ضرور ہوا کہ انکی مورتی پوجی جانے لگی انکے انتقال کے بعد شروع ہو گئی۔

ہیں "کنفیوشس کا دراصل کوئی مذہب جدید نہ تھا وہ ایک قسم کا ملکی و اخلاقی طریقہ فلسفہ ملا

ہوا تھا۔ مگر ایک عام خیالات نے اوسکو مذہب مان لیا۔ چینی اپنی زبان میں خدا کو شانگی کہتے

ہیں اوسکی پرستش صرف بادشاہ کی ذات پر محدود ہے۔ کنفیوشس نے نہ تو خدا کی ذات کا

انکار کیا نہ اوسکی پرستش کرنے سے کسی کو روکا نہ ترغیب دی..... کنفیوشس کے.......

اصولوں پر غور لحاظ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دراصل اسکا ارادہ کسی جدید مذہب جاری

کرنے کا نہ تھا اوسکی تعلیم فلسفیانہ تھی مگر وہ اوسکا فلسفیانہ پن صرف اوسکی حیات تک محدود رہا۔

بعد اوس تعلیم نے بت پرستی کا جامہ پہنکر دوسری صورت پیدا کر دی اور ایک نیا مذہب قایم کر دیا۔

یہی مصنف اس تحریر کے ماقبل فرماتے ہیں "کنفیوشس (چین میں) ایک واجب التعظیم شخص

خیال کیا گیا۔ رفتہ رفتہ اوسکی مورتیں بنائی گئیں اوسکے مندر سجائے گئے بشہنشاہ اور کل

امرا و حکام اوسکو سجدہ کرنے لگے۔"

ایک دوسرے مولف ومصنف مولوی عبد اللہ خان جنکی تالیف سے ایک مختصر رسالہ شایع

عالم ہے اسمیں انھوں نے حضرت کنفیوشس کے حالات بھی تحریر کئے ہیں۔ اس سے بھی بیان بالا

کی تائید پائی جاتی ہے۔ مولف موصوف نے کنفیوشس کے شاگردوں کو چار پر منقسم کیا ہے۔ ابتدائی

جماعت کے پڑھنے والے کو صرف اخلاقی تعلیم دیجاتی تھی۔ دوسری جماعت والے کو فصاحت

چوتھی جماعت والیکو اعلی زباندانی اور انشا پردازی کا فن سکھایا جاتا تھا غرض اس سے یہ ہی کہ مذہبی تعلیم کیلئے کوئی درجہ حضرت کنفیوشش نے مقرر نہین فرمایا تھا۔ اگر کوئی بانی مذہب ہوتے تو ضرور مذہبی تعلیم کیلئے بھی کوئی مخصوص درجہ مقرر فرماتے۔

حضرت کنفیوشش پروردگار عالم کے متعلق معمولی انسانون کے سے خیالات رکھتے تھے۔

ناظرین! حضرت کنفیوشش کے متعلق ایک واقعہ اس بزرگ کی زندگی مین ضرور بیان کرتا ہون جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اس مقدس بزرگ کے خیالات پروردگار عالم کے متعلق مثل معمولی انسانون کے تھے وہ یہ کہ اس بزرگ کی ستر سالہ عمر مین انکے ایک شاگرد رشید کا انتقال ہوتا ہی جس سے یہ امید کیجاتی تھی کہ مرحوم اپنے واجب التعظیم استاد کی وفات کے بعد اپنے محترم استاد کے مسائل کی اشاعت کریگا۔ انکی بے وقت موت پر مقدس استاد بقول مولف مشاہیر عالم، بے اختیار رونے لگا اور فرط حسرت مین زبان سے نکل گیا کہ خدا نے مجھے لوٹ لیا۔ ہرگز ایک الہامی بزرگ کی زبان سے یہ الفاظ نکل نہین سکتے اسلئے کہ اسکی (یعنی خدا کی) امانت تھی اور اوسی کے سپرد کی گئی۔ لوٹنے کی نسبت اسکی ذات اقدس سے کیسی۔

باب دویم

در بیان

توحید و عدل

صابئین و یہود و نصاریٰ

صابئین

صابئین اپنے مذہب کی نسبت حضرت شیث اور جناب ادریس کی طرف کرتے ہین اس مذہب والون نے علاوہ پروردگار عالم کے ستارون وغیرہ کی بھی پوجا کی اور انکے سامنے سر جھکے۔

صابئین اپنے مذہب کو حضرت شیث اور حضرت ادریس کی طرف منسوب کرتے ہین اور انکے یہان ایک کتاب بھی ہی جس کو جناب شیث علیہ السلام کی طرف نسبت دیتے تھے۔ علامہ عباسی سے سرکار کابل جناب پیغمبر اسلام کے متعلق فرماتے ہین وہ جب آپکے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو وہ الفاظ جو اس حادثے پر آپکے دل سے زبان پر جاری ہوئے ہر طرح صدق سے مملو اور سچائی کے موافق ہین خدا ہی دیتا ہی اور

دریائی دیوتاؤن (خوتون) کے قائل تھے۔ چاند۔ سورج۔ ستارون کی پرستش کرتے تھے
مجوسون نے صابی کا ترجمہ اسی رعایت سے ستارہ پرست کیا ہے" سرجان ملکم تاریخ ایران مین ان
لوگون کے عقاید کے متعلق اس طرح بیان کرتے ہین "صابئین کہ بخداوند قائلند ولاکن سیارگان
را مدبر امور عالم میدانند گفتہ شدہ است کہ صابئین متابعت کیداین قدیم نمودہ وعلم نجوم از لقمان
بمیراث گرفتہ اند واین غلطی است کہ اصلاً ماخوذ از پرستش سیارگانست"

> صابئین نے ستارون کے واسطے معبد بھی قرار دئے اور انمین انکے فرضی بت بھی رکھے اور انکی پوجا پاٹ اور نذر بھینٹ بھی کی اور انسانی قربان بھی انکے لئے جایز رکھی۔

ناظرین! صابئین نے سات معبد بلحاظ سات سیارون کے بنائے۔ اور انمین انکی فرضی مورتین بنا کر رکھین اور انکے سامنے سجدے کئے آخر ان کے سامنے
پیشانی گھون نذر گزی جاتی اسلئے کہ یہ مرادون کے دینے والے اور مینہ کے برسانے والے وغیرہ
قرار دیئے گئے۔ انکے مذہبی پیشوا پہاڑون کے کھنڈہون اور غارون مین مٹھکر ان سیارونسے
لو لگاتے تھے۔ پروفیسر نواب علی صاحب سیارون کے اختیارات کا خاکہ اور ستارہ پرستون
کی تعظیم وتکریم کا نقشہ اسطرح کھینچتے ہین "انسانون کی قسمت کا فیصلہ کرنے والے بھی کواکب
قرار دئے گئے۔ انکے سامنے سرتسلیم خم ہونے لگا۔ نذر بھینٹ چڑھائی جانے لگی۔ یہانتک کہ
انکی خوشنودی کیواسطے انسانی قربانی بھی ہونے لگی۔ شوالے انکے نام سے منسوب ہوئے
اور پتھر کی مورتین انکی مظاہر تصور کی گئین۔ جنکے سامنے خاص وعام جھکنے لگے۔ مرادین
مانگنے لگے اور خبیث روحون اور بھوتون سے جنکو انکے واہمہ نے عجیب وغریب خوفناک
صورتون مین تصور کیا تھا پناہ مانگنے لگے"

یہود

> مذہب یہود حضرت موسیٰ کیطرف منسوب ہین اس مذہب کی تعلیم واشاعت کل انبیا بنی اسرائیل کرتے رہے اور مسیح نے بھی اس مذہب کی کتب مقدسہ کے متعلق یہ کہا کہ مین انہین منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ انکی تعلیم کو مکمل کرنے آیا ہون۔

ناظرین! یہ مذہب حضرت موسیٰ کیطرف منسوب ہے اس مذہب کی تعلیم واشاعت کل انبیاء بنی اسرائیل تا جناب عیسیٰ کرتے رہے۔ یہانتک

کرنے نہین بلکہ پورا کرنے آیا ہون۔

> توحید مذہب یہود خدا کے لئے جسم اور حدود قدرت اور اولاد کا تجویز کرتا ہے

یہودی مذہب کی توحید کو پروفیسر نواب علی صاحب ایم۔ اے۔ بی کے الفاظ سے اس طرح ادا کر سکتے ہین۔

(یہود) خدائے واحد کی ذات اور صفات مین تشبہ کے قائل ہو گئے یعنی اسکو جسمانی جانکر اسکے لئے حقیقتاً جسم اور مکان اور اعضا ثابت کرتے تھے اور اسکے لئے تنہائی قدرت اور طاقت ماننے لگے یعنی یہ کہ وہ آسمان اور زمین پیدا کر کے تھک گیا اور ہفتہ کے روز آرام لیا۔ علاوہ اسکے حضرت عزیرؑ کو اسکا بیٹا ماننے لگے اور انبیاؤن کے نسبت فاسد گمان رکھنے لگے۔

> یہودیون نے خدا پرستی کے علاوہ بت پرستی بھی کی۔

پروفیسر صاحب ممدوح اس تحریر سے قبل یہ بھی فرماتے ہین حضرت موسیٰ کی حیات ہی مین جب آپ کوہ طور پر توریت کیواسطے تشریف لیگئے سامری کے اغوا سے اس سرکش گروہ نے گوسالہ پرستی شروع کر دی اتنا ہی نہین بلکہ ارض کنعان اور فلسطین پر قبضہ پا کر بنی اسرائیل مفتوحہ قومون کے میل جول سے بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے۔ اگرچہ ان خرابیون کی اصلاح انبیائے بنی اسرائیل جو وقتاً فوقتاً ان مین پیدا ہوئے کرتے رہے مگر پھر بھی انکی یہ حالت تھی کہ کبھی ان برگزیدگان الٰہی کو شہید کر کے بتون کی پرستش کرتے تھے اور پاک نوشتون کو جلا دیتے تھے اور کبھی پھر توبہ و استغفار کر کے یہوا پرست ہو جاتے تھے۔ صاحب خیر الکلام تو انکی بت پرستی کا یہانتک خاکہ کھینچتے ہین "منا یانسی کے عہد حکومت مین تو بت پرستی و کفر کا یہ زور و شور ہوا کہ خاص بیت المقدس مین بت رکھے گئے" انکا دست تصرف بیت المقدس تک ہی نہین بڑھا بلکہ کعبہ بھی انکے ہاتھون سے محفوظ نہ رہا۔ گاڈفری ہیگنس اپالوجی فار محمد مین کہتے ہین "(کعبہ مین) ابراہیم کی مورت سب سے زیادہ مشہور تھی اور نوح اور موسیٰ کی بھی مورتین موجود تھین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً ان تصاویر کی مذہب یہود تھا"

> یہودی مذہب مین بھی مختلف اعتقادات کے لوگ پائے جاتے ہین۔ غالباً ان سب کے نزدیک توریت مقدس قابل تعظیم ہے اور [illegible]

ناظرین! مذہب یہود مین بھی مختلف فرقہ و گروہ پائے جاتے ہین غالباً ان سب کے نزدیک توریت

سے ... ہوتا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی شکل و صورت پر بنایا۔ غرض یہ ہے کہ خدا صاحب جسم ہے۔ اوترتا چڑھتا بھی ہے باغوں میں بھی ٹہلتا ہے۔ غذا فتین بھی تناول فرماتا ہے اپنے کاموں میں پچھتاتا بھی ہے۔ غرض اس قسم کی باتوریت مقدس میں موجود ہے۔ نیز ایسا ہے کہ دو چار پشتوں تک نہیں چھوڑتا۔ مثلاً زید نے اگر کوئی برا کام کیا ہو تو بجائے اسکے زید کے اور عمرو اسکے بیٹے سے بدلہ لیگا بلکہ اس سے بھی آگے۔

اب میں اپنے ان بیانات کی تائید و تصدیق میں چند انتخابات توریت مقدس اس مقام پر پیش کرتا ہوں۔

(۱) "تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں کہ وہ سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان کے پرندوں پر اور تمام زمین پر اور سب کیڑے مکوڑوں پر جو زمین پر رینگتے ہیں سرداری کریں ۲۷ اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا خدا کی صورت پر اسکو (یعنی آدم کو) پیدا کیا۔ نر و ناری (مرد و عورت) کو پیدا کیا۔" (کتاب پیدائش باب ۱ آیت ۲۶-۲۷)

(۲) "اور انہوں نے (یعنی آدم و حوا نے) خداوند خدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سنی اور آدم اور اس کی جورو نے آپ کو خداوند خدا کے سامنے سے باغ کے درختوں میں چھپایا۔" (کتاب پیدائش باب ۳ آیت ۸)

(۳) "اور خداوند خدا نے کہا۔ دیکھو کہ انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے (یعنی خداؤں کی طرح سے) ایک (خدا) کی مانند ہو گیا۔" (کتاب پیدائش باب ۳ آیت ۲۲)

(۴) "جب روئے زمین پر آدمی بہت ہونے لگے اور ان سے بیٹیاں پیدا ہوئیں ۲ تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں اور ان سبھوں میں سے جسے جو پسند آئیں اپنے لئے جورو میں لی۔" (کتاب پیدائش باب ۶ آیت ۱،۲)

(۵) "اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اس کے دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں۔ ۶ تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا۔" (کتاب پیدائش باب ۶ آیت ۵، ۶)

باب ۱۱۔ آیت ۵)

(۷) "تب خداوند نے ابرام (یعنی حضرت ابراہیم) کو دکھلائی دے کے کہا کہ یہی ملک تیری نسل کو دونگا اور اس نے وہاں خداوند کے لئے جو اس پر ظاہر ہوا ایک قربانگاہ بنائی" (کتاب پیدایش باب ۱۲ آیت ۷)

(۸) "اور جب ابرہام سے (خدا) باتین کر چکا تب خدا اسکے پاس سے اوپر گیا" (کتاب پیدایش باب ۱۷۔ آیت ۲۲)

(۹) "پھر خداوند ممرے کے بلوطون مین اُسے (یعنی ابراہیم کو) نظر آیا اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمے کے دروازہ پر بیٹھا تھا۔ اور اس نے اپنی آنکھین اوٹھا کے نظر کی اور کیا دیکھا کہ تین مرد (ایک خدا اور دو فرشتہ) اس کے پاس کھڑے ہین۔ وہ انہین دیکھکر خیمے کے دروازہ سے ان کے ملنے کو دوڑا اور زمین تک ان کے آگے جھکا۔ اور بولا کہ اے خداوند اگر مجھ پر تیری مہربانی ہے تو اپنے بندے کے پاس سے چلے نہ جائیے کہ تھوڑا سا پانی لایا جائے اور آپ اپنے پاؤن دھو کر اس درخت کے نیچے آرام کیجئے مین تھوڑی روٹی لاتا ہون۔ تازہ دم ہو جئے بعد اسکے آگے جائیے کیونکہ اسی لئے اپنے بندے کے یہان آئے ہین۔ تب انھون نے کہا۔ یونہی کر جیسا تو نے کہا۔ اور ابرہام خیمے مین سرہ کے پاس دوڑا گیا اور کہا کہ تین پیمانہ آٹا لیکے جلد گوندھ کے پھلکے پکا۔ اور گلے کی طرف دوڑا اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر ایک جوان کو دیا اور اس نے جلد اُسے تیار کیا۔ پھر اس نے گھی اور دودھ اور اس بچھڑے کو جو اس نے پکوایا تھا لیکے ان کے سامنے رکھا اور آپ ان کے پاس درخت کے نیچے کھڑا رہا اور انہون نے کھایا" (کتاب پیدایش باب ۱۸ آیت ۱ تا ۸)

(۱۰) "تب موسی اور ہارون اور ندب اور ابیہو اور ستر بزرگ اسرائیلی اوپر گئے اور انہون نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا اور اس کے پاؤن کے تلے جیسے نیلم کے پتھر کی پچکاری اور اس

(۱۱) سو خداوند نے ناگہان موسیٰ اور ہارون اور مریم کو فرمایا کہ تم تینوں جماعت
کے خیمے کے پاس آؤ۔ سو وہ تینوں آئے۔ تب خدا نے بدلی کے ستون میں ہو کے
اترا اور خیمے کے دروازے پر کھڑا رہا اور ہارون اور مریم کو بلایا۔ وہ دونوں آگے آئے
تب اوس نے فرمایا کہ میری باتیں سنو۔ اگر تم میں سے کوئی نبی ہوتا تو میں جو خداوند
ہوں اپنے تئیں رویا میں اوسے معلوم کرواتا اور اس سے خواب میں باتیں کرتا۔ پر
میرا بندہ موسیٰ ایسا نہیں کہ وہ میرے سارے گھر میں امانتدار ہے۔ میں اس سے
آمنے سامنے صریح باتیں کرتا ہوں اور نہ کہ پوشیدہ باتیں اور وہ خداوند کی
شبیہ کو دیکھے گا۔ (کتاب گنتی باب ۱۲ آیت ۴ تا ۸)

(۱۲) اور باپ دادوں کی بدکاریاں ان کی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں
تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں۔ (کتاب خروج باب ۲۰۔ آیت ۵)

نصاریٰ

عہد عتیق اور عہد جدید دونوں دین مسیحی کے واجب التعلیم ہیں اسلئے جو اعتقادات متعلق توحید و عدل عہد عتیق میں ہونگے اوسکے ماننے کو مسیحی حضرات کا بھی سر تسلیم خم ہوگا عہد عتیق سے خدا کا صاحب جسم ہونا وغیرہ ثابت ہوتا ہے اسلئے حضرات مسیحی نے بھی جناب عیسیٰ کو داہنے ہاتھ خدا کے بٹھایا۔

دین مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب
ہے۔ ان سب کے نزدیک عہد عتیق یعنی پرانا عہد نامہ
(جسمیں توریت و زبور وغیرہ شامل ہیں) اور
عہد جدید یعنی نیا عہد نامہ (جسمیں اناجیل اربعہ وغیرہ
شامل ہیں) واجب التعلیم ہیں۔ غرض اس سے یہ ہے کہ جو اعتقادات توحید اہل یہود کے
مطابق توریت مقدس ہونگے۔ انکے ماننے اور تسلیم کرنے کو حضرات مسیحی بھی آمادہ و تیار ہونگے
عہد عتیق سے خدا کی جسم و جسمانیت ظاہر و ثابت ہے اسی لئے حضرات مسیحی نے بھی جناب
مسیح کو پروردگار عالم کے داہنے ہاتھ کی طرف بٹھایا۔ صاحب خیر الکلام ترلیمان مسیحی کا بیان
تاریخ کلیسا اردو مطبوعہ سنہ [illegible]ء سے اسطرح نقل کرتے ہیں۔ ہم لوگ (مسیحی) خدا ار
واحد کے معتقد ہیں لیکن طریق و ترتیب ذیل کے ساتھ یعنی خدا کا ایک بیٹا بھی ہے اسکا

باپ سے آئندہ بھی اور اس سے وہ موجود ہوا۔ وہ (مسیح) انسان اور خدا دونون تھے
انسان کا بیٹا اور خدا کا بیٹا اور عیسیٰ مسیح پکارا گیا۔ اسنے جانکنی سہی اور مر گیا۔ کتاب مقدس
کے بموجب دفن کیا گیا۔ پھر باپ نے اٹھایا اور آسمان پر لے لیا کہ وہان باپکے دہنے ہاتھ
دو بیٹھے اور وہان سے زندہ اور مردہ کے انصاف کو آوے۔ اسنے آسمان سے اپنے وعدہ
بموجب روح القدس اور تسلی دہ اور ان سب کا ایمان پاک کرنیوالیکو اور جو باپ بیٹے
اور روح القدس (یعنی اعتقاد تثلیث) کو مانتے ہین بھیجا "۔

دین عیسوی مین بھی بہت سے فرقے قایم ہوئے اور انکی توحید کا مختصر تذکرہ۔ اور ان کل مین مشہور تر رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ہین مگر یہ ہر دو تثلیث کے معتقد ہین اور رومن کیتھولک نے تصویر پرستی وغیرہ بھی کی اور اسکے علاوہ دوسرون نے بھی۔

دین مسیحی مین بھی متعدد فرقے مثل دیگر مذاہب کے قایم ہوئے اور ہر ایک کی توحید بھی مختلف دکھائی دیتی ہے۔ فی زمانہ دو فرقہ نہایت مشہور ہین۔ ایک رومن کیتھولک جو قدیمی ہے
اور دوسرا پروٹسٹنٹ جسکا بانی مارٹن لیوتھر جرمنی ہے۔ مگر یہ دونوں کے دونون تثلیث
کے معتقد ہین۔ یہ ضرور ہے کہ پروٹسٹنٹ تصویر پرستی کا مخالف ہے مگر کیتھولک مریم و عیسیٰ
اور دیگر بزرگان دین کی تصویر پرستی کا حکم لگانے والا ہے۔

مسٹر امیر علی صاحب تنقید الکلام مین کہتے ہین "........ انہون نے (یعنی عیسایون نے)
حضرت مسیح اور حوارین کے تبرکات کی پرستش شروع کر دی اور مادر عیسیٰ کی تصویر کو گوٹے
کے کپڑے پہنا کر پوجنے لگے "۔

مسٹر جان ڈیون پورٹ اپالوجی فار محمد اینڈ دی قرآن مین لکھتے ہین:" اس زمانہ یعنی
زمانہ ظہور اسلام مین مذہب عیسائی سے زیادہ کوئی چیز بالتصریح خراب نہ تھی وہ دونون
شاخین مذہب عیسائی کی جو ملک ایشیا و افریقہ مین پھیل گئی تھین انھون نے طرح طرح
کی بدعتین اور بد اعتقادیا اختیار کر لی تھین۔ اور ہمیشہ باہمی مباحثون اور مناقشون مین
مصروف رہتی تھین اور ایرین۔ نسطورین۔ سبلین۔ اور یوٹیکین مذہب والون
کی تکراردن سے نہایت دق تھین۔ اون کے پادریون کی بے اعتدالی اور عہدون کی

بدر دیتہ کر دیا تھا۔ عرب کے جنگلون مین جاہل اور سور بدہ شعرا اپنے بہرت سے
بیہودہ تخیلات مین دماغ سوزی کرکے اپنی اوقات خراب کیا کرتے تھے اور اکثر ان کے
غول کے غول شہر مین اکر اہل شہر کو اپنے توہمات تلوار کے ذریعہ سے سکھایا اور منوایا کرتے
تھے۔ نہایت ذلیل بت پرستی نے اس سادی پرستش کی جگہ چھین لی تھی جس مین حضرت عیسی نے
خدائے حکیم الاطلاق اور قادر مطلق اور بے مثال و نفع رسان کی بندگی کا حکم کیا ہے انہون نے
اپنے خیال مین ایک نیا اولمپس قایم کرلیا تھا اور اسمین اپنے مذہب کے ولیون شہیدون
کو آباد خیال کرتے تھے جیسا کہ بت پرست اپنے دیوتاؤن سے اولمپس کو آباد سمجھتے تھے۔ اس زمانہ
مین ایسے عیسائی بھی تھے جو یوسف کی زوجہ (یعنی مادر جناب عیسیٰ علیہ السلام) مین الوہیت
کی صفات قایم کرتے تھے۔ تبرکون۔ تصویرون اور مورتون کو نہایت خلوص کے ساتھ
وہی لوگ پوجتے تھے جنکو حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ تم اپنی دعا صرف زندہ خدا سے کیا کرو۔
اسکندریہ حلب اور دمشق مین بھی مذہب عیسوی کا یہی حال ہو رہا تھا۔ محمد کے زمانہ مین ان
تمام لوگون نے اپنے مذہبی اصول کو چھوڑ دیا تھا اور مسائل فروعی مین غیر متناہی جھگڑون
مین مصروف رہتے تھے۔ عرب کے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کو معلوم ہوگیا تھا کہ ہم
اپنے اپنے مذہبون کی بڑی اصل یعنی خدائے تعالےٰ کی خاص پرستش بھول گئے ہین اور
اور سو اعتقادی اور بدعتون کے لحاظ سے اپنے بت پرست ہمعصرون کے مساوی ہین"
ناظرین! مسیحی فرقون کے مختصر حالات خیر الکلام و تنقید الکلام و توحید الآئمہ وغیرہ سے
آپ کی خدمت مین پیش کرتا ہون۔ بعض نے اعتقاد کیا کہ مسیح پورے خدا ہین بعض نے یہ
کہا کہ بیٹا (مسیح) باپ (خدا) سے پیدا نہین ہوئے اور نہ کسی چیز مین سے بنائے گئے بعض نے
یہ کہا کہ مسیح قدیم ازلی ہین۔ قدیم ازلی سے پیدا ہوئے۔ مادر عیسیٰ نے قدیم ازلی کو جنا۔ جس
وقت تک کلمہ اقنوم العلم نے لباس انسانی نہین پہنا تھا اسوقت تک خدا کے بیٹے نہین ہوئے
تھے بعض نے یہ کہا کہ اللہ تعالےٰ کے تین اقنوم ہین۔ ایک وجود۔ دوسرے علم یا کلمہ
جس سے مسیح پیدا ہوئے) تیسرے حیاۃ (جس سے روح القدس پیدا ہوئے) یہ اقنوم نہ

(یعنی مسیح) خدا بھی ہیں اور انسان بھی۔ بعض نے یہ کہا کہ کلمہ سے حضرت مسیح پیدا ہوئے اسلئے
خدا ہی مسیح ہو گئے خدا اور مسیح ایک ہیں۔ بعض نے یہ کہا کہ خدا نے مسیح میں حلول کیا۔ بعض نے
یہ کہا کہ خدا کی الوہیت کا ایک حصہ یا خدا سے ایک خاص قوت نکلکر۔ یا خدا کی ذات میں سے
ایک جزو جدا ہو کر۔ خدا کے بیٹے (مسیح) میں آملا۔ بعض نے یہ کہا کہ بیٹا (جناب مسیح) نہ صرف
ویسا ہی درجہ رکھتے ہیں جیسے کہ باپ (خدا) بلکہ اصلیت میں بھی باپ کے برابر ہیں۔ بعض نے
یہ کہا کہ تین ہستی کی ضرورت سے کمالیت کے طور پر تمام خدائی صفات سے موصوف ہیں۔ جنکا نام
بیحد ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تمام دنیا میں موجود ہیں۔ بعض نے
یہ کہا کہ بیٹا (یعنی جناب مسیح) خدا میں اسطرح ہیں جیسے انسان میں عقل۔ بعض نے باپ (خدا)
بیٹے (جناب مسیح) کے سوا جناب مریم (والدہ جناب مسیح) کو بھی خدا مانا۔ بعض نے یہ کہا کہ بیٹے
(حضرت عیسیٰ) کے ساتھ باپ (یعنی خدا) بھی مصلوب ہو گیا۔ غرض خلاصہ یہ ہے کہ مسیحی حضرات نے
جناب عیسیٰ علیہ السلام کو پروردگار عالم قرار دیا یا اسکے مثل۔ ایک کے بجائے تین یا چار خدا
قائم کئے۔ یہ حلول و اتحاد کے بھی معتقد دکھائی دیتے ہیں۔ اب میں مسیحی توحید کو خلیفہ محمد حسن
خان بہادر مرحوم۔ سی آئی ای۔ وزیر اعظم ریاست پٹیالہ کی نادر تصنیف و تالیف کتاب اعجاز
التنزیل سے اس مقام پر تحریر کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ قبل نبوت محمد عربی (عیسائیوں کے بھی اصل
اعتقاد (توحید) میں فرق آگیا تھا اور خدا کو چھوڑ کر خود حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا وغیرہ
سمجھنے لگے تھے اور بہت سے فرقے پیدا ہو گئے تھے۔ چنانچہ کوئی تو آپ (جناب مسیح) کو پورا
خدا سمجھتا تھا۔ کوئی خدا سے ستارہ تر اور ابن اللہ سمجھتا اور یہ کہتا تھا کہ خدا نے خفیف سا
شائبہ جسمانیت آپکو اس غرض سے عطا کیا تھا کہ انسان خاکی بنیان کو نظر آسکیں کوئی
کہتا تھا کہ بیٹا کے ساتھ باپ بھی مصلوب ہو گیا کسی کا اعتقاد تھا کہ مسیح کی بشریت و الوہیت باہم
ملکر ایک حقیقت واحدہ ہو گئی کسیکا قول تھا کہ اگرچہ مسیح کی ماہیتیں دو تھیں مگر ان سے ارادہ
ایک ہی ظاہر ہوتا تھا وغیرہ وغیرہ چنانچہ گبن اپنی مشہور تاریخ زوال سلطنت روم میں لکھتا
... عیسائی لوگ زہد و تقویٰ کو اپنا شعار گردان کر رہبانیت

پیغمبر کی ہدایت کو دریافت کریں نیز اسکے احکام پر عمل کریں...

ناظرین عہد جدید کے دیکھنے سے بھی مذکورہ بیان کی تائید و تصدیق بخوبی ہوتی ہے اسلئے کہ اس مقدس کتاب سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا صاحب اولاد ہے یا مسیح خدا ہیں یا پروردگار عالم نے جناب مسیح میں حلول فرمایا ہے۔ یا جناب مسیح پروردگار عالم کے دست راست تشریف رکھتے ہیں یا اعتقاد تثلیث کہ باپ (خدا) بیٹا (عیسیٰ) اور روح القدس ایک ہیں۔

عہد جدید کے دیکھنے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا صاحب اولاد ہے یا مسیح ہی خدا ہے یا پروردگار عالم نے مسیح میں حلول فرمایا ہے یا بقول تثلیث خدا و جناب مسیح و روح القدس ایک ہیں۔

اب میں چند انتخابات عہد جدید درج ذیل کرتا ہوں۔

(۱) جب یسوع قیصریہ فلپی کے علاقے میں آیا تو اپنے شاگردوں سے یہ پوچھا کہ لوگ ابن آدم (حضرت آدم کے خدا کے بیٹے تھے لوقا کی انجیل باب ۳ آیت ۳۸) کو کیا کہتے ہیں؟۔ انھوں نے کہا بعض یوحنا بپتسمہ (اصطباغ) دینے والا کہتے ہیں بعض ایلیاہ (الیاس) بعض یرمیاہ (ارمیاہ) یا نبیوں میں سے کوئی۔ اس نے ان سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو۔ شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ (تعجب ہے کیا اولاد حضرت آدم سے بھی ہیں اور زندہ خدا کے بیٹے بھی) یسوع نے جواب میں اس سے کہا کہ مبارک ہے تو شمعون بریوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے" (انجیل متی باب ۱۶ آیت ۱۳ لغایت ۱۷)

(۲) کیونکہ جسطرح باپ مردوں کو اٹھاتا ہے اور زندہ کرتا ہے اسی طرح بیٹا بھی (اپنے اختیار سے نہ کہ حکم خدا سے) جنھیں چاہتا ہے زندہ کرتا ہوں۔ .... کیونکہ جسطرح باپ اپنے میں زندگی رکھتا ہے اسی طرح اس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں (ہمیشہ کی) زندگی رکھے (انجیل یوحنا باب ۵ آیت ۲۱ و ۲۶)۔

(۳) میں (یعنی مسیح) اور باپ (یعنی خدا) ایک ہیں (یعنی خدا ہی مسیح ہے)۔ یہودیوں نے اسے سنگسار کرنے کیلئے پھر پتھر اٹھائے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں...

تمکو باپ کی طرف سے بہتیرے اچھے کام دکہائے ہین۔ ان مین سے کس کام کے سبب مجھے
سنگسار کرتے ہو۔ یہودیون نے اُسے جواب دیا کہ اچھے کام کے سبب نہین بلکہ کفر کے
سبب تجھے سنگسار کرتے ہین اور اس لئے کہ تو آدمی ہوکر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے۔ یسوع
نے انھین جواب دیا کیا تمہاری شریعت مین یہ نہین لکھا کہ مین نے کہا تم خدا ہو۔ جبکہ اسنے
(نہین خدا کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا (اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہین) آیا
تم اس شخص سے جسے باپ نے مقدس کرکے دنیا مین بھیجے کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے اس لئے
کہ مین نے کہا مین خدا کا بیٹا ہون (خدا کا بیٹا نہین کہا بلکہ یہ کہا کہ مین اور باپ ایک
ہین) اگر مین اپنے باپ کے کام نہین کرتا تو میرا یقین نہ کرو۔ لیکن اگر مین کرتا ہون تو
گو میرا یقین نہ کرو مگر ان کامون کا یقین کرو تاکہ تم جانو اور سمجھو کہ باپ مجھ مین ہے اور مین
باپ مین (باپ اور بیٹا دونون ملے ہوئے ہین یعنی ایک دوسرے مین حلول کئے ہوئے ہین
(انجیل یوحنا باب ۱۰ آیت ۳۰ لغایت ۳۸)۔

(۴) "مبارک ہین وہ جو پاک دل ہین کیونکہ وہ خدا کو دیکھین گے۔" (انجیل متی باب ۵
آیت ۸)

(۵) "جب انہون نے یہ باتین سنین تو جی مین جل گئے اور اس (یعنی ستفن) پر دانت
پیسنے لگے۔ مگر اس نے روح القدس سے معمور ہوکر آسمان کی طرف غور سے نظر کی
اور خدا کا جلال اور یسوع کو خدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھکر۔ کہا کہ دیکھو مین آسمان
کو کھلا ہوا اور ابن آدم کو خدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھتا ہون۔ (رسولون کے اعمال
باب ۷ آیت ۵۴ تا ۵۶)

(۶) اگلے زمانہ مین خدا نے باپ دادون سے حصہ بہ حصہ اور طرح بطرح نبیون کی معرفت
کلام کرکے۔ اس زمانہ کے آخر مین ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا جسے اس نے ساری
چیزون کا وارث ٹھہرایا اور جسکے وسیلے سے اس نے عالم بھی پیدا کئے۔ وہ اوس کے
جلال کا پرتو اور اوس کی ذات کا نقش ہوکر سب چیزون کو اپنی قدرت کے کلام سے

اپنی امت کے کل گناہ گاروں کے کل گناہ دور ہو گئے اب کسی سے کچھ باز پرس نہ ہوگی
مصلوب ہونے کے بعد جناب مسیح عالم بالا پر کبریا کی داہنی طرف جا بیٹھا" (عبرانیوں کے
نام کا خط باب آیت الغایت ۳)

(۷) "کیونکہ تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ (خدا) کلمہ (مسیح) اور روح القدس
(غالباً جبرئیل) اور یہ تینوں ایک ہیں (یوحنا کا پہلا عام خط باب ۵ آیت ۷)

فٹ نوٹ: انتخاب نمبر (۷) انگریزی و فارسی وثیقہ جدید سے نقل کیا گیا ہے
اسلئے کہ یہ آیت تثلیث مقدس بائبل اردو مطبوعہ فیض بخش اسٹیم پریس فیروزپور سنہ ۱۹۰۱ء
سے نکال ڈالی گئی ہے۔ ہولی بائبل انگریزی مطبوعہ یونیورسٹی پریس اکسفورڈ میرے
پاس ہے جس کو برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لنڈن نے شایع کیا ہے اور فارسی
میں صرف وثیقہ جدید میرے پاس ہے جس کو بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ نے سنہ ۱۸۱۶ء میں
شایع کیا ہے اسکو ہنری مارٹن قسیس نے باستعانت میرزا سید علی شیرازی مرتب
کیا ہے۔ اب میں ہر دو کی اصل عبارت درج ذیل کرتا ہوں۔

7. "For there are three that bear record in heaven the Father the Word, and the Holy Ghost & these three are one" (The first epistle general of John. (V)	"که در آسمان سه هستند که شهادت میدهند. پدر و کلمه و روح القدس و این هر سه یک هستند" (نامهٔ عام اول یوحنا حواری باب پنجم آیت ۷)

ہنود - وزردشتیان وتاؤ وکنفیوشش وصابئین ویہود ونصاریٰ

کی

توحید و عدل کا خلاصہ

ناظرین اہنود و زردشتیان وتاؤ وکنفیوشش وصابئین ویہود ونصاریٰ کا اعتقاد توحید و عدل گذشتہ اوراق مین	بااستثنا اسلام مذاہب عالم کی توحید وعدل کا خلاصہ

کسی قدر مفصل ملاحظہ فرما چکے ہین اب ان سب کے عقاید کو اس مقام پر اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہون

(۱) دنیا کی ہر چیز خدا ہے۔ ایک نہین بلکہ ہزارون۔ ہزارون نہین بلکہ لاکھون۔ لاکھون تو کیا بلکہ لاتعداد خدا ہین۔

(۲) خدا جسم انسانی مین حلول کرتا ہے۔ اس لئے بہت سے خدا قرار پاتے ہین اسلئے جسقدر اوتار یا انبیار گذرے وہ سب کے سب خدا تھے یا انسان بحالت نجات خدا مین جاتا ہے اس معنی سے بہت سے انسان خدا ہوجاتے ہین۔

(۳) دنیا کے متعدد خدا ہین۔ ایک نہین بلکہ دو۔ تین۔ چار وغیرہ۔

(۴) اللہ تعالےٰ کے علاوہ دنیا کے متعدد خالق ہین۔

(۵) پروردگار عالم کے علاوہ متعدد وجود ازلی وابدی اور قدیم ہین یعنی جنکی نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا۔ نہ انکو کسی نے پیدا کیا ہے اور نہ انکو کوئی فنا کرسکتا ہے۔

(۶) اللہ تعالےٰ کے ماسوا متعدد اشیا قابل پرستش اور لائق بندگی ہین۔

(۷) پروردگار عالم صاحب جسم ہے۔ جو راک کہا کر بڑہتا بھی ہے۔ رضا فتین بھی فرمانا ہے۔ اوتر نا چڑھتا بھی ہے۔ باغ باغچون مین بھی ٹہلتا ہے۔ تکان بھی اسکو معلوم ہوتی ہے۔ اپنے کامون پر پچھتاتا بھی ہے

(۸) اللہ تعالےٰ صاحب اولاد بھی ہے اور اوسکی اولاد اسکے داہنے جانب بیٹھتی بھی ہے

... واقع ہوتی ہے۔ درمیان مین
مصلح بھی گرائی جاتی ہے۔ پنچ شرائط صلح بھی طے کرتے ہین۔

(۱۱) پروردگار عالم کا ایک حصہ مسخ ہو گیا تھا یا اسکو خراب فکرین بھی لاحق ہوا کرتی ہین یا اس
مین کوئی بدبودار چیز بھی تھی۔

(۱۲) اللہ تعالے کے تین اقنوم ہین۔ ایک وجود۔ دوسرے علم۔ تیسرے حیاۃ۔ یہ اقنوم زاید
بر ذات ہین اور نہ عین ذات باری تعالے۔

(۱۳) پروردگار عالم کی کوئی صفات ہی نہین یعنی اسکی ذات صفات سے معری ہے۔

(۱۴) اللہ تعالے ایسا قادر ہے کہ وہ نیستی سے ہستی نہین کر سکتا مثلا مادہ وغیرہ ازلی
وابدی وجود نہ ہون تو وہ کچھ پیدا نہین کر سکتا۔

(۱۵) پروردگار عالم بالخاصہ فاعل ہے یعنی جسطرح پر کہ سورج سے روشنی اور آگ سے
گرمی وغیرہ بلا قصد پیدا ہوتی ہین اسی طرح پر اسکے کام بھی ہین۔

(۱۶) اللہ تعالے انسان کے ہر فعل کا فاعل ہے۔ سچ جھوٹ اچھا و برا کام بھی وہی کرتا ہے

(۱۷) پروردگار عالم ایسا عادل ہے کہ وہ کسی کے گناہ خواہ اسکے حضور کیسی ہی آہ و زاری
کیجاوے نہین بخشتا۔

(۱۸) اللہ تعالے ایسا عادل ہے کہ جس کسی کے فرزند نرینہ نہو تو وہ داخل بہشت نہین
ہوتا۔

(۱۹) پروردگار عالم ایسا عادل ہے کہ اگر زید برا کام کرے اور وہ گنہگار ہو تو اسکے دوچار
پشتون تک اسکا بدلہ لیا جاتا ہے۔

باب چہارم

در بیان

اسلامی خدا

خدا کی ہستی اور اس کی وحدانیت کے دلائل

اور

اس کی ذات وصفات واحسانات اور عدل کا مختصر تذکرہ

اے خدا! تیری وہ ذات ہے کہ سخت سے سخت مصیبت
میں ہر شخص کا دل تیری ہی طرف رجوع ہوتا ہے بلکہ
تیرے نہ ماننے والوں کا دل بھی ایک نہ ایک وقت
تیری ہی جانب راغب ہوتا ہے اور آخر کار تیرے
ہی ہستی کا اقرار مجبوراً کرنا پڑتا ہے

ہر دردمند دل میں دیکھا ترا ٹھکانا	[illegible]	ہر غم زدہ کو حاصل قرب و دوام تیرا
ٹوٹے ہوئے دلوں کی ڈھارس بندھی ہے تجھ سے		گرتوں کو تھام لینا ہے خاص کام تیرا

۱. ایک سر بفلک جہاز سمندر میں جا رہا ہے۔ اس کے چاروں جانب میلوں دکوسوں تک سوائے پانی ہی پانی کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ یا یوں کہا جائے کہ بلندی سر پر نیلگوں آسمان سایہ فگن اور پائیں پا نیلگوں فرش آبی بچھا ہوا ہے۔ ان کے سوا اگر کچھ بھی دکھائی دیتا ہے تو وہ بھی خوفناک نظارے ہیں۔ وہ کیا۔ وہ بعض قدآور مچھلیوں کا اس کوہ تمثال جہاز سے سر ٹکرانا۔ غرض اس ہو کے عالم میں اگر کوئی پر لطف نظارہ ہو سکتا ہے تو وہ اوڑنے والی مچھلیوں کا پرواز کرنا۔ جو کہ گاہ بگاہ بیردق
[illegible] انگلی ہوگا ہے تو آپ اپنے کو داخل کر لیتی ہیں۔

گھر مین چھپ جاتی ہین ۔ یہ وہ میدان آبی ہے کہ میلون اور کوسون تک نہ کسی
شجر کا پتہ اور نہ کسی آبادی کے سر بفلک برجون و منارون کا دور سے نظارہ ۔ صرف
یہ عالم ہے مقام خوف نہین ۔ اس پر یہ بالا تر ہوتا ہے کہ امواج سمندر کی رفتار
تیزی پر معلوم ہوتی ہے اور یہ تیزی طوفان و طغیانی کی صورت اختیار کرتی جاتی ہی
اب اس سر بفلک دیو کے بھی ہوش و حواس کچھ باختہ معلوم ہوتے ہین ۔ مار تو
اسقدر چارون طرف سے امواج کے تھپیڑون سے پڑی ہے کہ جسکی پناہ نہین اور
اب اسکا غرور تہ آب نظر ہونا پڑتا ہے ۔ اس ذیل و ڈول پر یہ پریشانی و سراسیمگی کہ کبھی
داہین اور کبھی بائین جھک جاتا ہے ۔ یہ کیفیت اسکے پناہ گزینون کو بھی جس مین کہ
لا مذہب و با مذہب ہر قسم کے لوگ شامل ہین دلا رہی ہے اور یہ خوف زیادتی بلکہ
انتہائی درجہ ترقی پر اسوجہ سے اور پہنچا ہے کہ اس جہاز کا ناخدا درد و یاس کے لب و
لہجہ سے آخر کار یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے ۔ اب اس سر بفلک فیل تن کا محفوظ رہنا مشکل ہے
اس صدا نے ایک سکون و خوف کا نظارہ کل کے سامنے آموجود کر دیا ہے ۔ فوراً
حضرت ملک الموت کی زیارت سبکو ہونے لگی ہے ۔ اب کیا تھا ۔ سب کے قلب خلوص
کے ساتھ ایک طرف رجوع ہو جاتے ہین ۔ کسی نے ہاتھون کو بلند کیا ہوا ہے ۔ کوئی سر
بسجود ہو گیا ہے ۔ غرض اسوقت چہرون کے نظارہ سے کوئی دنیاوی خیال دل مین نظر
معلوم ہوتا ہے اور دل کی نگاہین ایک طرف لگی ہوئی دکھائی دیتی ہین اور اسپر
یہ اور گرم بازاری شروع ہوتی ہے کہ ہر ایک کے رخسارون پر گرم گرم آنسوؤن کے
تار بھی جاری ہوتے ہین اور ہر ایک کی زبان پر کچھ نہ کچھ الفاظ بھی جاری ہوتے ہین
الغرض ایسے وقت مین جس کی طرف قلب رجوع ہوتا ہے اور آنکھون سے آنسوؤن
کی قطارین جاری ہوتی ہین اور زبان پر جس کی یاد آتی ہے ۔ اسی کو مسلم اللہ
اور دوسرے لوگ یزدان یا اہرمن وغیرہ کے مختلف نامون سے پکارتے ہین ۔
اور اسی کے سب کے پیارے پیارے نام ہین کہ جب یہ پیارے نام زبان پر آتے اور وہ

خلوص سے بھرے دلون کا یہ اثر تھا کہ ایک دم کے دم ایک اُن کے اُن تلاطم
کا پتہ نہ رہا بلکہ یہ سب بے پتہ ہو گیا اور جہاز اپنی باقاعدہ رفتار پر آگیا۔

۲- اندھیری رات - آسمان پر چارون طرف گھنگھور گھٹاؤن کا ہجوم - ہوا کا تیزی و
تندی سے چلنا جس کی وجہ سے درختون کا سر بسجود ہو جانا اور ان کا اس زور
سے چرچرانا کہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان سب کا خاتمہ چند منٹون ہی مین ہونے والا
ہے اور اس پر موسلا دھار مینہ کا پڑنا - بادلون کی گڑگڑاہٹ اور بجلی کی کوند اور
زیادہ خوف زدہ کئے دیتی ہے - ایسے وقت مین چند جوان ہیکل اپنے گھرون کی
بچھڑے راہ سے بھٹکے ہوئے پھر رہے ہین - غرض اسی مصیبت اور ایسے کٹھن
وقت مین جس کا سہارا پکڑا جاتا ہے اوسی کو مسلم اللہ و خدا کے نامون
سے یاد کرتے ہین اور دوسرے مذہب والے پرمیشور یا گاڈ وغیرہ مختلف
نامون سے اوسے پکارتے ہین۔

۳- ایک نوجوان کڑیل بستر مرگ پر پڑا کروٹین بدل رہا ہے - اسکا وزن منون سے
سیرون تک آگیا ہے - سوائے استخوان و پوست کے گوشت کا نام ونشان
نہین - اب اسکے گلنار رخسار گویا ہلدی سے رنگ دیئے گئے ہین - خون کا جسم
پر کہین پتہ نہین اور اب اس کی خماری و رسیلی انکھون مین بھی وہ اثر نہین جن
پر کہ ہزارون حسینان جہان سو جان سے قربان ہوا کرتے تھے - بلکہ اندر کو دھس
گئی ہین جن کی طرف دیکھنے سے خوف و دہشت معلوم ہوتی ہے - اس غریب کی
ایک نازنین بی بی اور ایک چھوٹا بھولا بھالا بچہ بھی ہے - یہی نہین بلکہ ایک
ضعیف باپ اور ایک بڑھیا مان بھی ہے - ڈاکٹری یا یونانی یا ویدک غرض
ہر قسم کا علاج اس کا ہوا اور ہزارون روپیہ اس غریب کی بیماری و علاج مین
او بہا دیا گیا - مگر کوئی آرام و افاقہ کی صورت نظر نہ پڑی بلکہ آخر کار ڈاکٹرون
و اطبا وغیرہ نے بھی عاجز آکر اس کے تیمار دارون کے کانون مین یہ الفاظ ڈال

نفیس غذائین ہی کچھ دوا کا کام دین۔ دوا ر ہیے جنبے اس غریب کا ناطقہ
بند و قافیہ تنگ ہو گیا ہے۔ ممکن ہے کہ عمدہ غذائین ہی اسکے مرض کو زائل کرین
اور اس کے جسم مین کچھ نہ کچھ توانائی و قوت پیدا کرین جسکی وجہ سے مرض دور ہو
اور یہ صحت یاب ہو"۔ یہ الفاظ ایک حد تک مرض لا علاج کا پتہ و نشان دیتے تھے
اور ان الفاظ کے ادا کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اس غریب کے قریبی عزیزون
کا دل آنے والی مصیبت کا مقابلہ کر سکے اور یہ صدمہ عظیم زیادہ پریشان کن صدمہ
نہ ہو جائے۔ بلکہ کچھ نہ کچھ صبر اور مرنے والے سے کچھ نہ کچھ قطع محبت ہونے لگے
ان الفاظ کا یہ ضرور نتیجہ مرتب ہوا کہ اس کے قریبی رشتہ دارون کے دلون مین
اعلی درجہ کا خلوص پیدا ہو گیا۔ گو وہ خلوص پہلے سے اپنے دلون مین رکھتے ہون
مگر اب اوس خلوص نے انتہا کا درجہ حاصل کر لیا اب تو بڑھیا مان کی
بیقراری کا تو کچھ ٹھیکانا ہی نہین۔ گو بے قرار ہے۔ مگر دل انتہائی خلوص حاصل
کئے ہوئے ہے۔ سر نیاز ہر وقت زمین پر رکھا ہوا ہے یا اگر سر اوپر اوٹھایا
تو دونون ہاتھ اوپر بلند ہین۔ بوڑھا باپ وہ بھی اپنا کلیجہ تھامے ہوئے اُف
اُف کے نعرے بلند کرتا ہے اور زبان پر بھی ہمیشہ کچھ خاموش کے الفاظ جاری
ہی رہتے ہین۔ پیاری اور نازنین بی بی جس پر نظر ڈالنے سے مریض بھی بیشتر
بے چین ہو جاتا ہے اسکے آنکھون سے بھی برابر آنسوؤن کے تار جاری ہی ہین۔
کبھی آہ آہ کی صدا بے اختیار اسکے زبان سے بھی نکل جاتی ہی ہے۔ یہ بھی سر کو
جھکائے ہوئے زیادہ تر سربسجود دکھائی دیتی ہے۔ اب رہا ننھا بچہ وہ بھی کبھی
کبھی اپنے ننھے ہاتھون کو بلند کر ہی دیتا ہے اور وہ بھی اپنی ٹوٹی پھوٹی اور
تتلاتی زبان سے کچھ نہ کچھ ادا و بیان کر ہی دیتا ہے۔ غرض ایسی مصیبت اور
ایسے کٹھن موقع پر ان سب کے دل جس کی طرف رجوع ہین مسلم اوسی کو

پر آخر کار لا مذہب دہریون کو بھی مجبور ہو کر اوسی سے لو لگانا پڑا ہے
اور اوسی کا سہارا ڈھونڈھنا پڑا ہے۔ ایک منکر خدا سے جناب امام
زین العابدین علیہ السلام نے دریافت فرمایا "اے بھائی! یہ تو بتا کہ تو کبھی
کشتی پر بھی سوار ہوا ہے"۔ اوس نے کہا "ہان ہوا ہون اور وہ کشتی
ٹوٹ بھی گئی تھی"۔ آپ نے فرمایا "اے بھائی! سچ سچ بتا کہ ایسے عالم یاس مین
تیرا دل کس طرف متوجہ ہوا تھا اور ایسے وقت مین کس پر بھروسہ تو نے
کیا تھا جس پر بھروسہ اوس وقت تو نے کیا تھا وہ وہی ہے جس کا تو منکر ہے"۔
غرض حضرت کی یہ گفتگو سنکر وہ فوراً مشرف باسلام ہوا۔
۵- اب مین ایک آخری دلیل اوس کی ہستی کے متعلق پیش کرتا ہون جس سے
انکار ایک لامذہب دہریہ کو بھی نہین ہو سکتا۔ وہ دلیل ہمارے مولا و آقا
جناب علی مرتضیٰ شیر خدا کی پیش کردہ ہے ایک منکر خدا حضرت
کے حضور مین حاضر ہوتا ہے اور نفی وجود حق سبحانہ تعالے کے متعلق ایک طولانی
تحریر فلسفہ مین شروع کر دیتا ہے فرمایا "یہ ممکن ہے کہ مین تیری قائل نہین ہے۔ اچھا
اب مین یہ کہنا چاہتا ہون وہ یہ کہ بقول تمہارے خدا نہین ایسی صورت مین کچھ
نقصان یا ضرر تم کو جو اسکے قائل نہین ہو اور نہ ہمکو جو اس کے حکم کے موافق نماز
و روزہ رکھنے والے ہین نہ پہنچیگا سوا اسکے کہ ہماری تھوڑی سی محنت
جو اسکی عبادت مین صرف کی ہے بیکار جائیگی"۔ اوس نے کہا "ہان کچھ نقصان
نہ پہونچے"۔ فرمایا "اچھا یہ تو بتاؤ کہ ہمارا اعتقاد متعلق وجود حق سبحانہ تعالے
کہ وہ موجود ہے اور یہی اعتقاد صحیح و درست بھی ہے صحیح نکلا تو تم جو اس کی ذات
کے منکر ہو تمہارا کیا حشر ہوگا۔ اسلئے کہ تم نے نہ کوئی امر اوسکے حکم کی تعمیل کی
اور نہ اس کے حکم کے موافق کوئی کام کیا"۔ یہ سنتے ہی وہ شخص فوراً مشرف
باسلام ہوا اور کلمہ طیبہ بصدق دل پڑھا۔

طرف رجوع ہوتا ہون۔ قرآن مجید فرقان حمید سے خدا کی
ہستی اور اس کی وحدانیت کے دلائل اور اس کی ذات وصفات اور
احسانات اور عدل کی کیفیت آپ کے سامنے پیش کرتا ہون۔ ان چند
انتخابات قرآن مجید سے آپ اسلامی خدا کی زیارت دل کی نگاہون سے اچھی
طرح کرینگے۔

انتخابات قرآن مجید متعلق حق سبحانہ تعالیٰ

والہکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم
ان فی خلق السموات والارض واختلاف
الیل والنھار والفلک التی تجری فی البحر
بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء
من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا وبث
فیھا من کل دابۃ وتصریف الریاح والسحاب
المسخر بین السماء والارض لایت لقوم
یعقلون ۰ ومن الناس من یتخذ من
دون اللہ اندادا یحبونھم کحب اللہ والذین
امنوا اشد حبا للہ ۰ ولو یری الذین ظلموا
اذ یرون العذاب ان القوۃ للہ جمیعا
وان اللہ شدید العذاب (البقرہ
ایت ۱۶۳ لغایت ۱۶۵)

اور تمہارا معبود تو (وہی) یکتا خدا ہے اسکے سوا
کوئی معبود نہیں جو بڑا مہربان رحم والا ہے بیشک آسمان
و زمین کی پیدایش اور رات و دن کے ادل بدل مین
اور کشتیون مین جو لوگونکی نفع کی چیزین (مال تجارت
وغیرہ) دریا مین لیکر چلتی ہین اور پانی مین جو خدا نے
آسمان سے برسایا پھر اس سے زمین کو مردہ (بیکار)
ہونیکے بعد جلا دیا (سرسبز و شاداب کردیا) اور اسمین
ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے۔ اور ہواؤن کے چلنے مین
اور بادلون مین جو آسمان و زمین کے مابین معلق
ہین (ان سب باتون مین) سمجھنے والون کے لئے بہت
سی نشانیان (موجود) ہین اور بعض لوگ ایسے
بھی ہین جو خدا کے سوا اورون کو بھی خدا کا
مثل و شریک بناتے ہین (اور) جیسی محبت خدا
سے رکھنی چاہئے ویسی ہی ان سے رکھتے ہین اور جو ایمان والے ہین انکو سب سے زیادہ محبت خدا ہی سے ہے اور کاش
ان ظالمونکو وہ اب سجھائی دیتا جو عذاب دیکھنے کے بعد سوجھیگی کہ یقیناً ہر طرح کی قوت خدا ہی کو ہے اور یہ کہ

انتخابات قرآن مجید متعلق حق سبحانہ تعالیٰ

(۱) والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمن الرحیم ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنھار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا وبث فیھا من کل دابۃ وتصریف الریح والسحاب المسخر بین السماء والارض لاٰیٰت لقوم یعقلون ۝ ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبونھم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ ط ولو یری الذین ظلموا اذ یرون العذاب ان القوۃ للہ جمیعا وان اللہ شدید العذاب ۝ (البقرۃ۔ آیت ۱۶۲ لغایت ۱۶۵)

اور تمھارا معبود تو (وہی) یکتا خدا ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ بیشک آسمان وزمین کی پیدائش اور رات ودن کے ادل بدل میں اور کشتیوں میں جو لوگوں کے نفع کی چیزیں (مال وتجارت وغیرہ) دریا میں لیکر چلتی ہیں اور پانی میں جو خدا نے آسمان سے برسایا ہے۔ پھر اس سے زمین کو مردہ (بیکار) ہونے کے بعد جلا دیا (سرسبز وشاداب کر دیا) اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دئے اور ہواؤں کے چلنے میں اور بادلوں میں جو آسمان وزمین کے مابین معلق ہیں (ان سب باتوں میں) سمجھنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں (موجود) ہیں اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو خدا کے سوا اوروں کو بھی خدا کا (مثل وشریک بناتے ہیں (اور) جیسی محبت خدا سے رکھنی چاہئے ویسی ہی ان سے رکھتے ہین اور جو ایمان والے ہیں۔ ان کو سب سے زیادہ محبت خدا ہی سے ہے اور کاش ان ظالموں کو وہ اب سجھائی دیتا۔ جو عذاب دیکھنے کے بعد سوجھیگی کہ یقیناً ہر طرح کی قوت خدا ہی کو ہے اور یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے

(۲) الم تر ان اللہ انزل من السماء ماء ۚ فاخرجنا بہ ثمرات مختلفا الوانھا ومن

کیا تمنے اسپر غور نہیں کیا کہ یقیناً خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم (خدا) نے

سود. ومن الناس والدواب والانعام
مختلف الوانه كذلك انما يخشى الله من
عباده العلمٰؤا ان الله عزيز غفور
(فاطر آیت ۲۸ و ۲۹)

اور پہاڑوں میں قطعات مختلف رنگوں
کے ہیں کچھ تو سفید اور کچھ لال اور کچھ بالکل
کالے سیاہ۔ اسی طرح آدمیوں اور جانوروں
اور چارپایوں کی بھی رنگتیں طرح طرح کی
ہیں۔ خدا کا خوف کرنے والے تو اس کے وہی بندے ہیں جو (خدا کے آثار قدرت کا)
علم رکھتے ہیں۔ بیشک خدا (سب پر) غالب (اور) بخشنے والا ہے۔

(۳) فالق الاصباح ۚ وجعل اليل
سكنا والشمس والقمر حسبانا ۚ ذلك
تقدير العزيز العليم ۔ وهو الذي جعل
لكم النجوم لتهتدوا بها في ظلمت البر
والبحر ۚ قد فصلنا الايت لقوم يعلمون
وهو الذي انشاكم من نفس واحدة
فمستقر ومستودع ۚ قد فصلنا الايت
لقوم يفقهون ۔ وهو الذي انزل من
السماء ماء ۚ فاخرجنا به نبات كل شيء
فاخرجنا منه خضرا نخرج منه حبا
متراكبا ومن النخل من طلعها قنوان
دانية وجنت من اعناب والزيتون
والرمان مشتبها وغير متشابه ۚ انظروا
الى ثمره اذا اثمر وينعه ۚ ان في ذلكم لايت
لقوم يؤمنون ۔ وجعلوا لله شركاء الجن
وخلقهم وخرقوا له بنين وبنت بغير

(وہ ذات واحد) صبح کا نور پھیلانے والا ہے
اور اسی نے آرام کے لئے رات اور حساب کیلئے
سورج اور چاند بنائے۔ یہ خدائے غالب اور
صاحب علم کے مقرر کردہ (اصول) ہیں اور
وہ وہی (خدا) ہے جس نے تمہارے (نفع
کے) واسطے ستارے پیدا کئے تاکہ تم انکے
ذریعہ سے خشکی اور تری کی اندھیریوں میں
راہ پاؤ (یعنی ان کے پتوں پر چلو) یقیناً جاننے
والے لوگوں کے لئے ہم نے (اپنی قدرت
کی) نشانیاں خوب تفصیل سے بیان کر دئے
ہیں اور وہ وہی خدا ہے جس نے تمکو ایک
ذات سے پیدا کیا۔ پھر قرار کی جگہ ہے اور سپردگی
کا مقام۔ بیشک سمجھنے والوں کے لئے ہمنے
نشانیاں خوب تفصیل سے بیان کر دی ہیں
اور وہی خدا ہے جس نے آسمان سے پانی
برسایا جس کے ذریعہ سے ہم نے ہر قسم کی روئیدگی

ولد ولم تکن لہ صاحبۃ ، وخلق کل شیء وھو بکل شیء علیم ، ذلکم اللہ ربکم اللہ لا الٰہ الا ھو ، خالق کل شیء فاعبدوہ ، وھو علی کل شیء وکیل ، لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار ، وھو اللطیف الخبیر

(الانعام آیت ۹۹ لغایت ۱۰۳)

ہم جڑے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں کے گابھوں میں سے گچھے نکالے جو نیچے لٹک رہے ہیں اور انگور کے باغ اور زیتون وانار (ہم پیدا کرتے ہیں کہ ان میں سے) ملتے جلتے بھی ہیں اور بے میل بھی۔ اس کے پھل کی طرف (دیکھو جبکہ وہ پھل لائے اور اسکی پختگی کی طرف تو نظر بھر کے دیکھو، بیشک ان میں ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائیں نشانیاں موجود ہیں اور انھوں (یعنی مشرکین) نے تو اللہ کا شریک جنوں کو بنا لیا۔ حالانکہ ان کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے اور اسکے لئے بغیر جانے بوجھے (مشرکین عرب ویہود و نصاریٰ نے اللہ تعالےٰ کے) بیٹے اور بیٹیاں ٹھہرا دیں۔ جو جو باتیں یہ لوگ (اسکی شان میں) بیان کرتے ہیں۔ اس سے اسکی ذات منزہ اور برتر ہے۔ سارے آسمان اور زمین کا موجد ہے۔ اسکے بچہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ اسکے کوئی بی بی ہی نہیں ہے اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہی ہر چیز سے خوب واقف ہے (لوگو) وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے کوئی معبود اسکے سوا نہیں وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس اسی کی تم عبادت کرو۔ اور وہی ہر چیز کا محافظ ہے اسکو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں (نہ دنیا میں نہ آخرت میں اسلئے کہ وہ صاحب جسم نہیں) اور وہ تمام نگاہوں کا جاننے والا ہے اور وہ بڑا باریک بین و خبردار ہے۔

(۴) ھو الذی یسیرکم فی البر والبحر [illegible] وہ وہی خدا ہے جو تمکو خشکی و تری میں سیر

۱؎ دعلب یمانی نے جناب علی مرتضیٰ ؑ سے دریافت کیا کہ یا امیر المومنین ؑ کیا آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ فرمایا کہ اے دعلب! میں ایسا شخص نہیں ہوں جو بن دیکھے اسکی عبادت کردوں۔ عرض کیا "اے مولا! کیونکر آپ نے اسے دیکھا؟" فرمایا "آنکھوں نے اسکو مشاہدہ بصری سے ہرگز نہیں دیکھا بلکہ دلوں نے ایمان کی حقیقتوں سے اسے دیکھا ہے"۔ اقبال

اذا کنتم فی الفلک ؕ وجرین بھم بریح

طیبۃ وفرحوا بھا جاءتھا ریح عاصف

وجاءھم الموج من کل مکان وظنوا انھم

احیط بھم دعوا اللہ مخلصین لہ الدین

لئن انجیتنا من ھذہ لنکونن من الشاکرین

فلما انجھم اذا ھم یبغون فی الارض

بغیر الحق ؕ یا ایھا الناس انما بغیکم

علی انفسکم متاع الحیوۃ الدنیا ثم الینا

مرجعکم فننبئکم بما کنتم تعملون انما

مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء

فاختلط بہ نبات الارض مما یاکل

الناس والانعام حتی اذا اخذت

الارض زخرفھا وازینت وظن اھلھا

انھم قدرون علیھا اتیھا امرنا لیلا

او نھارا فجعلنھا حصیدا کان لم تغن

بالامس ؕ کذلک نفصل الایات لقوم

یتفکرون ؕ (یونس آیت ۲۲ لغایت ۲۴)

سیر کراتا پھرتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں

میں (سوار) ہوتے ہو اور اچھی ہوا ان

کے ساتھ وہ لوگوں کو لیکر چلتی ہیں اور

لوگ بھی اس سے خوش ہوتے ہیں تو یکایک

کشتی کو ایک آندھی لیتی ہے اور ہر طرف سے

ان کو موجیں آگھیرتی ہیں۔ اس وقت وہ گمان

کرنے لگتے ہیں کہ اب ہم ہلاک ہوئے تو خدا سے

خلوص سے دعا مانگتے ہیں کہ خدایا اگر

تونے ہم کو اس (مصیبت) سے نجات دی تو

ہم ضرور شکر گزاروں میں سے ہو جائیں گے

پھر جب خدا نے انہیں نجات دی تو وہ لوگ

زمین پر (قدم رکھتے ہی) فوراً ناحق شرکشی

کرنے لگتے ہیں اے آدمیو! سوائے اسکے

نہیں ہے کہ تمہاری بغاوت کا ضرر تو تمہارے

ہی جان پر ہے (یہ بھی) دنیاوی (چند روزہ)

زندگی کا فائدہ ہے۔ پھر آخر ہماری (ہی) طرف

تمکو لوٹ کر آنا ہے۔ تو (اس وقت) ہم تمکو جو

کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے بتا دیں گے۔ دنیاوی زندگی کی مثال تو بس پانی کی سی ہے

جس کو ہم نے آسمان سے اتارا۔ پھر اسکے ساتھ زمین کی وہ نباتات جس کو آدمی اور جانور

کھاتے پیتے ہیں مخلوط ہو گئی۔ یہاں تک کہ جب زمین کی اس سے زینت ہوئی اور وہ بن

سنور گئی اور اہل زمین نے یہ خیال بھی کر لیا کہ اب ہم اسپر قابو پانیوالے ہیں تو یکایک ہمارا

عذاب رات کو یا دن میں آپہنچا اور اس کا ایسا ڈھیر کر دیا کہ گویا کل اسمیں کچھ تھا ہی نہیں

فقد استمسک بالعروة الوثقى ؕ والى الله
عاقبة الامور ۝ ومن کفر فلا یحزنک کفره ؕ
الینا مرجعهم فننبئهم بما عملوا ؕ ان الله
قلیلا ثم نضطرهم الى عذاب غلیظ ۝ و
لئن سالتهم من خلق السموات والارض
لیقولن الله ؕ قل الحمد لله ؕ بل اکثرهم
لا یعلمون ۝ لله ما فی السموات والارض
ان الله هو الغنی الحمید ۝ ولو ان ما فی
الارض من شجرة اقلام والبحر یمده من
بعده سبعة ابحر ما نفدت کلمت الله
ان الله عزیز حکیم ۝ ما خلقکم ولا
بعثکم الا کنفس واحدة ؕ ان الله
سمیع بصیر ۝ الم تر ان الله یولج اللیل
فی النهار ویولج النهار فی اللیل و
سخر الشمس والقمر کل یجری الى اجل
مسمى وان الله بما تعملون خبیر ۝
ذلک بان الله هو الحق وان ما یدعون
من دونه الباطل وان الله هو العلی
الکبیر ۝ الم تر ان الفلک تجری فی البحر
بنعمت الله لیریکم من ایته ؕ ان فی
ذلک لایت لکل صبار شکور ۝ واذا

اور نیک کام کرتا رہا۔ تو بیشک اس نے (ایمان
کی) مضبوط رسی پکڑ لی اور (آخر کو) سب کاموں
کا انجام خدا ہی کی طرف ہی (اے رسول) کوئی
کافر ہو گیا تو تم اس کے کفر سے کڑھو نہیں ان
سب کی بازگشت ہماری ہی طرف ہے۔ تو جو
کچھ ان لوگوں نے کیا ہے (اسکا نتیجہ) ہم
بتا دینگے بیشک اللہ دلوں کے حالات
سے خوب واقف ہے۔ تھوڑے عرصہ تک
ہم انہیں دنیاوی نفع دینگے۔ پھر عذاب
سخت کی طرف ہم انھیں کھینچ لائینگے اور (اے
رسول) اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ سارے
آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور
یہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ تم یہ کہنا کہ ہر قسم کی تعریف
اللہ ہی کیلئے (زیبا) ہے۔ لیکن اکثر ان میں سے
نہیں جانتے۔ جو کچھ سارے آسمان میں اور زمین
میں ہے۔ اللہ ہی کا ہے بیشک اللہ بے نیاز۔
(اور) قابل حمد و ثنا ہے اور جتنے درخت زمین
میں ہیں۔ سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر
روشنائی ہو جائے اور اس کے (ختم ہونے کے)
بعد (اور) سات سمندر (سیاہی) ہو جائیں
تو بھی کلمات خدا ختم نہ ہونگے۔ بیشک اللہ غالب

الی البر فمنهم مقتصد وما یجحد بایتنا
الا کل ختار کفور ٥ یا ایها الناس اتقوا
ربکم واخشوا یوما لا یجزی والد عن
ولده ولا مولود هو جاز عن والده
شیئا ان وعد الله حق فلا تغرنکم
الحیوة الدنیا ولا یغرنکم بالله الغرور
ان الله عنده علم الساعة وینزل الغیث
ویعلم ما فی الارحام وما تدری
نفس ماذا تکسب غدا وما تدری
نفس بای ارض تموت ان الله علیم
خبیر ٥ (لقمٰن سے آیت ۳۲ لغایت ۳۴)

اور جلا اٹھانے کے برابر ہے۔ یقینا اللہ بغیر
کان کے۔) سننے والا اور بغیر آنکھ کے دیکھنے
والا ہے۔ کیا تم نے یہ نہیں دیکھا یا خیال کیا
کہ خدا ہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل
کر دیتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور
دن کو (بڑھا کے) رات میں داخل کر دیتا
تو دن بڑھ جاتا ہے) اور اسی نے آفتاب
و ماہتاب کو مطیع کر رکھا ہے کہ ایک مقرر
میعاد تک (یون ہی) چلتا رہیگا۔ اور کیا
تم نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ) جو جو کچھ تم کرتے ہو
اللہ اسکا خوب واقف ہے۔ یہ اس لیئے

مذکور ہوا کہ تم سمجھ جاؤ کہ اللہ برحق ہے۔ اور اسکے سوا جن کو بھی وہ پکارتے ہیں
وہ باطل ہے اسمین شک نہین کہ خدا ہی اعلےٰ (اور) بزرگ ہے کیا تم نے یہ نہین
دیکھا کہ کشتیان سمندر مین خدا کی نعمت (یعنی ہوا) سے چلتی ہین تاکہ اللہ
اپنی نشانیون مین سے بعض تمکو دکھلا دے۔ بیشک ہر صبر کرنے والے اور شکر
کرنے والے کے لئے اس مین بہت سی نشانیان موجود ہین۔ پھر جس وقت انکو موج
اونچی ہو کر سائبانوں کی طرح (اوپر سے) ڈھانک لیتی ہے۔ تو وہ خالص دل سے
اسکی اطاعت کا اظہار کر کے اللہ سے دعا مانگنے لگتے ہین۔ پھر جب وہ ان کو نجات دیکر
خشکی پر پہنچا دیتا ہے۔ تو کچھ تو ان مین سے حد اعتدال پر رہتے ہین (اور بعض پکے
کافر) اور ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے انکار تو بس بدعہد اور ناشکرے ہی لوگ
کرتے ہین۔ لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف رکھو جب نہ کوئی باپ اپنے

کی سزا پائیگا۔ ایسا نہ ہوگا کہ اگر کسی کا باپ بد اعمال ہو اور بیٹا نیک۔ بیٹے کی وجہ سے
باپ جزا و سزا سے محفوظ ہو جائے یا بیٹا بد اور باپ نیک۔ باپ اپنے بیٹے کو عذاب سے
محفوظ کر سکے۔ بلکہ نہیں تو ہر شخص اپنے اعمال کی سزا و جزا پائیگا۔ اور نہ یہ صورت کہ اگر
کسی کی اولاد نرینہ نہ ہوگی تو اس وجہ سے داخل جہنم کیا جائے اور بہشت سے باوجود
صالح ہونیکے محروم کیا جائے) خدا کا وعدہ (قیامت کے متعلق) بالکل پکا ہے۔ تو کہیں
تم لوگون کو دنیا کی (چند روزہ) زندگی دہوکے میں نہ ڈالے اور نہ کہیں تمہیں کوئی
فریبی خدا کے بارے مین دہوکا دینے پائے۔ بیشک خدا ہی کے پاس قیامت
(کے آنے) کا علم ہے اور وہی (جب موقع مناسب دیکھتا ہے)
پانی برساتا ہے اور وہی یہ جانتا ہے کہ حمل مین کیا ہے (یعنی اُسی کی ذات واحد
یہ پہچانتی ہے کہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی آخر اور کون واقف ہو سکتا ہے
اس لئے کہ وہی پیدا کرنے اور خلق کرنے والا ہے۔ اگر کوئی اور خالق ہوتا۔ تو وہ جانتا
ہوتا کہ حمل میں لڑکی ہے یا لڑکا۔ مگر یہ صورت معاملہ نہین ہے اس لئے جب تک بچہ
پیدا نہ ہو۔ کوئی آگاہ نہین ہو سکتا۔ جن کے یہ دعوے ہیں کہ ہم لڑکا یا لڑکی پیدا
کر سکتے ہین غلطی پر ہین اور شدید کفر پر) اور کوئی شخص (اتنا بھی دعوے کے ساتھ
نہین جانتا کہ وہ خود کل کیا کریگا اور کوئی شخص (یہ بھی) نہین جانتا ہے کہ وہ کس سر
زمین پر مرے (گر مرے) کا بیشک اللہ تعالے بڑا جاننے والا اور باخبر ہے)

(۲) قل من رب السمٰوٰت والارض ط قل
اللہ قل افاتخذتم من دونہ اولیاء لا
یملکون لانفسھم نفعا ولا ضرا قل ھل یستوی
الاعمی والبصیرام ھل یستوی الظلمٰت و
النور، ام جعلوا للہ شرکاء خلقوا کخلقہ
فتشابہ الخلق علیھم۔ قل اللہ خالق کل

(اے پیغمبر ان لوگون سے) تم کہو۔ کہ آسمانون
اور زمینوں کا پروردگار کون ہے (یہ
کیا جواب دینگے۔ اس لئے کہ یہ خدا کی
قدامت کے قائل ہین) تم خود کہدو کہ اللہ
ہے (پھر ان سے) کہو۔ کیا تم نے اس
(خدا) کے سوا دوسرے (اگنی۔ وایو وغیرہ

آپ نہ نفع پر قابو رکھتے ہین اور ضرر پر (ان سے) کہو۔ کہ بھلا کہین اندہے (باطل پرست) اور آنکھ والے (خدا کو پوجنے والے) برابر ہو سکتے ہین (ہرگز نہین) یا کہین اندھیرا (کفر) اور اُجالا (ایمان) برابر ہو سکتا ہے (ہرگز نہین۔ ان لوگون نے خدا کے شریک ٹھیرا رکھے ہین۔ کیا انہون نے (یعنی اندر و اگنی وغیرہ نے) خدا ہی کی سی مخلوق پیدا کر رکھی ہے۔ کہ ان پر مخلوق کی شناخت مشتبہ ہو گئی ہے (جسکی وجہ سے ان کے سامنے اپنی مناجاتین کرنے لگے اور ان کی عبادت شروع کر دی اے پیغمبر ان سے) تم کہدو کہ خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی یکتا اور سب پر غالب ہے۔

(۷) ام اتخذوا الہۃ من الارض ھم ینشرون ۰ لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا۔ فسبحن اللہ رب العرش عما یصفون ۰ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون ام اتخذوا من دونہ الہۃ، قل ھاتوا

کیا انہون نے زمین سے ایسے خدا بنالئے ہین جو کیا وہی (لوگون کو) زندہ کرینگے اگر (بفرض محال بقول ہنود و مسیحی و مجوس) زمین و آسمان مین خدا کے سوا چند معبود ہوتے۔ تو دونون کبھی کے برباد ہو گئے ہوتے

بعد حاشیہ صفحہ ۴۶ - اینست

کہ خدا خالق ہر چیز کا ہے۔ تو اب اوس سے پوچھا جائے کہ ارادہ کو تو وہ بھی مخلوق بندگان کہتے ہین پھر جب یہ ہوا تو اب تخصیص آیہ کی اور شریک خلق مین غیر کی تم پر بھی لازم آتی ہے یا نہین علاوہ اسکے حق تعالےٰ خود قرآن مین فرماتا ہے تبارک اللہ احسن الخالقین پس جب اس نے اپنے تئین بہترین خالقان فرمایا........ اور جب ایسا ہوا تو ان دونون آیتون کے رفع اختلاف اور جمع کے لئے ضرور ہے کہ کہین مراد اس آیہ کریمہ اللہ خالق کل شیء کی یہ ہے کہ وہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا ہے جواہر و اجسام سے اور یہ یقینی ہے کہ خدا کے سوا پیدا کرنے چھوٹے بڑے جواہر و اجسام کے کوئی قادر نہین ہے۔ جیسا کہ خود فرمایا۔ ان الذی تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ یعنی وہ کہ جن کو تم خدا کے سوا معبود قرار دیئے ہو ایک مکھی نہین پیدا کر سکتے۔ اگرچہ

برهانكم هذا ذكر من معي وذكر من
قبلي بل اكثرهم لا يعلمون الحق فهم
معرضون وما ارسلنا من قبلك
من رسول الا نوحي اليه انه لا
اله الا انا فاعبدون وقالوا اتخذ
الرحمن ولدا سبحنه بل عباد
مكرمون لا يسبقونه بالقول و
هم بامره يعملون يعلم ما بين ايديهم
وما خلفهم ولا يشفعون الا
لمن ارتضى وهم من خشيته مشفقون
ومن يقل منهم اني اله من دونه
فذلك نجزيه جهنم كذلك نجزي
الظالمين (سورة الانبيا آية ۲۱ تا ۲۹)

(اگر یہ صورت پیدا نہین ہوئی اسلئے مجوس کا
خیال خام اور غلط ہے کہ یزدان واہرمن
مین جنگ وجدال بھی واقع ہوئی
اگر ایسا ہوتا تو زمین وآسمان کب کو باقی
نہ رہتے درحقیقت اگر دو خدا ہوتے
تو ایک انمین سے ایک کام کرنا چاہتا
اور دوسرا اوسی کام کو نہ کرنا چاہتا
اس معنی سے آپسمین جنگ پیش آتی
ایک خدا دوسرے خدا کے مقبوضہ کو
فنا وبرباد کرنا چاہتا اس صورت مین
روزانہ تباہ وبربادی کے آثار پیدا ہوتے
پس جو جو باتین (مثل اسکے کہ اس
کا ایک حصہ مسخ ہوگیا تھا یا اسکو خراب
مکرین بھی لاحق ہوا کرتی ہین یا اس کی ذات اقدس مین کوئی بدبودار چیز
بھی تھی یا وہ نیستی سے ہستی نہین کرسکتا یا وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مصلوب ہوگیا یا وہ
نیستی سے ہستی نہین کرسکتا یا وہ اپنے کامون پر پچھتاتا بھی ہے یا مثل اسکے
اور اور باتین جو) یہ لوگ اپنے جی سے (اسکے بارے مین) بنایا کرتے ہین
خدا تعالے جو عرش کا مالک ہے ان عیبون سے پاک وپاکیزہ ہے جو کچھ وہ
کرتا ہے اوسکی نسبت اس سے بازپرس نہین ہوسکتی (اسلئے کہ اسکا کوئی فعل
حکمت ومصلحت سے خالی نہین ہوتا۔ ہان) اور لوگون سے (ان کے اعمال وافعال کی
بازپرس ہوگی۔ کیا لوگون نے اللہ کے سوا اور معبود (مثل برہما ومسیح وغیرہ کے) بنا رکھے
ہین (اے رسول) تم کہو کہ بھلا اپنی (اتنی) دلیل تو پیش کرو یہ (قرآن مجید) ان کے

پہلے ہین۔ بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ تو امر حق سمجھتے ہی نہین اسی سے (جب حق جا
کا ذکر آتا ہے تو) وہ روگردان ہوتے ہین اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے ایک بھی
رسول بھی ایسا نہ بھیجا کہ اسکی طرف ہم یہ وحی نہ کرتے رہے ہون کہ میرے سوا کوی معبود
نہین پس تم میری ہی عبادت کیا کرو (نہ کہ سورج و چاند وغیرہ کی) اور وہ کہہ او مجھے کہ مجو
رحمان نے کسی کو بیٹا بنالیا (یعنی مثل یہود و نصاری وغیرہ کے کہ مسیح و عزیر خدا کے بیٹے
ہین اور بقول کفار عرب کے کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین) اسکی ذات (اس تہمت سے) قل
بری ہے بلکہ وہ تو اس کے معزز بندے ہین۔ جو بات کہنے مین اس سے سبقت نہین ول
کرتے اور اس کے امر کے بموجب عمل کرتے رہتے ہین وہ ان کے آیندہ اور گذشتہ
دسب کا حال جانتا ہے اور وہ کسی کی سفارش نہین کرتے سوا اس کے جو یعنی
اسکو پسند ہو (چہ جائیکہ پوپ و دستور خود کسیکی گناہ معاف کردین) اور وہ اسکے
خوف سے ڈرتے رہتے ہین اور اگر) جو اونہین سے یہ کہدے کہ مین بھی اسکے
علاوہ ایک معبود ہون پس ایسے ہی کا بدلہ تو ہم جہنم مقرر کرینگے۔ ہم ظالمون کو ہم
ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہین۔

(۸)

قل لوکان معہ الھة کما یقولون
اذا لابتغوا الی ذی العرش سبیلا
سبحنہ وتعالی عما یقولون علوا کبیرا
سورہ بنی اسرائیل آیہ ۴۲-۴۳

(اے رسول انسے) تم کہدو کہ اگر خدا کے
ساتھ جیسا یہ لوگ (یہود۔ مجوس۔ مسیحی
کہتے ہین اگر معبود بھی (چند) ہوتے تو اس
صورت مین مالک عرش (خدا) کیطرف

کے اور اعراض سے تابع ہین اور یہ کیونکر ہو حالانکہ خود فرماتا ہے وما خلقنا السموات
والارض وما بینھما الا بالحق یعنے نہین پیدا کیا ہم نے آسمان کو اور زمین کو جو کچھ ان کے
بیچ مین ہے مگر ساتھ حق کے اور یقینی معلوم ہے کہ کفر حق نہین ہے پھر مخلوق خدا نہ ہوگا
اور فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم یعنی اے وہ گروہ جو ایمان
لائے ہو۔ رکوع کرو اور سجدہ کرو اور عبادت کرو اپنے پروردگار کی اس سے طلب فضل رکوع

کر جانے کا ارادہ یہ معبود کرے (یعنی یہ معبود اللہ تعالی کی سلطنت پر حملہ کرے جیسا

مجوس کا خیال فاسد ہے حالانکہ اللہ حق سبحانہ تعالی سے کوئی جنگ کے آثار نمایان

نہوے۔ اگر ہوتے تو زمین و آسمان مین فساد پیدا ہوتے (اے رسول) جو کچھ یہ لوگ

(مجوس وغیرہ) کہتے ہین اس سے اسکی ذات کہین زیادہ منزہ اور برتر ہے۔

(۹)

(اے رسول) تم کہدو کہ اللہ یکتا ہے اور وہ خدا بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کوئی اوس کا بیٹا ہے	قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد سورہ اخلاص آیۃ الغایت ۴

یعنی ایسا نہین ہے کہ جیسے یہود و نصاری و کفار قریش خیال کرتے ہین کہ خدا کے لڑکے اور لڑکیان ہین اور عزیر اور عیسی اللہ کے لڑکے ہین اور اللہ تعالی انکا باپ ہے اور فرشتے حق سبحانہ تعالے کی لڑکیان ہین) اور نہ کوئی اس کا ہمسر و مثل ہے (یعنی وہ ایسا نہین ہے جیسا کہ مجوس و یہود خیال کرتے ہین کہ اہرمن اوسکی ہمسری کے واسطے تیار ہے اور روح و مادہ اسکے مثل قدیم ہین)۔

(۱۰)

(اے رسول) تم کہدو کیا ہم خدا کو چھوڑ کر اون کی عبادت کرین جو ہم کو نہ نفع پہونچائین (اور) نہ نقصان اور اللہ نے جو راہ ہمین بتائی ہے ہم اس کے بعد بھی اس سے اولٹے پاؤن پھر جائین اور ہماری مثال وہ ہو جیسے کسی شخص کو شیاطین جنگل مین راہ	قل اندعوا من دون اللہ ما لا ینفعنا ولا یضرنا ونرد علی اعقابنا بعد اذ ھدینا اللہ کالذی استھوتہ الشیطین فی الارض حیران لہ اصحب یدعونہ الی الھدی ائتنا قل ان ھدی اللہ ھو الھدی وامرنا لنسلم لرب العلمین وان اقیموا الصلوۃ واتقوہ وھو

صاحب قدرت ہے پھر کیونکر بغیر قدرت کی اس سے کر سکتے ہین" (اثارۃ البصائر دکشنہ

الذی الیه تحشرون وهو الذی
خلق السموات والارض بالحق ویوم
یقول کن فیکون قوله الحق وله الملک
یوم ینفخ فی الصور عالم الغیب والشهادة
وهو الحکیم الخبیر واذ قال ابراهیم
لابیه آزر اتتخذ اصناما الهة انی
اراک وقومک فی ضلل مبین ٥ و
کذلک نری ابراهیم ملکوت السموات
والارض ولیکون من الموقنین فلما جن
علیه الیل را کوکبا قال هذا ربی
فلما افل قال لا احب الافلین فلما
را القمر بازغا قال هذا ربی فلما
افل قال لئن لم یهدنی ربی لاکونن
من القوم الضالین فلما را الشمس
بازغة قال هذا ربی هذا اکبر
فلما افلت قال یقوم انی بری مما
تشرکون انی وجهت وجهی للذی
فطر السموات والارض حنیفا وما
انا من المشرکین وحاجه قومه قال اتحاجونی
فی الله وقد هدن ولا اخاف ما
تشرکون به الا ان یشاء ربی شیئا
وسع ربی کل شیء علما افلا تتذکرون

...کرین اور وہ حیران پھرتا ہو
اور اوس کے یار دوست سیدھے
راستہ کی طرف بلاتے رہین کہ ادہر
آو ادہر آو اور وہ ایک نہ سنے)
اور (اے محمد) تم (جواب مین) کہو
دو اللہ نے جو راہ راست بتائی ہی
وہی راہ راست ہے اور ہمکو حکم دیا
گیا ہے کہ ہم پروردگار کے تابع رہین اور یہ بھی
حکم دیا گیا ہے کہ نماز کو قایم رکھین
اور اوسی سے ڈرتے رہین اور
وہ وہی تو ہے جس کے حضور مین
سب محشور کیے جاوگے اور وہ وہی
(خدا تو) ہے جس نے آسمانون کو
اور زمین کو برحق پیدا کیا اور جس
روز وہ کہیگا ہو حشر ہو جائے گا
اسکا قول حق ہے اور جس دن صور
پہونکا جائیگا (یعنی روز قیامت) اوس دن
خاص اوسی کی بادشاہت ہو گی
(اور وہی) غائب حاضر سب کا جاننے والا
ہے اور وہ صاحب حکمت وخبر ہے اور
(اے محمد) تم لوگون کو وہ وقت یاد
دلاؤ) جسوقت ابراہیم نے اپنے چچا آزر

احق بالامن ان کنتم تعلمون الذین
امنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم اولئک
لهم الامن وهم مهتدون وتلک
حجتنا اتینها ابراهیم علی قومه نرفع
درجت من نشاء ان ربک حکیم
علیم (سورة الانعام ایۃ ۷۵ تا ایت ۸۳)

دیکھتا ہون اور اوسی طرح ہمنے ابراہیم
کو آسمان اور زمین کے عجائبات دکھاتے
تھے تاکہ وہ یقین کرنے والون مین سے
ہوجائے (سنو) جب رات اندھیرا چھا گئی
تو انہون نے ایک ستارہ دیکھا تو اپنی
قوم سے) پوچھا (کہ) کیا میرا پروردگار
یہی ہے؟ پھر جب وہ غروب ہو گیا فرمایا کہ مین غروب ہو جانیوالون کو تو پسند
نہین کرتا (تو پھر ان کی عبادت کیا کرتے کہ یہ صفت تو حادث کی ہے نہ کہ قدیم کی)
پھر جب چاند کو چمکتے دیکھا دریافت کیا کہ آیا یہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ بھی
غروب ہوا فرمایا کہ اگر میرے پروردگار نے مجھ سے ہدایت نہ کی ہوتی تو مین
بھی ضرور گمراہون مین سے ہو جاتا۔ پھر جب سورج کو چمکتے دیکھا دریافت
کیا کہ آیا یہہ میرا پروردگار ہے کہ سب سے بڑا ہے؟ پھر جب وہ غروب ہوا
تو فرمایا کہ اے میری قوم مین تو ان سب چیزون سے جن کو تم (لوگ) شریک
(خدا) گردانتے ہو دور ہون (یہ ہرگز کسیطرح شریک خدا یا مثل خدا ہو نہین سکتے)
مین تو سچے دل سے اطاعت گذاری کے لئے صرف اسکی طرف اپنا رخ کرتا ہون
جس نے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا اور مین (مثل تمہارے جو کہ چاند سورج
وغیرہ کی پوجا کرتے ہو) مشرکین مین سے نہین ہون اور اونکی قوم کے لوگ (ان
باتون پر) ایسی حجت کرنے لگے فرمایا کیا تم اللہ کے بارے مین مجھسے جھگڑتے ہو حالانکہ
اس نے یقینی مجھکو (سیدھا) راستہ بتایا ہے اور جن جن کو تم شریک (خدا) کرتے
ہو مین انسے نہین ڈرتا۔ (وہ بغیر حکم خدا میرا کچھ نہین کر سکتے) مگر ہان میرا خدا ہی
خود (کرنا) چاہے (تو البتہ کر سکتا ہے) اس کی مرضی ہے) میرا پروردگار باعتبار علم کے

سے کیون ڈرون جنکو تم اوس کا شریک کرداتے ہو حالانکہ تم اس بات سے نہین
ڈرتے کہ اللہ کے ساتھ تم اون چیزونکو شریک کرتے ہو جن کیلئے اس نے تم پر کوئی
دلیل وحجت نازل نہین کی پھر اگر تم علم (وعقل) رکھتے ہو تو سوچو کہ دونو گروہون
(یعنی موحدین اور مشرکین) مین سے کون گروہ بیخوف رہنے کا مستحق ہے جو
(لوگ) ایمان لائے اور انہون نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہین ملادیا انہین کے
لئے امن واطمنیان ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہین اور یہ ہماری دلیلین ہین
جو ہمنے ابراہیم کو اون کی قوم پر (غلبہ پانے کے لئے) عطا کی تہین (نہ یہ کہ چاند و
سورج وغیرہ کو اپنا رب جانتے تھے) ہم جسکے لئے چاہتے ہین بہت سے درجہ بلند
کردیتے ہین (اے محمد) بیشک تمہارا رب صاحب حکمت وعلم ہے

(۱۱)

ونضع الموازین القسط لیوم القیمة
فلا تظلم نفس شیئا ؕ وان کان
مثقال حبة من خردل اتینا بها
وکفی بنا حاسبین ۝ ولقد اتینا موسی
وهرون الفرقان وضیاء وذکرا
للمتقین ۝ الذین یخشون ربهم
بالغیب وهم من الساعة مشفقون
وهذا ذکر مبارک انزلنه ؕ افانتم
له منکرون ۝ ولقد اتینا ابراهیم رشده
من قبل وکنا به علمین ۝ اذ قال لابیه
وقومه ما هذه التماثیل التی انتم
لها عکفون ۝ قالوا وجدنا اباءنا

اور ہم قیامت کے دن انصاف کی میزانین
قایم کرین گے پس کسی نفس پر ذرا سا بھی
ظلم نہ کیا جائیگا . اور اگر رائی کے دانہ کی برابر
بھی کوئی عمل کسیکا) ہوگا تو ہم اوسے لاحاضر
کرین گے اور حساب لینے کے لئے ہم کافی ہین
اور یقیناً ہم ہی نے موسیٰ وہارون کو فرقان
(یعنے حق و باطل مین فرق کرنے والی کتاب)
اور روشنی ونصیحت عطا کی انہین پرہیزگارون
کے لئے جو اپنے رب سے بے دیکھے ہوئ خوف
کہاتے ہین اور قیامت (کے دن) سی بہی ڈرتے
ہین اور یہ (قرآن بہی) ایک بابرکت تذکرہ ہی
جسکو ہمنے نازل کیا ہے . کیا تم اسکے منکر ہو

اٰبآؤكم فى ضلل مبين ۝ قالوا اجئتنا
بالحق ام انت من اللعبين ۝ قال بل
ربكم رب السموت والارض الذى
فطرهن وانا على ذلكم من الشهدين
وتالله لاكيدن اصنامكم بعد ان
تولوا مدبرين ۝ فجعلهم جذاذا الا
كبيرا لهم لعلهم اليه يرجعون ۝
قالوا من فعل هذا بالهتنا انه لمن
الظلمين ۝ قالوا سمعنا فتى يذكرهم
يقال له ابراهيم ۝ قالوا فاتوا به على
اعين الناس لعلهم يشهدون ۝
قالوا ءانت فعلت هذا بالهتنا يا
ابراهيم ۝ قال بل فعله كبيرهم هذا
فسئلوهم ان كانوا ينطقون ۝ فرجعوا
الى انفسهم فقالوا انكم انتم الظلمون ۝
ثم نكسوا على رءوسهم لقد علمت ما
هؤلاء ينطقون ۝ قال افتعبدون
من دون الله ما لا ينفعكم شيئا ولا
يضركم ۝ اف لكم ولما تعبدون من دون
الله افلا تعقلون ۝ قالوا حرقوه و
انصروا الهتكم ان كنتم فعلين ۝ قلنا
ينار كوني بردا وسلما على ابراهيم

دی تھی اور ہم اون کی قابلیت سے
واقف تھے۔ (او سوقت کو یاد کرو) جب کہ
اونہون نے اپنے چچا (آزر) سے اور
اپنی قوم سے یہ کہا تھا کہ یہ مورتین جن کی
آپ لوگ تعظیم کرتے ہین - آخر کیا ہین
(اور کیا آپلوگ اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے
خداون کے مرید بنتے ہین اور آپ
لوگون کا خیال تمام عالمون کے پروردگار
کی نسبت کیا ہے ؟) وہ لوگ بولے اور تو
کچھ نہین جانتے مگر (ہان) اپنے بڑے
بوڑہونکو ان ہی کی پرستش کرتے
ہوئے دیکھا ہے - فرمایا آپ اور آپکے
باپ دادا بھی یقیناً کھلی ہوی گمراہی مین
تھے انہون نے کہا کہ آپ کوی حق بات
لائے ہین یا یونہی دل لگی کرنے والے
ہین - فرمایا (مذاق نہین بلکہ ٹھیک کہتا
ہون کہ چاند سورج و بتون کو جو آپ
لوگ پوجتے ہین اس سے فائدہ کیا
کیا یہ اللہ ہین اور کیا یہ اللہ کے شریک
ہین (اے لوگو، تمہارا پروردگار (وہ ہے
جو، آسمان اور زمین کا مالک ہے جس نے
انکو (یعنی [illegible]

پیدا کیا ہے اور مین خود اس بات کا انکے سامنے گواہ ہون اور (ابراہیم نے اپنے دل
مین کہا) خدا کی قسم جب آپ (لوگ) پیٹھ پھیر کر (سب کے سب اپنے عید کے میلے مین) چلے
جاؤ گے تو مین آپکے بتون کے ساتھ (کوئی نہ کوئی) چال ضرور چلونگا (پس جب یہ لوگ ابراہیم
کے پاس سے عید کے میلہ مین گئے تو یہ چپ چاپ انکے بتون کے پاس گئے اور خطاب کیا کہ
تم کچھ کھاتے کیون نہین اور تمھین ہو کیا گیا ہے کہ بولتے کچھ نہین اسکے بعد پھر ابراہیم
نے ان بتونکو توڑ کر چکنا چور کر ڈالا مگر انکے بڑے بت کو (اسلئے) رہنے دیا تاکہ یہ لوگ
(میلہ سے پلٹ کر) اس کی طرف رجوع کرین (تاکہ دیکھین کہ انکی آپس مین کسی شئے پر
جنگ خوب اچھی طرح سے ہوئی ہے جسکی وجہ سے یہ کارزار قایم ہوا اور اوس بڑے
زبردست بت ہی نے ان سب کو فنا کا کام چکھایا ہے اور اسکی گردن مین وہ بسولی
بھی لٹکا دی جس سے کہ سب کا چکنا چور کیا تھا غرض جب ان لوگون نے یہ منظر دیکھا تو) وہ
لوگ کہنے لگے بیشک وہ بڑا ہی ظالم ہے جس نے ہمارے معبودونکو یہ گت بنائی ہے
(بعض نے کہا کہ ہمنے تو ایک نوجوان کو جو ابراہیم کے نام سے مشہور ہے۔ انکا ذکر برائی
کے ساتھ کرتے ہوئے سنا تھا وہ لوگ کہنے لگے (ہان) ایسا ہی ہے تو اسے سب لوگونکے
روبرو (گرفتار کر کے) لاؤ کہ یہ لوگ اس کے بیان پر گواہ رہین (غرض ابراہیم آئے
تو وہ لوگ) بولے اے ابراہیم! کیا تو نے ہی ہمارے معبودون کی یہ گت بنائی ہے
فرمایا جو انمین سب سے بڑا ہے اوس نے ایسا کیا ہے۔ پس اگر یہ بولتے ہون تو انہی سے
پوچھ لو (یعنی اگر یہ بولتے ہون تو ان کے بڑے بت نے ایسا کیا ہے اور اگر نہین بولتے
ہون سمجھ جاؤ غرض اسوقت وہ اپنے اپنے دل مین سوچے اور قایل ہوئے کہ (درحقیقت)
تم ظالم خود ہی ہو (کہ ایسے نکمونکو اپنا معبود بنا رکھا ہے) پھر اپنے اپنے گریبانون مین
منہ ڈالے ہوئے بولے یہ تو تم یقیناً جانتے ہو کہ یہ بولتے نہین فرمایا کیا تم خدا کو چھوڑ کر
ایسونکو پوجتے ہو (جن کو کہ تم نے خود اپنے ہاتھون سے تراش کر بنایا ہے اور) جو نہ
تم کو کوئی نفع پہونچا سکین اور نہ تمکو نقصان۔ تف ہے تم پر اور اسپر جنہین تم اللہ کے

کر دو غرض ان سب نے مع نمرود بادشاہ کے جو کہ خدائی کا دعوے دار تھا۔ ابراہیم کو
آگ میں ڈالا اور) ہمنے (یعنی خدا نے) کہا کہ اے آگ! تو ابراہیم کے لئے سرد اور
موجب سلامتی ہو جا (کہ انکو کوئی تکلیف نہ پہنچے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلیل کے لئے
آگ گلزار ہو گئی)

(۱۲) ومن ایاتہ اللیل والنہار والشمس والقمر لا تسجدو اللشمس ولا للقمر واسجدو اللہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون ۰

(حٰمٓ السجدۃ آیت ۳۷)

خدا کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں۔ ایہا الناس تم لوگ (صابئین، سورج بنسی وچندر بنسی وغیرہ) نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے۔ اگر تم اسی کے بندے بننا چاہتے ہو۔

(۱۳) الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ۵ ثم الذین کفروا بربہم یعدلون ۰ ھو الذی خلقکم من طین ثم قضٰے اجلا ۰ واجل مسمی عندہ ثم انتم تمترون ۰ وھو اللہ فی السموات و فی الارض یعلم سرکم وجہرکم ویعلم ما تکسبون ۰

(الانعام۔ آیت الغایت ۴)

سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا (یعنی ایسا نہیں ہے کہ ان کا خالق کوئی نہ ہو اور نہ ان کی کوئی ابتدا ہو۔ جیسا کہ دہریوں کا خیال ہے بلکہ یہ خیال فاسد ہے اور یہ خیال خام ہے۔ انکا اور تمام چیزوں کا خالق اللہ ہی ہے جس کے واسطے سب تعریفیں سزاوار ہیں) اور اندھیرا اور اُجالا پیدا کیا (یعنی مجوس کا یہ خیال خام غلط وغیر صحیح ہے جو وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ نور وظلمت ہی تمام چیزوں کے خالق ہیں۔ حالانکہ یہ خود ہی مخلوق ہیں اور یہ بے شعور کیا خالق ہو سکتے ہیں) پھر

برابر پھر آتے ہیں۔ وہ وہی تو ہے جس نے تم کو (یعنی تمھارے باپ آدم کو) مٹی سے
پیدا کیا پھر اس نے (تمھارے مرنے کا) ایک وقت مقرر کر دیا۔ اور اس کے نزدیک
(گو تمھیں معلوم نہیں قیامت کا) ایک وقت مقرر ہے۔ پھر (بھی اللہ کے بارے میں)
تم شک کرتے ہو وہی تو آسمانوں میں (بھی) اور زمین میں (بھی) خدا ہے
(یعنی وہی ایک ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ آسمانوں کا اور ہے اور زمینوں کا دوسرا) وہی
(اللہ) تمھارے ظاہر و باطن سے خبردار ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے بھی
آگاہ ہے۔

(۱۴) اللّٰه لا اله الا هو ۚ الحی القیوم
لا تاخذہ سنة ولا نوم ۚ له ما فی
السموات وما فی الارض ۗ من
ذا الذی یشفع عندہ الا باذنه ۚ
یعلم ما بین ایدیهم وما خلفهم ۖ
ولا یحیطون بشیء من علمه الا
بما شاء ۚ وسع کرسیه السموات
والارض ۖ ولا یؤدہ حفظهما ۚ
وهو العلی العظیم ۝
(البقرات ۲۵۵)

خدا ہی وہ (ذات پاک) ہے کہ اس کے
سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے (اور)
قائم ہے۔ اس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند
(یعنی تغیرات جسم و جسمانیت سے مبرا ہے
زمین و آسمان کی پیدائش کے بعد اسکو
تکان نہیں معلوم ہوتی کہ وہ آرام کرے
بلکہ یہ شان انسان کی ہے۔ بلکہ وہ تو ہر
وقت اپنی مخلوقات کی نگاہ داشت
رکھنے والا ہے۔ وہ اپنی مخلوقات کے
کسی فعل یا قول سے غافل نہیں ہے

بلکہ سب باتوں سے آگاہ ہے) جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں بھی ہے سب اسی کا ہے
(یعنی یہ نہیں کہ عالم سفلی اہرمن کے قبضہ میں ہو اور عالم علوی یزدان کے) وہ کون ہے
جو اس کے اذن بغیر اس کے حضور میں شفاعت کرے (چہ جائیکہ یوں دستور کسی
کا گناہ معاف کر سکیں) وہ لوگوں کے آئندہ اور گذشتہ کا حال جانتا ہے۔ لوگ اسکے
علم میں سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں کر سکتے۔ مگر اسی قدر جتنا وہ چاہے (یعنی معلومات

... (کی تمام چیزوں) پر محیط ہے (تو کوئی چیز
اس کے علم سے باہر نہیں) ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ اور وہ بلند مرتبہ
(اور) صاحب عظمت ہے۔

(۱۵) لقد كفر الذين قالوا ان الله
هو المسيح ابن مريم ط وقال المسيح يا بنی
اسرائيل اعبدوا الله ربی و ربکم ط
انه من يشرك بالله فقد حرم الله
عليه الجنة وماوىه النار وما للظلمين
من انصار لقد كفر الذين قالوا ان
الله ثالث ثلثة وما من اله الا اله
واحد ط وان لم ينتهوا عما يقولون
ليمسن الذين كفروا منهم عذاب اليم
افلا يتوبون الى الله ويستغفرونه
والله غفور رحيم - وما المسيح ابن مريم
الا رسول ج قد خلت من قبله الرسل
وامه صديقة كانا ياكلن الطعام
انظر كيف نبين لهم الايات ثم انظر
انی يؤفكون ٥-

(المائدہ - ایت ۱، لغایت ۵)

بیشک وہ لوگ کافر ہو گئے۔ جنہوں نے
یہ کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے حالانکہ
مسیح نے یہ کہا کہ اے بنی اسرائیل! صرف
اسی خدا کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا
دونوں کا پالنے والا ہے۔ بیشک جو
اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کریگا۔ اس
پر خدا نے بہشت کو حرام کر دیا ہے اور
دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے۔ اور ایسے
ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ یقیناً
وہ لوگ کافر ہو گئے جو اس کے قائل
ہیں کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ حالانکہ
سوائے معبود یکتا کے کوئی معبود نہیں
اور (خدا کے بارے میں) جو کچھ وہ کہتے ہیں
اگر اس سے باز نہ رہیں گے۔ تو جو ان میں سے
کفر پر (قائم) رہیں گے تو ان کو دردناک عذاب
ضرور پہنچیگا۔ کیا اللہ سے توبہ اور اس سے
طلب بخشش نہیں کرتے اللہ بڑا بخشنے (اور) رحم کرنے والا ہے (یعنی وہ ایسا نہیں ہے کہ کسی
کی دعا و توبہ قبول نہ کرے بلکہ وہ اپنے بندوں پر از حد رحیم ہے) مسیح ابن مریم (اور) کچھ
نہیں (ہیں) مگر ایک رسول جس سے پہلے بہت سے رسول گذر گئے اور ان کی ماں بھی

... کو بیان کرتے ہیں۔ یہ

دیکھو تو کہ یہ لوگ کدھر بھٹکے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔

(۱۶) قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سوآء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون (آل عمران۔ آیت ۶۴)

(اے رسول) کہدو۔ کہ اے اہل کتاب ایسی بات کیطرف آجاؤ۔ جو ہمارے تمہارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم سوائے خدا کے کسی کی پرستش نہ کرینگے (یعنی اسمٰعیل۔ ابراہیم نوح۔ موسیٰ کے بتوں کو نہ پوجیں گے اور مریم صدیقہ اور اولیا کی پرستش نہ کرینگے) اور اس کا کسی کو (مثل مسیح وغیرہ کے) شریک نہ بنائیں گے اور (حقیقی) خدا کے سوا ہم میں سے کسی کو (یعنی پوپوں اور بڑے بڑے پادریوں کو) اپنا پروردگار نہ بنائے۔ اگر (اس سے بھی) منہ موڑیں۔ تو کہدو کہ تم گواہ رہنا۔ کہ ہم (خدا کے) فرمانبردار ہیں۔

(۱۷) لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر (الشوریٰ۔ آیت ۱۱)

کوئی چیز اس کی مانند نہیں ہے اور وہ بڑا سننے والا بغیر کان کے ہے۔ اور دیکھنے والا (بغیر آنکھ کے ہے)

(۱۸) لہ ملک السموات والارض یحیی ویمیت وھو علی کل شیٔ قدیر ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیٔ علیم (سورۃ الحدید آیت ۲ و ۳)

سارے آسمان وزمین کی بادشاہت اسی (خدا) کی ہے۔ وہی جلاتا ہے (یعنی وہی پیدا کرتا ہے اور وہی زندہ رکھتا ہے اور کوئی دوسرا ان باتوں پر قادر نہیں) اور وہی مارتا ہے (یعنی انسان اس بات پر قادر نہیں کہ وہ اپنی عمر کو بڑھا گھٹا سکے بلکہ ان باتوں پر خدا ہی قادر ہے کہ وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مردہ) اور ہر چیز پر (پوری پوری) قدرت رکھنے والا ہے وہی اول ہے اور وہی آخر (یعنی وہ ازلی وابدی ہے اور کوئی خواہ مادہ ہو یا روح

... اور وہی ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۱۹) قل ان تخفوا ما فی صدورکم او تبدوہ یعلمہ اللہ، ویعلم ما فی السموات وما فی الارض، واللہ علی کل شئی قدیر، یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوء تود لو ان بینہا وبینہ امدا بعیدا ما یحذر کم اللہ نفسہ، واللہ رؤف بالعباد،

(آل عمران آیت ۲۹ و ۳۰)

(اے رسول) تم (ان لوگوں سے) کہدو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اسکو چھپاؤ یا اس کا اظہار کرو (بہر حال) خدا تو اسے جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ (سب کچھ) جانتا ہے اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے (اور اس دن کو یاد رکھو) جس دن ہر شخص جو کچھ اس نے (دنیا میں) نیکی کی ہے اور جو کچھ برائی کی ہے اس کو موجود پائیگا اور یہ خواہش کریگا کہ کاش خود اسکے اور اس دن کے مابین ایک مدت طویل حائل ہوتی۔ اور اللہ تمکو اپنے ہی سے ڈراتا ہے۔ اور خدا اپنے بندوں پر بڑا شفیق (و مہربان بھی) ہے

(۲۰) ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشہادۃ ج ھو الرحمن الرحیم ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو ج الملک القدوس السلام المومن المہیمن العزیز الجبار المتکبر، سبحن اللہ عما یشرکون، ھو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنی یسبح لہ ما

وہ اللہ وہی ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ (یعنی جو واقع نہیں ہوا) اور ظاہر (یعنی جو ہوچکا سب) کا جاننے والا وہی بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔ وہی وہ خدا ہے جس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں (حقیقی) بادشاہ ہے پاک ذات (ہر عیب سے) بری۔ سلام ہے (یعنی ہر نقص و

؎ قرآن و حدیث و ادعیہ پیغمبر و آئمہ میں جن جن ناموں سے وہ یاد کیا اور بیان کیا گیا ہے اون ہی ناموں سے اسکو پکارنا چاہیے۔ جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں "اسمائے الہی جو کچھ قرآن و حدیث

العزیز الحکیمہ

(الحشر - آیت ۲۲ - لغایت ۲۴)

ہر شے کا حافظ و نگہبان ہے۔ اس پر کسی کا دسترس و قابو نہیں ہے (یعنی یہ ممکن نہیں کہ اس پر کسی نے چڑھائی کی ہو) وہ حکم چلانے والا اور بزرگ و برتر ہے (یعنی مشرکین جو کچھ بھی اسکے متعلق کہتے ہیں اس سے) منزہ اور پاک ہے۔ وہی بنانے والا۔ پیدا کرنے والا (اور) صورت عطا فرمانے والا ہے۔ اسی کے (یعنی اسی ذات باری کے) اچھے اچھے نام ہیں اس کی پاکی کا بیان تمام آسمانی و زمینی مخلوقات کرتے ہیں اور وہی زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

(۲۱) قل اغیر اللہ اتخذ ولیا فاطر السموات والارض وھو یطعم ولا یطعم ۔ قل انی امرت ان اکون اول من اسلم ولا تکونن من المشرکین قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم من یصرف عنہ

(اے رسول) تم کہدو۔ کہ کیا خدا کو جو سارے آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے چھوڑ کر دوسرے کو (اپنا) سرپرست بناؤں حالانکہ وہ (سبکو) کھلاتا ہے اور اس کو (کچھ) نہیں کھلایا جاتا (یعنی وہ ایسا نہیں ہے کہ وہ ضیافتیں نوش کرے) تم کہدو کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱۔ ظاہر کرنے والے ہیں صفات اسکی زائد بر ذات نہیں بلکہ عین ذات ہیں۔ جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں "دین کا پہلا زینہ اسکی معرفت ہے۔ کمال معرفت یہ ہے کہ اسے خالص واحد و یکتا تسلیم کیا جائے۔ پھر اسو حدت یکتائی اور اخلاص کا درجہ کمال یہ ہے کہ اسے تمام صفات زائدہ سے مبرا و منزہ سمجھ لیں (یعنی یہ صورت نہیں کہ وہ علم سے عالم ہی قدرت سے قادر ہے وغیرہ وغیرہ بلکہ یہ صورت ہی کیونکہ صفات اس کی عین ذات ہیں) کیونکہ جس شخص نے اسکے لئے صفات زائد قرار دیں تو گویا اسے (مخلوق سے) قرین اور اس کا ہمسر بنا دیا اور جس شخص نے اسکو ستاروں دنیز دیکھ سمجھ لیا تو گویا وہ دوئی کا قائل ہو گیا۔ اور جو شخص وحدت سے گذر کر دورنگی میں آیا تو گویا وہ شخص اس ذات واحد یکتا کے لئے جزد اور ٹکڑے قرار دے رہا ہے۔ ایسا شخص یقیناً جاہل ہے وہ کبھی درجہ معرفت پر فائز نہیں ہو سکتا (نہج البلاغت) ۔۱۲۔

يومئذ فقد رحمه، وذلك الفوز المبين، وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو، وان يمسسك بخير فهو على كل شئ قدير، وهو القاهر فوق عباده، وهو الحكيم الخبير۔

(الانعام آیت ۵ الغایت ۱۹)

مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں اسلام لانے والا ہوں اور تم ہرگز مشرکین میں سے نہ ہونا کہدو۔ کہ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں۔ تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ جس سے اسدن (عذاب) ٹلجائے اسپر رحمت خدا یقینی ہوئی اور یہی کھلی کامیابی ہے

اور اگر اللہ تمکو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کا دفع کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تمکو کوئی خیر و خوبی پہنچائے تو (بھی کوئی روک نہیں سکتا کیونکہ) وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور وہی اپنے تمام بندوں پر غالب ہے اور وہ واقف کار حکیم ہے۔

(۲۲) ولله ملك السموات والارض والله على كل شئ قدير، ان فى خلق السموات والارض واختلاف اليل والنهار لأيت لاولى الالباب، الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون فى خلق السموات والارض ج ربنا ما خلقت هذا باطلا، سبحنك فقنا عذاب النار، ربنا انك من تدخل النار فقد اخزيته وما للظالمين من انصار ربنا اننا سمعنا مناديا ينادى للايمان ان امنوا بربكم فامنا

اور آسمان و زمین سب خدا ہی کا ملک ہے اور خدا ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ بیشک آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور رات و دن کے پھیر بدل میں ان صاحبان عقل کے لئے نشانیاں موجود ہیں۔ جو کھڑے کھڑے اور بیٹھے بیٹھے اور کروٹوں کے بل لیٹے لیٹے (غرض ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمان و زمین کی بناوٹ میں غور و فکر کرتے ہیں اور (بیساختہ) کہہ اٹھتے ہیں کہ خداوندا تو نے انکو فضول پیدا نہیں کیا تو (فعل عبث سے) پاک و پاکیزہ ہے بس تو ہمکو آتش دوزخ سے بچا۔ اے ہمارے

واتنا ما وعدتنا علی رسلك ولا
تخزنا یوم القیمة ، انك لا تخلف المیعاد
فاستجاب لهم ربهم انی لا اضیع
عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم
من بعض ٥ (آل عمران آیت ۸۹ تا آیت ۱۹۵)

مددگار نہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے
ایک پکارنے والے (پیغمبر) کی آواز سنی۔ جو
ایمان کے لئے پکارتا تھا۔ کہ تم اپنے پروردگار
پر ایمان لاؤ۔ پس اے ہمارے پالنے والے
ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے پروردگار
تو ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے اور
ہم کو نیکوں کے ساتھ محشور فرما اے ہمارے پروردگار۔ جو کچھ تو نے اپنے رسولوں کی
زبانی ہم سے وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کر بیشک
تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ پس انکے رب نے انکی دعا قبول کر لی (اور فرمایا)
کہ ہم تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل اکارت نہیں کرتے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت
کہ ایک تم میں سے دوسرے سے ہے (یعنی ایک جنس سے ہو)

(۲۳) اولم یروا انا خلقنا لهم مما عملت
ایدینا انعاما فهم لها مالکون ٥
وذللنها لهم فمنها رکوبهم ومنها
یاکلون ولهم فیها منافع ومشارب
افلا یشکرون ٥ واتخذوا من دون
الله آلهة لعلهم ینصرون ٥ ولا
یستطیعون نصرهم وهم لهم جند
محضرون ٥ فلا یحزنك قولهم انا
نعلم ما یسرون وما یعلنون ٥ اولم
یر الانسان انا خلقنه من نطفة فاذا

کیا وہ اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ جو چوپائے ہم نے
اپنی قدرت سے بنائے ہیں انکے نفع کیلئے
پیدا کئے ہیں پس وہ (اسوقت) ان کے
مالک بنے ہوئے ہیں۔ اور ہم ہی نے ان
چوپایوں کو انکا مطیع کر دیا ہے۔ کہ انمیں سے
بعض تو ان کی سواریاں ہیں اور انمیں سے
بعض کو وہ کھاتے ہیں اور ان کے لئے
ان چوپایوں میں بہت سی منفعتیں اور
پینے کی چیز (دودھ) ہے۔ کہ کیا وہ اسکے
شکر گذار نہ ہونگے۔ اور انھوں نے خدا

وَنَسِیَ خَلْقَهٗ ۰ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ
رَمِیْمٌ ۰ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ
مَرَّةٍ ۰ وَهُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ ۰ الَّذِیْ جَعَلَ
لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ
مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۰ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ
یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰی وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ۰
اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ
کُنْ فَیَکُوْنُ ۰ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ
کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۰

(یٰسٓ - آیت ۱ لغایت ۸۳)

کچھ مدد کریں۔ وہ ان کی ذرا مدد نہ کرسکیں
گے۔ حالانکہ یہ کفار لشکر کے لشکر ان (کی
عبادت) کے لئے حاضر رہتے ہیں۔ پس
(اے رسول) تو ان کی باتوں سے آزردہ
خاطر نہ ہو۔ جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہیں ہم سب
خوب جانتے ہیں۔ آیا انسان اتنا نہیں
سمجھتا کہ ہم نے اس کو ایک (ذلیل) نطفہ
سے پیدا کیا۔ پھر وہ یکایک (ہمارا ہی) کھلم
کھلا مقابل (بنا) ہے۔ ہمارے ہی لئے
اس نے مثل بیان کی (یعنی مادہ و روح
کو مثل اس کی ذات کے ازلی و ابدی
اور قدیم قرار دیا) اور (یہ) اپنی خلقت کو بھول گیا۔ کہنے لگا کہ ہڈیوں کو جس حال
میں کہ وہ خاک ہو جائیں گی زندہ (دوبارہ) کون کریگا۔ اے رسول (تم کہہ دو وہی
زندہ کریگا جس نے ان کو (جب یہ کچھ نہ تھے) پہلی مرتبہ زندہ کر (دکھایا) اور وہ ہر
مخلوق کے حال سے واقف ہے۔ جس نے تمہارے لئے (مرخ اور عفار کے) ہری
درخت سے آگ پیدا کر دی کہ اب تم اسی سے سلگاتے رہتے ہو۔ آیا وہ جس نے
آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اسپر قادر نہیں ہے کہ ان کے مثل (دوبارہ)
پیدا کر دے۔ ہاں ضرور (قادر ہے) اور وہ بڑا پیدا کرنے والا (اور) جاننے والا ہے
یہ فقط اسی کی شان ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرے۔ تو اس سے کہہ دے
کہ ہو۔ پس وہ ہو جائے۔ پس وہ ذات (ہر نقص سے) پاک صاف ہے جس کے قبضہ قدرت
میں ہر چیز کی حکومت ہے۔ اور اسی کے حضور میں ہم سب کی بازگشت ہو گی۔

(۲۴) لِلّٰهِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۰

آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی خدا ہی

ويهب لمن يشاء الذكور ۝ او يزوجهم ذكرانا وانا ثا ج و يجعل من يشاء عقيما انه عليم قدير ۝ وما كان لبشر ان يكلمه الله الا وحيا او من وراء حجاب او يرسل رسولا فيوحي باذنه ما يشاء ۝ انه علي حكيم ۝

(الشوریٰ آیت ۴۹ لغایت ۵۱)

پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عنایت فرماتا ہے یا اون کو بیٹے اور بیٹیاں (اولاد کی) دونوں قسمیں عنایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے بیشک وہ صاحب علم (و) صاحب قدرت ہے اور کسی بشر کے لئے یہ ممکن نہیں کہ حق تعالےٰ اس سے بات کرے سوائے اسکے کہ الہام کرے (یعنی دل میں بذریعہ خفیہ کلام کے القاء کرے) یا پس پردہ سے کلام کو پیدا کرے (یعنی کسی چیز میں کلام کو پیدا کر دے یعنی یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالےٰ روبرو کسی سے کلام کرے اسلئے کہ اسکی ذات جسم وجسمانیت سے پاک ومنزہ ہے) یا کسی فرشتہ کو بھیجدے جو وحی کو اس تک پہنچا دے بیشک وہ بلند مرتبہ (اور) حکمت والا ہے

(۲۵) ولا تدع مع الله الها اخر لا اله الا هو كل شئ هالك الا وجهه له الحكم واليه ترجعون

(القصص آیت ۸۸)

اور خدا کے سوا کسی اور معبود کی پرستش نہ کرنا اسکے سوا کوئی قابل پرستش نہیں۔ ہر چیز سوائے وجہ اللہ کے ہلاک ہونے والی ہے (اسلئے) حکم اسی کا ہے اور اسی کی طرف تم سب کی بازگشت ہوگی۔

(۲۶) فبای الاء ربكما تكذبن ۝ مرج البحرين يلتقين ۝ بينهما برزخ لا يبغين ۝ فبای الاء ربكما تكذبن ۝ يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان ۝ فبای الاء ربكما تكذبن ۝ وله الجوار المنشئت فی البحر كالاعلام ۝ فبای

تو (اے جنو اور آدمیو) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کروگے۔ اس نے دو دریا بہائے۔ وہ باہم ملتے ہیں (اور) ان دونوں میں ایک پردہ ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کر سکتا (یعنی آپسمیں ایک دوسرے کا پانی باوجود ملنے کے مختلف ہے

ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام ۔ فبای الاء ربکما تکذبٰن ۔ یسئلہ من فی السمٰوات والارض ۔ کل یوم ھو فی شان ۔

(الرحمن آیت ۱۰ لغایت ۲۹)

کون قائم رکھتا ہے۔ یہ کیفیت وہی قائم رکھتا ہے جس کا نام اللہ ہے) پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کروگے ان دونوں سے موتی اور مونگا برآمد ہوتا ہے

جو کہ تمھاری زینت اور بہت سی منفعتوں کے واسطے پیدا کیا گیا ہے) پس تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ اور سمندر میں پہاڑوں کی مانند اونچے (اونچے) جہاز اسی کے (چلائی ہوئی ہوا کے ذریعہ سے چلتے) ہیں۔ تو (اے جن وانس) اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ جو زمین پر ہے سب فنا ہونے والی (خواہ مادہ ہو یا روح) اور صرف تمہارے پروردگار کی ذات جو عظمت اور کرامت والی ہے باقی رہے گی پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے جو (بھی) آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اسی سے مانگتے رہتے ہیں وہ ہر روز ایک نئی حالت میں ہے (یعنی کسی کو بڑھاتا ہے اور کسی کو گھٹاتا ہے وہ ایسا نہیں ہے کہ جو کچھ اس کو کرنا تھا کر چکا۔ یا زمین و آسمان کی پیدائش کے بعد وہ آرام لیتا ہے یا کارخانہ قدرت کسی کو سپرد کر کے خود علیحدہ ہو گیا ہے اس کی ذات ان باتوں سے منزہ و پاک ہے)۔

(۲۷) فان اللہ غنی عن العلمین ۔

(آل عمران آیت ۹۷)

(اے لوگو یاد رکھو کہ) خدا سارے جہان سے بے پروا ہے (یعنی وہ مادہ و روح کا محتاج نہیں کہ اگر یہ موجود نہ ہوں تو وہ دنیا کو پیدا ہی نہیں کر سکتا ہے۔ یہ تمام بیہودہ باتیں ہیں)۔

(۲۸) ام حسب الذین یعملون السیات ان یسبقونا ساء ما یحکمون ۔ من کان یرجوا لقاء اللہ فان اجل اللہ لات

کیا ان لوگوں نے جو بدیاں کیا کرتے ہیں یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ ہم سے (بچ کر) نکل جائینگے (اگر ایسا ہے تو) یہ لوگ کیا ہی

فانما يجاهد لنفسه ۔ ان الله لغني عن العلمين ۝

(العنكبوت ايت ۴ لغايت ۶)

جانے کی امید ہے (یعنی قیامت کے آنے کی امید ہے) تو (سمجھ رکھ کہ) خدا کا مقرر کیا ہوا وقت ضرور آنے والا ہے اور وہ (سب کی) سنتا (اور) جانتا ہے اور جو شخص (عبادت میں) کوشش کرتا ہے۔ تو بس اپنی ہی واسطے کوشش کرتا ہے (کیونکہ) اس میں تو شک ہی نہیں۔ کہ خدا سارے جہان (کی عبادت) سے بے نیاز ہے۔

(۲۹) قل افغير الله تامرونی اعبد ايها الجهلون ۝ ولقد اوحی اليك والى الذين من قبلك ۚ لئن اشركت ليحبطن عملك ولتكونن من الخسرين ۝ بل الله فاعبد وكن من الشكرين ۝ وما قدروا الله حق قدره ۵ ع

(الزمر ايت ۶۴ لغايت ۶۷)

(اے رسول۔ تم یہ) کہدو کہ اے جاہلو! کیا تم مجھے یہ حکم دیتے ہو کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں۔ حالانکہ خود میری طرف اور جو تجھ سے پہلے تھے ان کی طرف یہ وحی یقینی کی جاچکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا۔ تو تمہارے عمل ضرور مٹ جائیں گے اور تم ضرور گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے لہذا صرف خدا ہی کی عبادت کیا کرو اور شکر گذاروں میں سے ہو جاؤ۔ اور ان لوگوں نے خدا کی جتنی قدر کرنی چاہیے تھی اس کی (کچھ بھی) قدر نہ کی (یعنی کوئی یہ کہنے لگا کہ وہ جسم میں داخل ہو جاتا ہے کسی نے یہ کہا کہ اللہ تعالے کے مثل اور وجود بھی ازلی و ابدی اور قدیم ہیں اور کسی نے یہ کہا کہ اللہ تعالے کے علاوہ فلاں فلاں دنیا کے خالق ہیں اور کسی نے یہ کہا کہ وہ کھاتا پیتا اور بڑھتا بھی ہے۔ کسی نے یہ کہا کہ اسکا ایک حصہ مسخ بھی ہو گیا تھا۔ یا اسمیں بدبو بھی آنے لگی تھی اور بعض نے یہ کہا کہ وہ بالخاصہ فاعل ہے۔ بعض نے یہ کہا کہ وہی برے کام کرواتا ہے۔ بعض نے یہ کہا کہ وہ عقل کے خلاف بھی کام کرتا ہے اور بعض نے یہ کہا کہ اس کی ذات صفات سے عاری ہے اور بعض نے یہ کہا کہ اسکی صفات عین ذات ہیں

(۳۰) لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا، لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ، (البقرۃ۔ آیت ۲۸۶)

اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے (بلکہ اسی قدر جو اسکی طاقت سے بھی کم ہو۔ اس لئے کہ وہ حکیم ورحیم و عادل ہے) جو کچھ اس نے اچھا کیا اسکا نفع اسکے لئے ہے (اسلئے کہ وہ عادل ہے اگر اس نے اچھا کام کیا ہے۔ تو آخرت میں ضرور اسکے اچھے کام کا بدلہ دیا جائیگا۔ ایسا نہ ہوگا کہ اسکے عمل اکارت جائیں) اور جو کچھ اس نے برا کیا اس کا نقصان اسکے لئے ہے۔

(۳۱) قل اغیر اللہ ابغی ربا وھو رب کل شیء ولا تکسب کل نفس الا علیہا ولا تزر وازرۃ وزر اخری ، (الانعام۔ آیت ۱۶۵)

(اے رسول تم) پوچھو تو کہ کیا میں خدا کے سوا کسی اور کو پروردگار تلاش کروں۔ حالانکہ وہ تمام چیزوں کا مالک ہے اور جو شخص برا کام کرتا ہے اسکا (وبال) اسی پر ہے اور کوئی شخص کسی کے گناہ کے بوجھ نہیں اٹھائیگا (یعنی ایسا نہیں ہے کہ خدا کسی کو اسکے باپ دادوں کی بدکاریوں کے سبب اسکو مغلوب کرے اور عذاب شدید میں اسکو مبتلا کرے۔ بلکہ وہ خدائے عادل ہے جو جیسا کریگا اسی کے مطابق اسکو بدلہ دیا جائیگا)

(۳۲) ان اللہ لا یظلم الناس شیئا ولکن الناس انفسہم یظلمون ، (یونس۔ ایت ۴۴)

خدا تو لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہین کرتا (بلکہ وہ عادل ہے جسقدر جو نیکی کریگا اسکا بدلہ اسکو عطا فرمائیگا۔ اور ایسا بھی وہ نہیں ہے کہ خود ہی اپنے بندوں سے برے کام کروائے۔ اور پھر انکو سزا دیوے) بلکہ آدمی خود

۱؎ حضرت خلیفہ ثانی کے عہد میں ایک عورت لائی گئی جسے حرام کا حمل تھا اسکے رجم کا حکم دیا گیا۔ لیکن علی نے کہا کہ لا تزر وازرۃ وزر اخری کسی کو دوسرے کے گناہ کا ذمہ دار نہ بنانا چاہئے اگر ماں نے گناہ کیا ہے تو بچہ جو اسکے پیٹ میں ہے وہ بے گناہ ہے۔ جب تک وہ بچہ نہ جن لے اور اس لڑکے کا کوئی کفیل نہ ہو اس وقت تک اس عورت سے تعرض

(۳۳) من عمل صالحا فلنفسه ومن
اساء فعلیها وما ربک بظلام للعبید
(حم السجدہ ع۶ - آیت ۴۶)

جو شخص کوئی نیکی کریگا۔ تو اپنی ذات کے
بھلائی کیلئے اور جو کوئی بدی کریگا تو اسکا
ضرر اسی کو پہنچیگا اور تمہارا پروردگار تو
بندوں کے حق میں کبھی ظالم نہیں ہے (یعنی عادل ہے جیسا جو کریگا اسی کے مطابق
اس کو بدلا دیا جائیگا۔)

(۳۴) ولله المثل الاعلی وهو العزیز
الحکیم۔ (النحل ع۷ - آیت ۶۰)

اور خدا کے شان کے لائق تو اعلی صفتیں
(الوہیت ربوبیت کی) ہیں اور وہی
تو غالب (اور) حکیم ہے۔

(۳۵) قل ادعوا الله او ادعوا الرحمٰن
ایاما تدعوا فله الاسماء الحسنی ج
ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها
وابتغ بین ذلک سبیلا ۰ وقل
الحمد لله الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن
له ولی من الذل وکبره تکبیرا ۰
(بنی اسرائیل آیت ۱۱۰ - ۱۱۱)

(اے رسول) تم کہدو کہ (تمکو اختیار ہے)
خواہ اسے اللہ (کہکر) پکارو یا رحمن (کہکر)
پکارو (غرض) جس نام کو بھی پکارو۔ اسکے
تو سب نام اچھے ہیں اور تم اپنی نماز نہ تو
بہت چلا کر پڑھو اور نہ بالکل چپکے چپکے
بلکہ اسکے درمیان ایک اوسط طریقہ اختیار
کرلو۔ اور یہ کہو کہ ہر طرح کی تعریف اس خدا
کو سزاوار ہے جو نہ تو کوئی اولاد رکھتا ہے اور نہ (سارے جہان کی) سلطنت میں
اس کا کوئی شریک ہے اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اسکا حامی ہو اور تم اس کی بڑی
کبریائی کا اظہار کرتے رہا کرو۔

(۳۶) ان الله لا یغفر ان یشرک
به ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ج
ومن یشرک بالله فقد افتری
(النساء ع۷ - آیت ۴۸)

اللہ تعالے اس (جرم شرک) کو تو البتہ نہیں
معاف کریگا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے
ہاں اسکے ماسوا جس کو چاہے بخشدے اور
جس نے اللہ سے شرک کیا یقیناً بہت بڑا گناہ ہو

باب پنجم

اسلامی توحید و عدل

کا

خلاصہ

مفسرین قرآن کے مقدس کلام سے

> اسلامی توحید و عدل کا خلاصہ جناب امام جعفر صادق ع کے مقدس کلام سے

ناظرین! اب میں آپ کے سامنے اسلامی توحید و عدل کا خلاصہ پیش کرتا ہوں یہ خلاصہ ایک معصوم حقیقی مفسر قرآن کے مقدس زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کا ہے جنکے متعلق پروردگار عالم اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں "راسخون فی العلم" و اہل ذکر کے معزز خطابات سے یاد فرماتا ہے اور ان ہی سے معنی قرآن دریافت کرنے کا حکم ہمکو دیتا ہے اور پیغمبر نے بھی انہیں (یعنی اہل ذکر و اہلبیت رسول) و قرآن سے ہی تمسک کا حکم دیا ہے جنھوں نے ان مقدس بزرگواروں کی محبت و غلامی سے اپنے کو جدا کیا وہ معنی قرآن کے سمجھنے سے بھی قاصر رہے اور یہی حال اون لوگوں کا ہوا جنھوں نے کہ صرف اہلبیت ہی کا دم بھرا۔ اہلبیت کو خدا اور اولاد خدا قرار دیا۔ اہلبیت انکے ان فاسد عقائد سے راضی و خوش نہ تھے بلکہ انکی صورت سے بیزار تھے۔ جناب امام رضا علیہ السلام اپنی ایک مناجات میں فرماتے ہیں "خداوندا! ہم تیرے بندے ہیں اور تیرے بندوں کی اولاد ہیں۔ نہ ہم اپنے نفع و نقصان کے مالک ہیں نہ موت و حیات کے اور نہ کسی شئے پر قدرت رکھتے ہیں، پروردگارا! جو کوئی گمان کرے کہ ہم خدا ہیں، ہم اوس سے بیزار ہیں اور جو کوئی کہے کہ ہم پیدا کرنے والے یا روزی دینے والے ہیں۔ اس سے ہم برأت کرتے ہیں جس طرح کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر اپنی امت سے بیزار ہیں"۔

ناظرین میں کیا عرض کرنا چاہتا تھا اور کہاں چلا گیا تھا میں اصل مضمون کی طرف

عمادالاسلام کتاب العدل مصنفہ جناب غفران مآب سید دلدار علی صاحب اعلی اللہ مقامہ میں ہے:-

روی الشیخ الصدوق عن ابی الحسن محمد بن عزیز السمرقندی الفقیہ ببلد بلخ قال حدثنا ابو احمد بن محمد الزاہر السمرقندی باسنادہ رفعہ الی الصادق علیہ السلام انہ سألہ رجل فقال لہ ان اساس الدین التوحید والعدل وعلمہ کثیر ولا بد لعاقل منہ فاذکر ما یسہل الوقوف علیہ ویتہیا حفظہ فقال اما التوحید فان لا تجوز علی ربک ما جاز علیک واما العدل فان لا تنسب الی خالقک ما لامک علیہ۔

شیخ صدوق نے ابوالحسن محمد بن عزیز سمرقندی سے جو کہ ارض بلخ کے فقیہ تھے۔ روایت کی ہے کہ ہمسے حدیث بیان کی ابو احمد بن محمد الزاہر سمرقندی نے اپنے اون اسناد سے جو کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تک پہونچے ہوئے ہیں وہ یہ کہ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا جسکے جواب میں آپنے فرمایا کہ دین کے رکن توحید اور عدل ہیں۔ اگرچہ انکے متعلق علم کثیر ہے مگر اس میں سے کچھ کا جاننا ہر عاقل کے لیئے ضروری ولابدی ہے لہذا میں اسقدر ذکر کرتا ہوں جسکا یاد کرنا سہل اور اسکا یاد رکھنا ممکن ہے۔ بعدہ فرمایا توحید یہ ہے کہ تو اپنے ربکے اوپر وہ باتیں تجویز نہ کر جو تیرے اوپر جایز ہیں۔ (مثلاً پیدا ہونا۔ فنا ہونا کسی کا بیٹا ہونا اور کسی کا باپ۔ مرکب ہونا شکل وصورت رکھنا دکھائی دینا چڑھنا اوترنا۔ کھانا۔ پینا۔ سونا۔ جاگنا۔ وغیرہ وغیرہ) اور عدل یہ ہے کہ تو اون باتوں کو اپنے خالق سے منسوب نکر جنکے عمل کرنے پر اوسنے تجھکو ملامت کی ہے (مثلاً ظلم کرنا گمراہ کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ فریب دینا۔ وعدہ کر کے اوس کے خلاف کرنا وغیرہ وغیرہ)

باب ششم

چند باتین

اسلامی توحید کی برتری مذاہب عالم پر

کلمہ طیبہ ہی سے اسلامی توحید کا نقشہ نگاہون تلے پھر جاتا ہی

ناظرین! کلمہ طیبہ ہی ایک ایسا کلمہ ہے جسکے سننے سے اسلامی توحید کا نقشہ نگاہون تلے پھر جاتا ہے دوسری مذاہب والے بھی اس کلمہ مقدسہ پر رشک کرتے ہین چنانچہ گاڈفری ہگنس اپنی کتاب اپالوجی فرام محمد مین کہتے ہین وہ جب بہت سے طول وطویل اور عسیر الفہم عیسائی مذہبونپر خیال کیا جاتا ہے تو شاید ایک فلاسفر دین اسلام کی خوبی اور سادگی اور بے تکلفی اور سریع الفہم ہونے پر آہ کرکے پچھتائے کہ میرا مذہب ایسا کیون ہوا کہ مین ایمان لایا ایک اللہ پر اور اوسکے رسول محمد ؐ پر یا یون کہو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا یہ کہ مین ایمان لاتا ہون اللہ پر اور اون مسایل پر جو خدا تعالی کے باب مین محمد نے تعلیم فرمائی۔

جناب والا! اگر آپ انصاف والا دل اپنے پہلو مین رکھتے ہونگے تو یہ ضرور کہہ اوٹھینگے کہ اسلامی توحید کے سوائے اور کسی مذہب کی توحید موافق عقل اور مطابق فطرت نہین اور اگر ہٹ دہرمی دھرم ہے تو اسکا علاج کسی کے پاس نہین اور جو اہل انصاف ہین انہون نے اسلامی توحید کی مدح سرائی ہی کی

توحید اسلامی کا اثر اور اس اعتقاد کا راسخ کردینا بھی کہ پھر کبھی فتور نہ آے محمد عربی ہی کا حصہ تھا

ناظرین آجکل اسلامی توحید کا یہ اثر ہی کہ بت پرست و مشرک تک بھی اسلامی توحید کا اقرار اپنی زبان سے کرنے لگے ہین بلکہ مین یہان تک عرض کرونگا کہ دہریے ... عقیدہ کا اظہار کسی ... اسکے سامنے کرتے ہوے

یہ بھی اسلئے عرض کیا کہ اکثر مجھکو ان مذاہب والون سے دریافت کرنیکا موقع ملا ہے
مگر مجھے یہی جواب ملا کہ ہم اسکو ضرور مانتے ہین اور یقینی اوسکی ہستی کا اقرار کرتے ہین
ہان یہ ضرور ہے کہ اس کے مختلف نام ہین تم دوسرے نامون سے اسکو پکارتے
ہو اور ہم دوسرے نامون سے۔ تم اور طرح پر اس کو مانتے ہو اور ہم اور طرح پر
اور طرح کا بھی حال سنئے۔ مین نے ایک مرتبہ اس فرقہ مین شمار ہونے والے ایک
شخص سے دریافت کیا کہ آپ کس وجہ سے اور کیون اس کی ہستی کے منکر ہین
جواباً فرمایا ہم اس کی ہستی کے منکر نہین۔ مین نے کہا اچھا یہ تو فرمائے کہ آپکا
اعتقاد متعلق حق سبحانہ تعالی آریہ مذہب کے مخالف ہے یا موافق۔ ایا آپ اسکو ہر شئے
کا خالق مانتے ہین یا نہین فرمایا ہمارا اعتقاد دربارہ ایشور مذہب آریہ کے بہت
زیادہ مخالف ہے ہان یہ ضرور ہے کہ ہمارا اور تمھارا اعتقاد اس معاملہ مین بہت زیادہ
موافق و مطابق ہے اور ہم ہر شئے کا اوسکو خالق تسلیم کرتے ہین مینے کہا کیا آپ اس اعتقاد
کے بعد بھی یہ اعتقاد مثل آریہ مذہب کے رکھ سکتے ہین کہ یہ دنیا دنیائے فانی
نہین ہے اور مادہ و روح مثل پروردگار عالم کے ازلی و ابدی ہے اور ہمارا
اعتقاد اس بارہ مین قطعی خلاف ہے ہم اس دنیا کو ہمیشگی کا خلعت عطا نہین
کرتے اور یہی کیفیت مادہ و روح کی بھی ہے۔ ان سب کا خالق پروردگار عالم
ہی کو اعتقاد کرتے ہین۔" کہا ہان! نہین رکھ سکتے اور نہ رکھتے ہین مین کل امور
مین جو ابتک بیان ہوئین تمھارا موافق ہون اور یہی میرا اعتقاد ہے مینے
کہا یہ تو آپ سب باتین اپنے مذہب و کتب مذہبی کے خلاف بیان فرما رہے
ہین آپکی کتب تو اسکا اعلان کر رہی ہین کہ عالم اور مادہ و روح سب کے سب
قدیم ہین ہان ان باتون میں آریہ صاحبان سے تو موافقت ہو سکتی ہے مگر ہمسے
تو کسی طرح پر نہین اب ان سب باتون سے بالاتر سنئے۔ آپکی کتب تو اس کا بھی
اعلان کر رہی ہین کہ پروردگار عالم کا وجود ہی نہین اور اس دنیا کا کوئی خالق ہی
نہین۔ تو اب بتائیے آپ کی اور ہماری موافقت کس طرح ممکن

... بھی کو ... یہ تعلیم نہین کرتین وہ تو اوس کی ذات کا پتہ بتاتی ہین وہ
یہ بھی کہتی ہین کہ اس دنیا کا اور سب چیزون کا جسمین مادہ وروح بھی آ گئے
ان سب کا خالق وہی ہے اور یہ سب اوسی کی خلق کردہ ہین الغرض یہ کہ ہمارا
اور تمھارا اعتقاد خدا کے بارے مین ایک ہی ہے ہان یہ ضرور ہے کہ ہمارا
خلاف خدا کے بارے مین آریہ صاحبان سے بہت ہی زیادہ ہے اسکے
بعد مینے کہا کہ اگر آپ ایسا فرماتے ہین کہ ہماری کتب یہ نہین کہتین اور نہ آپ کا
یہ اعتقاد ہے تو مجھے بھی کچھ زیادہ اصرار نہین ہان آخر مین یہ ضرور کہونگا کہ
چشم ما و شما روشن و دل ما و شما شاد باد۔ واقعی سچ وصحیح پروفیسر سید العلی
صاحب ایم۔ ایس۔ سی کا یہ قول ہے وہ توحید کا راسخ کردینا کہ پھر کبھی نہ ٹوٹ سکے
آنحضرت ہی کا حصہ تھا جس قدر بانیان مذہب گذرے ہین ان کی تعلیم مین خاص
طور سے ملحوظ نہین رکھا گیا تھا کہ خود اپنے درجہ کی تشریح کردین اور خدا ورسول
کے درمیان حد فاصل قایم کردین تاکہ ان کے پیرؤون کو غلطی نہ ہوسکے یہی وہ
کمی تھی جس نے توحید مین بعد کو خرابیان پیدا کردین تھین اسیوجہ سے یہود
حضرت عزیز کو اور نصاری حضرت عیسٰی کو ابن اللہ کہنے لگے۔ ہنود رام
اور کرشن کو اوتار ماننے لگے مگر آنحضرت نے اپنی امت پر فرض کردیا کہ ہرروز
پنجوقتہ پڑہا کرین۔ اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ یعنی اس وحدہ لاشریک کے مقابلہ
مین تمام انبیا ورسول خواہ وہ محمد رسول اللہ ہی کیون نہ ہون عاجز اور ناتوان
ہین اور مجال دم زدن نہین رکھتے۔ یہی عبدیت کا درجہ ہے جسکی تعلیم وتشریح
نے توحید کو راسخ کردیا یہ اسیکا اثر ہے کہ مسلمان تو مسلمان آج اگر کسی تعلیمیافتہ
ہندو سے پوچھئے تو صاف کہدیگا کہ مین توحید کا قایل ہون۔ کرشن برہما۔ مہادیو
ذات واحد کے مختلف صفات کے نام ہین کسی شایستہ پارسی کو دریافت
کیجئے جھٹ کہدیگا کہ مین اہرمن اور ایزد کو نہین پوجتا۔ مہر تابان اور آتش سوزان

یہی تشبیہ اور اسکی دیکھیا۔ مگر ملکہ یہ آنحضرت صلعم کا ہی نفس ہے جس نے توحید کو کامل بنا کے

راسخ کر دیا۔ زمانہ لاکھ ترقی کر جائے مگر توحید قرآنی کے درجہ سے آگے کوئی درجہ ہی نہین

اسی طرح اگر عالم مین ہزارون انقلاب پیدا ہون اور اہل اسلام مغلوب بھی کیون

نہ ہو جائین مگر لا الہ الا اللہ کے طیب کلمے جو نفی اور اثبات کے ذریعہ سے تشبیہ

اور تنزیہ کے پیچیدہ مسئلہ کو حل کرتے ہین نوشتۂ ازل کی طرح محو نہین ہو سکتے

اور ساتھ ہی وہ جزو لاینفک جس کی تصدیق کے بغیر توحید کامل کا نتیجہ مرتب ہی

نہین ہو سکتا یعنی محمد الرسول اللہ ابد تک مٹ نہین سکتا اور کیونکر مٹ سکتا ہو

یہ وہ نقش ہے جو توحید کو کامل کر کے رائج الوقت سکہ پر کندہ ہے اس کے مقابلہ

شہانی کھوٹے کھرے سب ٹکسال دے باہر ہین۔

ہر امت مین رسول بھیجے گئے اور انکی امتون نے اختلاف کیا آخر مین رفع اختلاف کو ان حضرت نے دور فرمایا اور ان سبکی تصدیق بھی جو آج اسلام کی ہے

ناظرین اس قدر بیان کے دیکھنے سے یہ امر بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سوائے مذہب اسلام کے اور کوئی مذہب الہامی نہین ہے مگر نہین نہین۔ اسلام کل مذاہب

والہ وقت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور انکے بانیان کو اپنی آنکھون پر جگہ دیتا ہے

اور اسی کی کتاب مقدس باعلان یہ کہہ رہی ہے کہ پروردگار عالم ہر ملت و قوم

مین اپنا رسول بھیجتا رہا ہے چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید مین ہے۔

ولکل امۃ رسول (سورۂ یونس آیۃ ۴۰)	۱	اور ہر امت مین خاص ایک رسول ہوا ہے۔
تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک (سورۂ النحل آیۃ ۶۳)	۲	(اے رسول) خدا کی قسم ہمنے تسے پہلے امتونکے پاس بہتیرے پیغمبر بھیجے۔
ولقد وصلنا لہم القول لعلہم یتذکرون (القصص ۲۰ آیت ۵۱)	۳	ہم برابر لوگون پر اپنے احکام بھیجے رہے ہین تاکہ لوگ نصیحت پکڑین۔
وما ارسلنا من رسول الا بلسان	۴	اور ہمنے جب کبھی کوئی پیغمبر بھیجا تو اسکی

... بین ہم (سورۂ ابراہیم - آیت ۴)		اس کی قوم کی زبان مین باتین کرتا ہوا تاکہ ان سے مطلب کھولکر ہمارے احکام بیان کردے ۔
وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر (سورہ فاطر ۳۵ - آیہ ۲۵)	۵	اور کوئی امت (دنیا مین) ایسی نہین گزری کہ اسکے پاس (ہمارا) ڈرانے والا (پیغمبر یا کوئی پیغمبر) نہ آیا ہو
ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک . (سورہ مومن - آیہ ۷۸)	۶	اور تم سے پہلے بھی ہمنے بہت سے پیغمبر بھیجے - ان مین سے ایسے بھی ہین جن کا قصہ ہم نے تمہین (نہین سنایا) ۔

ناظرین ! اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کل اقوام دنیا مین انبیا آئے اور انہون نے ہدایت خلق فرمائی تو کیون سب کی توحید باستثنائے اسلام مخالف عقل اور خلاف فطرت ہے اور کیون آپس مین ایک دوسرے کی توحید مختلف ہے - مہربان ! اسکا جواب یہ ہے کہ کل انبیا نے اسی توحید کا اعلان فرمایا جو کہ آج اسلام کی توحید ہے جس کی جھلک کچھ نہ کچھ اب تک انکی مقدس کتب مین موجود ہے - بطور مثال چند انتخابات پیش کرتا ہون ۔

(۱) "وسن لے اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے تو اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی اور اپنے سارے زور سے خداوند اپنے خدا کو دوست رکھ" (استثنا باب ۶ - آیت ۴ و ۵ -

(۲) اولاد کے بدلے باپ دادے مارے نہ جائین - نہ باپ دادون کے بدلے اولاد قتل کیجائے ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا جائیگا (استثنا باب ۲۴

(۳) اے خداوند کوئی تیرے مانند نہین اور تیرے سوا جہان تک ہم نے اپنی کانون سے سنا ہے کوئی خدا مطلق نہین (۱ تواریخ باب ۱۷ - آیت ۲۰)

غلام خانے سے باہر لایا میرے آگے تیرا کوی دوسرا خدا نہ ہووے۔ تو اپنے لئے
تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا زمین
کے نیچے پانی مین ہے مت بنا۔ تو انہین سجدہ نہ کر نہ اونکی بندگی کر (استثنا باب ۵ آیہ ۶ تا ۹)

(۵) اے خدا میرے بادشاہ۔ مین تیری بڑائی کرونگا۔ اور مین ابدالآباد تیرے
نام کو مبارک کہونگا۔ مین ہر روز تجھے مبارک کہونگا اور مین ابدالآباد تیرے نام
کی ستایش کرونگا۔ خداوند بزرگ ہے اور وہ نہایت ستایش کے لایق ہے
اور اسکی بزرگی تحقیق کرنے سے باہر ہے۔ ہر ایک پشت دوسری پشت سے تیرے
کامون کی ستایش کریگی اور تیری قدرتون کا بیان کرے گی۔ مین تیری جناب
کی جلیل عزت پر اور تیرے عجایب کامون پر دہیان کرونگا۔ اور لوگ تیرے ہولناک
کامونکی قدرت کا چرچا کرین گے۔ مین تیری بزرگی کا بیان کرونگا۔ وہ تیرے
بڑے احسان کا بہت یاد کرینگے اور تیری صداقت کی گیت گائین گے
خداوند مہربان اور رحیم ہے۔ غصہ کرنے مین دھیما اور شفقت مین بڑھ کر ہے
خداوند سب کیلئے بھلا ہے اور اسکی رحمتین اسکی ساری صنعتون پر ہین۔ اے
خداوند تیری ساری دستکاریان تیری ثنا خوانی کرتی ہین اور تیرے مقدس
لوگ تجھے مبارکباد کہتے ہین۔ وہ تیری سلطنت کے جلال کا بیان کرتے
اور تیری قدرت کا چرچا کرتے۔ تاکہ آدمی زادون پر اوس کی قدرتین اور اوس
کی سلطنت کی جلیل شوکتین ظاہر کرین۔ تیری بادشاہت ابدی بادشاہت ہے
اور تیری حکومت پشت در پشت قایم رہتی۔ خداوند اون سب کے جو گرتے
ہین تھامتا ہے اور اون سب کو جو جھک گئے ہین اوٹھا کھڑا کرتا ہے۔ سبکی آنکھین
تجھپر لگی ہین تو انہین وقت پر انکی روزی دیتا ہے۔ تو اپنی مٹھی کھولتا ہے
اور ہر ایک جاندار کا پیٹ بھرتا ہے۔ خداوند اپنی ساری راہون مین صادق
ہے اور اپنے سب کامون پر رحیم ہے۔ خداوند ان سب سے جو اوس کو

پکارتے ہین نزدیک ہے ان سب سے جو سچائی سے اوس کو پکارتے ہین
وہ اون لوگون کی مراد جو اوس سے ڈرتے ہین پوری کریگا - وہی اونکی فریاد
سنیگا اور انہین بچائے گا - خداوند اون سب کی جو اوس سے محبت رکھتے
ہین حفاظت کرتا ہے - لیکن سارے خبیثون کو نابود کرے گا - میرا منہ خداوند
کی ستایش کا مضمون کہیگا ہان ہر ایک بشر ابد الآباد اسکے مقدس نام کو
مبارک کہا کرے (زبور ۱۴۵ آیۃ الغایۃ ۲۱)

(۶) مبارک ہے وہ جسکی کمک یعقوب کا خدا ہے اور جسکا توکل خداوند اسکے
خدا پر ہے - جس نے آسمان بنایا اور زمین اور دریا اور سب جو کچھ
اونمین ہے - جو ہمیشہ اپنی سچائی کو برقرار رکھتا ہے - جو مظلومونکا انصاف
کرتا ہے اور بھوکونکو روٹی دیتا ہے خداوند اسیرونکو چھڑاتا ہے - خداوند
اندھونکی آنکھین کھولدیتا ہے - خداوند انہین جو گر گئے ہین سیدھا کھڑا کرتا
ہے خداوند صادقون کو عزیز رکھتا ہے - خداوند پردیسیونکا نگہبان ہے
وہ یتیمون اور بیوون کو سنبھالتا ہے لیکن شریرونکو راہ کو اونچا نیچا کرتا ہے
خداوند ابد تک سلطنت کریگا - ہان تیرا خدا اے صیہون پشت در پشت خداوند
کی ستایش کرو" (کتاب زبور ۱۴۶ - آیۃ ۵ لغایت ۹)

(۷) تم مجھے کس سے تشبیہ دوگے اور مجھے کس کے مانند کہوگے اور مجھے کس سے
ملاؤگے تاکہ ہم یکسان ٹھہرین ؟ - وہ سونا تھیلی سے باافراط نکالتے ہین اور
چاندی کو ترازو مین تولتے ہین اور سونار کو نوکر رکھتے ہین تاکہ وہ ایک بت بناوے
پھر وہ منہ کے بل گرتے ہین ہان وہ سجدہ کرتے ہین - وہ اسے کاندھے پر
اوٹھاتے ہین وہ اسے لے چلتے اور اس کی جگہ پر نصب کرتے ہین اور وہ
کھڑا رہتا ہے - وہ اپنی جگہ سے سرک نہین جاتا - ہان کوئی اسے پکارے
تو پکارتے پر وہ جواب نہین دیتا نہ اسے مصیبت سے چھڑاتا ہے - اگر کو

اگلی چیزونکو جو قدیم سے ہین یاد کرو کہ مین خدا ہون اور کوئی دوسرا نہین مین خدا ہون اور مجھسا کوئی نہین۔ جو ابتدا سے انتہا تک کا احوال اور قدیم وقتون کی باتین جو اب تک پوری نہین ہوئین بتاتا ہون اور جو کہتا ہون میری مصلحت قایم رہے گی اور مین اپنی ساری مرضی کو پورا کرونگا (کتاب یسعیاہ باب ۴۶۔ آیۃ ۵ لغایت ۱۰)

(۴) اور جب وہ باہر نکل کر راہ مین جا رہا تھا تو ایک شخص اسکے پاس دوڑتا ہوا آیا اور اس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اس سے پوچھا۔ اے نیک استاد مین کیا کرون تاکہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنون۔ یسوع نے اس سے کہا تو مجھے کیون نیک کہتا ہے۔ کوئی نیک نہین مگر ایک۔ یعنی خدا (کتاب انجیل مرقس باب ۱۰۔ آیۃ ۱۷ و ۱۸)

(۵) تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر،، (کتاب انجیل متی باب ۱۴۔ آیۃ ۱۰)

درحقیقت انبیاے سابقین کے پیرون نے اپنی اپنی جدتون سے اپنی کتب مقدسہ مین ایسا کیا ہے ورنہ دراصل پروردگار عالم کا دستور و قانون ایک ہی طرح پر ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے۔

ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (سورۃ الفتح آیت ۲۳)	اور تم اللہ کے دستور مین تبدیلی نہ پاؤ گے۔

ہان یہ ضرور ہے کہ اوسکا قانون یا دستور زمانہ کے موافق ہوتا ہے ابتدا مین وہ تھوڑا تھوڑا بتایا گیا بعدہ وہ پورے طور سے ظاہر کیا گیا مثلاً ابتدا مین ایک نبی نے یہ حکم دیا کہ دن مین ایک نماز پڑہو۔ دوسرے نے یہ حکم دیا کہ دن مین دو دفعہ نماز ادا کرو غرض ان دونون کا مقصد ایک ہی ہے یعنی دونو کے دونو تو ایک ہی نماز کا حکم دیا ایک یا دو مرتبہ کا ہونا زمانہ کیلئے ہے جبکہ متمم اور جس

یہ ہے کہ ان انبیا نے آیات الٰہی خدا کے سامنے سجدہ کا حکم دیا اور ایک ہی خدا کی
پوجا سکھائی اور جب ان مقدسین کی تعلیمات کو اونکے مقلدین نے بھلادیا تو پھر
اصلی احکام کے اجرا کے لئے یکے بعد دیگرے انبیا آئے احکام الٰہی کی تشریح
اور تفسیر بھی فرمائی اور عملی صورت مین بھی کر دکھایا تاکہ کوئی سمجھنے مین غلطی نہ کرسکے
اور نہ یہ کہہ سکے کہ یہ احکام طاقت انسانی سے باہر ہے یا بالاتر ہین یہان تک کہ
جناب پیغمبر اسلام خاتم النبیین مبعوث برسالت ہوئے۔ محمد عربی اسلئے آئے
کہ جو اختلافات و جھگڑے باہمی بنی نوع انسان مین پیدا ہوگئے تھے اون کو
دور کرین اور جو تحت اختلافات توحید مین پیدا کردئے تھے اون کو ہٹادین
ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ڈی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈی۔ او۔ ایل
اپنی کتاب ریلجس سسٹم آف دی ورلڈ مین لکھتے ہین محمد کسی نئے دین کے موجد
نہ تھے بلکہ وہ وہی خدائی دین لائے تھے جو اون سے قبل حضرت عیسیٰ یا
حضرت موسیٰ لائے تھے لیکن چونکہ یہود و نصاریٰ اپنے دین سے منحرف
اور شاہراہ مذہب سے گمراہ ہوچکے تھے اسلئے ضرورت تھی ایک مصلح بھیجا جاتا جو
دین حق کی تکمیل کرتا تینون پیغمبرون کی تعلیم بلحاظ خدا کو ایک ماننے اور اوس کو
ہر جگہہ حاضر و ناظر جاننے کے یکسان تھی ایک وقت تھا کہ یہود و نصاریٰ بھی اپنے
آپکو مسلم کہہ سکتے تھے مگر جب انہون نے خدا کے سچے مذہب سے انحراف کیا
تو ضرورت پڑی کہ ایک نبی آخری دفعہ دین اللہ کی تکمیل کے لئے جاوے حضرت
محمد خدا کی طرف سے آئے اور دین خدا کی تکمیل کر گئے ،، (منقول از رسالہ اسلام مغرب
کی نظر مین) غرض آنحضرت نے دین خدا کی تکمیل کیلئے اختلافات کو بنی نوع انسان
سے دور کیا۔ قرآن مجید فرقان حمید مین ہے۔

وما انزلنا علیک الکتب الا لتبین لہم (اے ہمارے رسول) ہمنے تم پر
الذی اختلفوا فیہ وہدی ورحمۃ کتاب قرآن) تو اسی لئے نازل کیا

جھگڑ رکھے دین اونکو تم صاف صاف بیان کردو اور (علاوہ ازین یہ کتاب) ایمان داروں کیلئے (از سرتاپا) ہدایت اور رحمت ہے۔

محمد عربی نے اعتقاد توحید کو دنیا مین از سرنو قایم فرمایا اور آپ کے بعد اس عقیدہ کا قیام آنحضرت کے اہلبیت نے فرمایا

ناظرین! اصلی توحید جس کی تعلیم آپ کے جد حضرت آدم نے فرمائی تھی اور اونکے بعد اونکی اولاد مین ایک لاکھ سے زاید انبیا اور اوصیاؤن نے فرمائی تھی اور جس لوگ بھول گئے تھے اور بہت سی خرابیان پیدا کردی تھین آنحضرت نے اس اعتقاد کو دوبارہ یاد دلایا کیا سچ و صحیح ڈاکٹر جارج بیکر امریکن نے کہا ہے "حضرت محمد توحید کے واعظ تھے اور اس عقیدہ کو دنیا مین دوبارہ زندہ کرنیوالے تھے"

ناظرین! اسلامی توحید و عدل کا نقشہ آپ حضرات باب چہارم مین ملاحظہ فرما چکے اور جو پیش کیا گیا وہ بہت ہی تھوڑا تھا مگر اس ہی سے ہی اسلامی توحید وغیرہ کا مرقع آپ حضرات کی نگاہون مین بخوبی کھینچ گیا ہوگا ورنہ قرآن مجید و فرقان حمید تو کل کا کل ہی توحید و معرفت سے لبالب ہے کوئی سورت ایسی ہوگی جسمین بیسیون مقامات پر توحید کے چشمے نہ بہ رہے ہونگے۔

ناظرین! اب آپ اس پیارے حبیب جناب سرور کائنات کا بھی حال سنئے جن پر کہ آیات قرآنی بذریعہ وحی و الہام نازل ہوئین اور یہ ایک متعصب مسیحی (ڈاکٹر سپرنگر) کی زبانی ہے اور یہ اسطرح اپنی کتاب لائف آف محمد مین آنحضرت کے متعلق بیان کرتا ہے کہ "..... نکلتے ہوئے آفتاب اور برستی ہوئی پانی اور اُگتی ہوئی روئیدگی مین خداہی کا ید قدرت نظر آتا ہے اور عرش و رعد و آواز آب اور طیور کے نغمہ حمد الٰہی مین خداہی کی آواز سنائی دیتی تھی اور سنسان جنگلون مین پرانے کھنڈرون مین خداہی کے قہر کے آثار دکھائی دیتے تھے۔

... ذخیرہ ہم مسلمانون کے پاس موجود ہے اور اس کے علاوہ
آپ کے اوصیائے کرام یعنی ائمہ اہلبیت علیہم السلام جنہون نے بعد آنحضرت
اعلان وقیام توحید فرمایا ایک اور کافی ذخیرہ اس مظلوم گروہ کے مبارک
کلام کا ہم مسلمانون کے پاس موجود ہے۔ یہ دونون کے دونون قرآن مجید
فرقان حمید کے اصلی وحقیقی معنی ظاہر وروشن کرنے والے ہین اور ان
کلاموں مین وہ توحید ومعرفت کے دریا بہائے گئے ہین جنپر نظر انصاف
ڈالنے سے ایک منکر خدا بھی وجد مین آجاتا ہے اور اپنے خالق کا اقرار
کرنے لگتا ہے۔ ناظرین! اب مین ائمہ اہلبیت جنہون نے آنحضرت کے
بعد اعلان وقیام فرمایا۔ جنکا سلسلہ ارشاد آنحضرت م کی زندگی ہی مین شروع
ہوگیا تھا کسی قدر تفصیل سے اس قدسی صفات نفوس گروہ کی اعلان
توحید کا بیان فاضل کامل مولانا سراج الدین حسن القرشی کی تحریر سے
جو کہ رسالہ "رد البیان" لکھنؤ مین عیسائیون کو ائمہ اسلام کی حاجت
درباب وحاء از خدا کی سرخی سے شایع ہوچکی ہے آپ کے سامنے پیش کرونگا
مگر قبل اسکے ایک مسیحی کا بیان بھی آپ کے روبرو لانا چاہتا ہون جس سے
انکی عظمت وجلالت کا مبارک مرقع آپکی نگاہون کے سامنے یقینی آجائیگا۔
اڈورڈ گبن کتاب عروج وزوال سلطنت روما الکبرا جلد پنجم مین تحریر کرتے
ہین "وہ تمام عظمت شہادت وو جاہت خاندانی ائمہ دوازدہ گانہ... علی
حسن حسین اور نو اولاد حسین کے لئے ہین۔ بغیر اسلحہ خزائن یا رعایا کے
انہون نے یکے بادیگرے عامۃ الناس کے قلوب پر حکومت وسلطنت کی
.... ان محترم ومقدس ائمہ نے (اس) دنیا کی زیب وزینت کو نظر حقارت سے
دیکھا اور راضی برضائے خدا رہے اور اہل دنیا کے مظالم سہے اور اپنی معصوم
زندگیان علم واشاعت دین مین صرف کین .... " آمدم بر سر مطلب۔ اب مین
فاضل کامل جناب ممدوح کی تحریر رسالہ اصلاح نمبرہ جلد ۱۱ بابت ماہ

... ہجری کے آپ کے سامنے پیش کرتا ہون جناب ممدوح
تحریر فرماتے ہین۔

...... اگر آپ بنظر غور تمام مذاہب و ملل کی تاریخ سوائے مذہب اسلام
(جو کہ تمسک ثقلین سے حاصل ہوا) کے ملاحظہ فرمائین جنمین اختلافات
کیوجہ سے ہزارون فرقے پیدا ہو گئے ہین تو آپکو ہر ایک مذہب ایسا ہی
نظر آئیگا جسمین تشبیہ کی گھٹائین برس رہی ہین اور ظلمت شرک نے
نور توحید کو چھپایا ہے خداوند عالم کے لئے جہت و مکان ثابت کرنے کی
عمارتین آباد اور خدا کو معطل محض سمجھنے اور کار آفرینش دوسری قوتونکے
سپرد کردینے کے ابر موسلادھار برس رہے ہین علاوہ ذات خدا کے ہزارہا
صفات کا زمانہ ترقی پر ہے انسان کو نے اختیار محض سمجھنے کا دور دورہ
ہے خدا کو شکل مجسم ماننے کے چشمے بہ رہے ہین اور معاذ اللہ اسکو قابل
تقسیم سمجھنے کی تاریکی زائل ہی نہین ہوتی خدا کے جہت و مکانکی عمارتین
نہایت محکم اور بری باتون کی اسی کی طرف نسبت دینے کی بنائین
نہایت بلند و استوار ہین یہی حال رہا یہانتک کہ اس عالم مین اوس
شخص کا قدم آیا جو سابق ترین حکمائے اسلام اور بعد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے فلاسفہ عرب کے لقب کا مستحق تھا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا شاگرد رشید علم و حکمت و کلام مین تھا وہ کون امیر المومنین
علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ اس فیلسوف اسلام نے
توحید کے گہرے اور عمیق سمندر مین غوطہ مارا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ معرفت
الٰہی کے سمندرون نے جو کچھ اسرار لاہوت اپنے اندر چھپا رکھے تھے
وہ سب اوگل دئے اور جو عجیب و غریب اور بیش بہا امانتین عالم
ملکوت مین انکی تھین وہ سب اس کے حوالہ کردین اب کیا تھا اس

بیان سے کہ جن سے اسرار توحید کے دریا پھوٹ پڑے اور وہ بار زبان
بیان کئین کہ ناخن فکر جنکے حل سے عاجز ہے بڑے بڑے حکیمونکی عقلین انکے
مطالب کی تہ تک پہونچنے مین سرگردان اور زبانین فصحا کی انکی تہ کی خبر
لانے سے گنگ ولال ہورہی ہین بڑے بڑے صحابہ وتابعین جنکو فلسفی مذاق
تھا انہون نے ان خطبونکو جمع کیا اور بڑے بڑے حکما و متکلمین نے انکو درس
دیا اور محدثین قدما نے بھی اپنی مسندون مین اس امام کے علوم کو درج
کیا۔ مثلاً حارث ہمدانی۔ ابن نباتہ حنظلی۔ زید بن وہب کوفی وغیرہ وغیرہ
علمائے علم کلام کے طبقے مین بھی ان لکچرون کا درس رہا۔ اور واصل بن عطاء
غزالی وغیرہ ائمہ معتزلہ نے انکی پوری قدر کی اسیطرح محدثین کرام نے بھی
ان خطبونکے جمع کرنے مین علمائے سابقین سے کمی نہین کی۔ بڑے بڑے راویان
سیر و مسند نے ادہر توجہ فرمائی مثلاً حافظ دیارین واسحاق وابراہیم بن
حسن کسائی ... حافظ بغداد احمد بن ابراہیم الدورقی ... حافظ جہان عبد اللہ
محمد بن عبد اللہ بن سنجر خراسانی متوفی سنہ ۲۵۸ھ حافظ بصرہ یعقوب بن شیبہ
سدوسی مقیم بغداد۔ علامہ ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ انہون نے حضرت
علی کی جو مسند جمع کی ہے پانچ جلدون مین ہے۔ سنہ ۲۶۲ ہجری مین ان کا
انتقال ہوا۔ علی ہذا حافظ عراق اسمعیل بن اسحاق مالکی متوفی سنہ ۲۸۲ ہجری
حافظ مرورود قاضی ابوبکر احمد بن علی متوفی سنہ ۲۹۲ھ حافظ حضرموت ابوجعفر
محمد بن عبد اللہ متوفی سنہ ۲۹۶ھ حافظ بلاد نسا احمد بن شعیب مصنف سنن
نسائی متوفی سنہ ۳۰۳ھ حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن ابوالفر وغیرہ وغیرہ
مذکورین کے علاوہ اور بھی لوگون نے ادہر توجہ کی جن کے نام سے ہم کو
واقفیت نہین ہوئی اس طبقہ کے بعد متاخرین کا طبقہ آیا جس کے اکثر
مشاہیر نے خطبات علی بن ابیطالب کی تدوین اور روایت مین کوشش

کیا ابن عبدربہ (المتوفی سنہ ۳۲۸ھ) نے عقد الفرید مین لکھا۔ قاضی ابوبکر باقلانی (المتوفی سنہ ۴۰۳ھ) نے اعجاز القرآن مین کچھ اقتباس کیا۔ جاحظ نے کتاب البیان والتبیین مین تلخیص کی۔ جلال الدین سیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ نے جمع الجوامع مین اسکو جگہ دی۔ اخطب خوارزمی نے مناقب مین اس سے مدد لی۔ کمال الدین بن طلحہ شافعی (المتوفی سنہ ۶۵۲ھ) نے مطالب السئول کیلئے اسکو منتخب کیا۔ حافظ محمد بن اسلم گنجی شافعی نے کفایۃ المطالب کو اس سے آرایش دی۔ علاوہ برین اور بزرگون نے بھی ادہر توجہ فرمائی جنکے بیان کے لئے البیان کی وسعت کافی نہین ہوسکتی۔ جس شخص کو کتب سیر و تواریخ۔ ایام عرب و معاجم و مسانید و سیر و اجزا و افراد تک رسائی نہ ہو اوسکو صرف نہج البلاغہ کا دیکھ لینا کافی ہے جسمین اس امام عالیمقام کے خطبات جمع ہین اور جن کے مطالعہ سے آنکھون مین خنکی اور تازگی آتی ہے علاوہ برین بحار کی کتاب التوحید مین بھی جسکے مانند عالم مین کوئی دوسری تالیف نہ ہوگی وہ رجوع کرسکتا ہے ......

اسیطرح اس فیلسوف اسلام حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے بعد جو ائمہ انکی اولاد مین انکے قایم مقام ہوئے اونہون نے بھی تمام بنی نوع انسان کو توحید سکھائی جسکا کوئی شخص انکار نہین کرسکتا اور اسکے ثبوت کیواسطے صرف ایک حدیث کافی ہے جسے مفضل بن عمر ایک شخص نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے... خلاصہ یہ ہے کہ حدیث وہ عالیشان کتاب اسلام مین ہے جسنے قیامت تک جتنے ملحد و زندیق پیدا ہونیوالے اور شک کرنے والے ہین سب کو مادہ شک والحاد کو قطع کردیا ہے مگر صرف خاص خاص عالمون نے ان علوم کو جمع کیا ہے جن سے ہر قسم کی تاریکی جہل و گمراہی دور ہوتی ہے

یہی سبب ہے کہ آج ایک بھی شخص یہود و نصاری و ہنود و مجوس وغیرہ کو
ایسا نہین ملیگا جو شرک و تجسم و انکار صانع کے ساتھ متہم ہونے سے چین بہ
جبین نہو جیسے کوئی کسی کو گالی دے یا شیطان کا ہمپایہ قرار دے یا کسی
بدترین شخص کی اولاد مین اسے قرار دے اس علانیہ گوئی اور اظہار کی
جو توحید خدائے واحد و غالب کے دعوی مین ہر قوم سے پیدا ہی دلیل
یہ ہے کہ جو لوگ شب و روز اسی کوشش مین ہین کہ ہمارے مذہب کی
کتابون سے جو عار و ننگ کی باتین ہین اونکو دہو ڈالین اور مٹادین
ہر صاحب مذہب پکار پکار کر اپنی تئین اہل توحید مین شمار کرتا ہے اور
اپنی مذہبی کتابون مین جو شرک و کفر کی باتین بھری ہین اون کی تاویلین
کرکے رفع شرمندگی کرتا ہے ۔ اسکا ثبوت دینے کی ضرورت نہین ہی جو
لوگ آجکل کے اخبارات کہ دنیا کے ہر گوشہ مین شایع ہین دور و نزدیک
ہر شہر مین اونکی اشاعت ہی پڑھتے ہین انہین بخوبی معلوم ہے ......
الغرض کل متکلمین و حکما جو اسلام مین پیدا ہوئے ہین وہ سب اپنے
فلسفہ و حکمت مین نسبت شاگردی حضرت امیر المومنین علی مرتضی کے
ساتھ درست کرتے ہین جیسا کہ کتب تواریخ مذہب و ملل مین بخوبی
بالتفصیل مرقوم ہے ...... از انجملہ ایک خوبی اس مذہب کی یہ ہے
کہ اسلام مین جو امام گذرے ہین اونہون نے ہمارے اور کل بنی آدم
کے ساتھ یہ احسان کیا ہی کہ ہم لوگون کو اونہون نے وہ طریقہ بتلا دیا کہ جس
طریقہ سے ہمین خدا سے دعا مانگنا چاہیے ۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ
ہم مین سے اگر کوئی کسی بادشاہ کے پاس جاوے یا بادشاہ اوسکو بلوائے
تو دیکھنا چاہیے کہ اوس کو کیا تردد پیش ہوتا ہے کہ کیونکر مین بادشاہ کو
سلام کرون اور اگر کوئی بات پوچھے تو کیونکر جواب دون کہ جسمین اس کی

بادشاہون کے ساتھ دیکھا حالانکہ ہم اور وہ سب بندہ خدا ہین تو پروردگار
عالم جو آسمان و زمین کا منتظم اور کل بادشاہون کا بادشاہ ہے اوسکے
ساتھ کیا ہونا چاہئے لیکن سوائے مذہب اسلام اور کسی مذہب مین
ہمنے کوئی گروہ ایسا نہین پایا جو خدا سے باتین کرنے کا طریقہ تبلائے
سوائے انہین ائمہ کے کہ ان حضرات نے ہمین اور تمام دنیا کو وہ طریقہ
بتلا دیا کہ ہم خدا تعالیٰ کے عزت و جلال کا لحاظ کرکے کیونکر دعا مانگین
یا باتین کرسکین۔ جو لوگ دقیقہ رس باریک بین صاحب غور و تعمق حضرات
ہین اونکو بخوبی معلوم ہے کہ وہ اپنے پروردگار کے اوصاف سمجھنے سے
قاصر ہین اور کسی طرح سے وہ اوصاف کسی زبان کے لفظون مین ادا نہین
ہوسکتے۔ اگرچہ وہ اوصاف خدا کے عین ذات ہین اور خدا مین اور
انہین کوئی فرق نہین ہے انہین اوصاف مین اوسکے اسماء مقدسہ ہین
جن کے ذریعہ سے یہ اوصاف مختلف زبانونمین تعبیر کئے جاتے ہین اور
تمام موجودات حتیٰ کہ ایک ایک ذرہ خاک کا وہ بھی بنص قرآنی اپنے
خالق کو جانتا ہے اوسکے وجود کا مدرک ہے اسکی حمد مین تسبیح پڑھتا ہے
اوسکے شکر مین تر زبان ہے اوس کی محبت مین فنا ہے جیسا کہ کتاب اللہ
کے مقامات مین اسکی تصریح موجود ہے لیکن عقلمند آدمی جو مآل اندیش ہے
اور اپنے خاتمہ کار و انجام افعال پر ہوشیاری کے ساتھ نظر رکھتا ہے اس
وقت تک خدا سے باتین کرنے کی جرات نہ کریگا جب تک کہ اوس کو خاص
طریقہ نہ معلوم ہو جسے خدا نے اس غرض کیلئے پسند کیا ہے اور اوسکو پورا یقین
نہ ہوجائے کہ اوقات دعا و ساعات سوال مین خدا کے غضب سے مین محفوظ
رہونگا اور اوسکی خوشنودی مجھکو حاصل ہوگی اسلئے کہ خوف اس امر کا ہوتا
ہے کہ طرز سوال و کیفیت دعا مین خدانخواستہ کوئی ایسی صورت نہ پیش

انسان پر خود فراموشی چھا جاتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ خدا کی شان بڑی ہے
اوسکا رتبہ نہایت ارفع و اعلیٰ ہے اور اوسکی عزت و سطوت حد قیاس سے
خارج ہے ظاہر ہے کہ یہ امر بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ خداوند عالم نے وہ
طریقے اپنے خاص صاحبان وحی و الہام کے ذریعہ سے اپنے بندون کو
بتا دیے ہون ایسی حالت مین جیسے اونکو اپنی تکلیفات شرعیہ مین
جو علت غائی بعثت انبیا کی ہے علم اور معرفت حاصل کرنیکی ضرورۃ
ہے اسی طرح دعا مانگنے مین بھی اونکو اس کا طریق سمجھنے کی حاجت ہے
کیونکہ درحقیقت وہ بھی منجملہ اونہی تکالیف شرعیہ کے ہے جو علت بعثۃ
انبیاء ہے پس ان حضرات نے خدا سے طریقہ دعا مانگنے کا سیکھا تاکہ
اون جاہل بندونکو تعلیم کرین جو محض اپنی عقل سے اپنی تکالیف کو
بھی نہین دریافت کر سکتے ایک منصف مزاج جو انصاف پسند ہو اور
خلاف انصاف حکم کرنے کو برا جانتا ہو جب دنیا کے مذاہب مین
نظر دوڑائیگا اور غور و تامل سے کام لیگا اور نوع انسان کے تمام مذہبون
اور مشربون سے پوری اطلاع بہم پہونچائیگا اور جن کتابون پر ان مذاہب
کی بنیاد ہے اون پر بخوبی نظر جمائیگا تو اوسے صاف نظر آئیگا کہ بجز دین
اسلام کے جو خداے منعم کا آج کے روز دین حق ہے۔ یہ اسوقت
سے دین الٰہی ہے جب سے کہ موجودات کتم عدم سے ہستی مین آئے
اور عالم مین ظہور پذیر ہوئے اور اوس مقام نفی سے باہر آے جہان
علمائے متکلمین کے مسئلہ ثبوت حال کا اثبات ہی نہین تھا اور ان
چیزونکا اسوقت تک تذکرہ بھی نہین آیا تھا اور پردہ بطون سے نکل کر
یہ امور عالم ظہور مین جلوہ گر ہی نہین ہوئے تھے اس مسئلہ مین بڑے
بڑے مشہور فاضل متکلمین کے قدم ڈگمگا گئے ہین اور عہد گذشتہ سے

پس کل مذاہب طریقہ دعا کی تعلیم سے بالکل خالی ہین ان مین کفر و الحاد اور
شرک کی ایسی بدبو آتی ہے جس سے جی متلایا جاتا ہے اور اون مین
اون چیزونسے مدد مانگی جاتی ہے جن کو خود کوئی شعور نہین ہے اور جن پر مدد
مانگنے والے کو خود فضیلت حاصل ہے اور عصر قدیم سے لیکر عہد جدید تک
ہمیشہ ان معبودونپر خود انسان کو حکومت حاصل ہے۔ یہ لوگ اس غلطی
مین صرف شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے پڑے ہین۔ لیکن جب سے کہ خدا
نے بندونپر کرم کرکے دین اسلام کو شایع فرمایا اور اوس کی روشنی کی چمک
دمک اطراف دنیا مین پھیلی اور اسکے آفتاب عالمتاب کی نورانیت سے
نظرین خیرہ ہونے لگین اور توہمات و شبہات کی تاریکیان زایل اور
نابود ہونے لگین اسوقت مین منکرین اسلام و مخالفین شریعت کو ہوش آیا
اور سمجھے کہ ہمارے مذہب مین طریقہ دعا کسقدر کج اور ٹیڑھا ہے، ورخود بخود
نفرت کرنیلگے اور مجبور ہو کر قرآن مجید اور آنحضرت اور اونکی آل اطہار علیہم السلام
کی دعاؤنکو اختیار کرنا پڑا اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ فی زمانہ مجھے ایک کتاب
بہ میقات الصلوۃ فی سبعۃ اوقات علیگڈہ کالج کے کتب خانہ مین ملی یہ
کتاب ہامر بیگ اشتال کی تالیف ہے جو جرمن کے بڑے مشہور فاضل
مستشرقون مین شمار ہوتا ہے یہ بڑا باکمال آدمی جرمن مین گذرا ہے یہ رسالہ
بہت مختصر ہے اسکا نام اس نے حزب اعظم بھی رکھا ہے اصل رسالہ کو
عربی مین تالیف کیا اور پھر اسکا ترجمہ زبان جرمنی مین کیا ...... یہ امر
مسلمانون کے ذہن نشین رہنا چاہیے کہ یہ نامور مولف یورپ کا سرآمد و
فاضل اور مشہور مستشرق ہے اور جرمنی کے شہرہ آفاق علما مین ہے اسکی
ولادت ایک مقام مین ہوئی تھی جو عرف عام مین بنام گراز مشہور ہے
جنوری سنہ ۱۷۶۳ء مین اوس کی پیدایش ہوئی اور ۲۲ نومبر سنہ ۱۸۴۲ء کو دنیا

(اللہ تعالٰی)...... اصل یہ ہے کہ اس شخص کو چند دعائین ایمہ اسلام کی مل گئی تہین مثلاً دعای کمیل جو کمیل بن زیاد نخعی کے نام سے مشہور ہے کمیل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جلیل القدر ساتھیون مین تھے اور چونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہ سے یہ دعا انہی نے روایت کی ہے اور حضرت نے ان ہی کو اسکی تعلیم دی تھی لہذا اونہی کے نام معروف ہے یا مثلاً دعاے سمات کہ وہ بھی حضرت علی کی ہے اور انبیاے سابقین کے عجیب وغریب اسرار اور رموز پر جن سے عقل کو حیرت ہوتی ہے اور اہل بصیرت کی نظر متحیر ہو جاتی ہے مشتمل ہے یا مثلاً دعاے ابو حمزہ ثمالی جو سید الساجدین علی بن حسین بن علی مرتضی رضی اللہ عنہم سے کہ بلقب امام زین العابدین مشہور و معروف ہین ابو حمزہ مذکور نے اس کی روایت کی ہے اور حضرت اس دعا کو ماہ رمضان کی راتون مین کہ قرآن پاک جو دنیا کیلئے ہدایت وارشاد کا سرمایہ اور حق کو باطل سے الگ کرنیکا ذریعہ ہے انہی راتوںمین اترا ہے پڑھا کرتے تھے یا مثلاً دعائے سحر جو بسند صحیح امام محمد بن علی (امام محمد باقر) سے مروی ہے اور جسے وہ رمضان شریف کی ہر شب مین پڑھا کرتے تھے اور ہمیشہ پھر اسکا ورد رکھتے تھے اس عیسائی فاضل نے ان دعاؤن کو جو ایمہ اسلام سے ماثور اور تمام بلاد نزدیک و دور مین مشہور و معروف ہین بہت پسند کیا اور انکے بعض فقرات جنمین بتا دیا گیا ہے کہ بندہ اپنے مولا کو کیونکر خطاب کرے اور اللہ تعالٰی سے کسطرح دعا مانگے اور راہ دکھلانے دعا مانگنے کا کیا طریقہ ہے اس شخص نے وہ فقرات لے لئے اور جن جن مقامات مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے اہلبیت کا انمین ذکر اور واسطہ دلایا گیا ہے اون فقرات کو بالکل خارج کر دیا اور

... جو فقرات اوس کو مشکل اور دقیق
معلوم ہوے اور جس کا مطلب اوس کی سمجھ مین نہین آیا اونکو بھی اوسنے
چھوڑ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو محض اپنی نصرانیت کیوجہ سے
چھوڑ دیا کیونکہ دین اسلام ہی سے اوس کو انکار تھا اور جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے اوس کو فرار تھا اور اوسکے قلب کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اپنی کتاب مین درج کرنا ناگوار تھا مگر وہ
اپنے مذہب کی دعاون سے چشم پوشی کرنے مین ناچار تھا مجبوراً اوسکو
دین اسلام کی دعائین جو بدایع اسرار ربوبیت و خواص حقایق عبودیت
کی جامع ہین لینا پڑین اور انجام کار مسلمانون ہی کی کاسہ لیسی کرنا ہوئی
حتی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کیطرف جو زبور منسوب ہے اوس مین سے
بھی کچھ لینا اوس نے پسند نہ کیا مین کہتا ہون کہ اس غریب کا اوسوقت
کیا حال ہوتا جبکہ ان ادعیہ مبارکہ کے علاوہ نقیب الطالبین ابو القاسم
علی بن موسی بن جعفر بن طاوس علوی حسینی جو ملقب رضی الدین المتوفی
سنہ ۶۶۴ھ ہجری، مشہور ہین کتابین دیکھتا اور کتاب الاقبال علی الاعمال
و کتاب مہج الدعوات و منہج العنایات و کتاب جمال الاسبوع بکمال العمل
المشروع و کتاب الدروع الواقیہ من اخطار الاسفار و الازمان مطالعہ
کرتا۔ نیز کتاب مصباح المتہجد کو جو سید ابن طاوس کے جد مادری
ابو جعفر محمد بن حسن طوسی (شیخ الطایفہ المتوفی سنہ ۴۶۰ھ) کی ہے اور کتاب
کتاب مصباح کفعمی و کتاب الدعاء و کتاب المزار متعلق بحار الانوار فاضل
مجلسی (المتوفی سنہ ۱۱۱۱ھ) کو دیکھتا اور ان سب سے بڑھ کر صحیفہ سجادیہ کو
جسکی روایت بطریق تواتر حضرت امام زین العابدین علی بن حسین بن
علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ علیہم اجمعین سے کہ وہ شیعون
کے امام چہارم ہین ثابت ہے۔ دیکھے ہوتا تو اوس کی کیا کیفیت ہوتی

جسے اگر کوئی شخص رکن و مقام کے مابین حلف لے کہ طبقہ متقدمہ و غیر
متقدمہ مین کوئی بھی اس کی نظیر نہیں پیش کر سکتا تو مین قسم کھاؤنگا اور
امید ہے کہ مجھکو کفارہ نہ دینا پڑیگا الے غیر ذلک من کتب الادعیہ غریب
الکران کتابون کو جو نہایت جلیل القدر ادعیہ ایمہ اسلام کو حاوی ہین
دیکھے ہوتا تو جیسے وحشی سر بصحرا ہوتے ہین وہ بھی بیابانون مین سرگردان
ہوجاتا اور جس طرح کہ بن مانس انسان سے بھاگتے ہین وہ بھی آبادی
سے نفرت کرنے لگتا۔ خدا پرست عابدون اور راہبون کی خوف خدای
ارض و سماء سے جو کیفیت ہوتی ہے اور جیسا کہ خدا کے ڈر سے وہ مضطرب
رہتے ہین وہی حالت اسکی بھی ان کتابون کے دیکھنے سے ہوتی مجبوراً
و اضطراراً اوسکو اپنی جرمنی گردن سے عیسائیت کا جوا اوتار ناپڑتا اور
دین اسلام کی طرف رجوع بحق کرنا ہوتا ان دعاؤنکی نورانیت جو
عقل کو خیرہ کرنیوالی ہے لامحالہ اوس کو راہ راست پر لاتی اور مسلمان
بناتی۔

محمد مصطفی کی ذات ہے جو فیض دنیا کو پہونچے
اونکے لئے نہ صرف مسلمانون کو بلکہ کل عالم کو
اون کا ممنون و مشکور رہنا لازم و مناسب ہے

ناظرین: آن حضرت کی ذات بابرکات
ہے جو فیوض اہل عالم کو پہونچے اس کے
لئے نہ صرف مسلمانون کو بلکہ اہل عالم کو
آنحضرت کا ممنون و مشکور ہونا چاہئے اگر ان فیوض کی کسی قدر تفصیل کیجائے
تو اسکے لئے ایک جداگانہ رسالہ درکار ہے اسلئے بطور اختصار صرف ایک
براہمہ دہرمی بزرگ کا قول کافی و وافی ہے شری ودیے پرکاش و پوچی
پرچارک براہمہ دھرم اپنی کتاب سوانح عمری حضرت محمد صاحب بانی اسلام
مین تحریر فرماتے ہین حضرت محمد صلعم صاحب بانی مذہب اسلام ... منجملہ
اون بزرگ اشخاص کے ہین جنہون نے قانون قدرت کے موافق ولادت
[illegible]

اور لوگو نکو روحانی و دنیاوی ترقی کا راستہ دکھایا جس طرح اہلِ ہندوستان کو جناب مہاتما

منی گوتم عرف بدھ اور راجہ رام موہن رائے اور فارس کو زردشت اور چین کو

کنفوشش اور یہودیہ کو حضرت عیسیٰ کے وجود پر فخر ہے ویسے ہی ریگستان عرب

کیلئے محمد صاحب کا وجود اس کی عزت و عظمت کا باعث ہے بلکہ آنحضرت کی

ذات سے جو جو فیض دنیا کو ہو گئے اون کے لئے نہ صرف عرب بلکہ تمام دنیا کو

اونکا شکر گذار ہونا مناسب ہے کون کون سی تکلیفین ہین جو اس بزرگ نے

نسل انسان کے لئے اپنے اوپر برداشت نہین کین اور کیا کیا مصیبتین انکو اس

مین اوٹھانی نہین پڑین؟ عرب جیسے ایک وحشی و کندہ ناتراش ملک کو

خدا کی توحید کی تعلیم دینا اور سیدھے راستہ پر لانا ایک ایسے ہی فلسفی مزاج کا کام

تھا اور آخر اسی سے انجام ہوا۔ تنگدل اور متعصب لوگ ایسے بزرگ کی نسبت کچھ ہی

کہین لیکن جو لوگ انصاف پسند اور کشادہ دل ہین وہ کبھی محمد صاحب کی اون

بے بہا خدمات کو کہ جو وہ نسل انسانی کی بہبودی کے لئے بجا لائے بھلا کر احسان

فراموش نہین ہو سکتے اور جو لوگ ایسا کرتے ہین وہ بڑے درجہ کے تنگدل اور

ناحق شناس لوگ ہین۔

ناظرین! اب مین آپ حضرات کے سامنے پنڈت گنپتی لال صاحب خستہ دہلوی

کی ایک نعت کے کچھ اشعار بغرض سرور قلب پیش کرونگا۔ یہ نعت رسالہ نظام المشایخ

رسول نمانمبر مین شایع ہو چکی ہے بعدہ روزانہ ہمدرد دہلی مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ

مین بصیغہ منقولات درج ہوئی اس آخر الذکر اخبار سے اس نعت کے کچھ اشعار

درج ذیل کرتا ہون۔

بادہ عصیان سے کل ملک عرب مخمور تھا	سوجھتی اسکو نہ تھی زنہار راہ ارتقا
اس خدا دوجہانکا دیکھئے لطف و کرم	ریت کے ذرونکو عالم مین کیا جلوہ نما
کاشف اسرار وحدت یا محمد مصطفے	آنکر تو نے عرب کا پار بیڑا کر دیا

یا مجسم نور قدرت کی تھی اک تصویر تو ۔۔۔ یا مکمل تھا تو اک اظہار شان کبریا

ناز ہی اہل عرب کو ہی نہ تیری ذات پر ۔۔۔ حشر تک تکبیر کرے گا فخر سارا ایشیا

رسن کا چشمہ بہایا خشک ریگستان مین ۔۔۔ آفرین عصمت سراپا آفرین جسد آمنہ

حلم کا شربت پلایا جسنے اپنے شیر مین ۔۔۔ کون ہے جز نام تیرا اے حلیمہ کی بھلا

تھا خدا اک اک عرب کا بن رہا عبد الصنم ۔۔۔ ایک عبد اللہ تھا جس کے گھر پہ نور خدا

جاہلون اور وحشیون کو لایا راہ راست پر ۔۔۔ آفرین ہمت پہ تیرے یا محمد مصطفی

ختم تیری رہنمائی راہ وحدت پر نہ تھی ۔۔۔ ہان سیاست اور تمدن مین بھی یکتو کامل تھا

کام تو نے وہ کیا کھا کر فقط نان جوین ۔۔۔ زندہ جاوید جس سے دو جہان مین ہو گیا

بزم مین دریائے الفت رزم مین جنگی جوان ۔۔۔ الغرض ہر اک ہنر مین تھا ترا رتبہ بڑا

جنگ خندق اور پیکار احد سے ہے عیان ۔۔۔ تیری جرأت اور دلیری اور ترا جود و عطا

> افسوس وہ اسلام جس نے رفع اختلاف فرمایا حدیث ثقلین سے تمسک نہ کرنے کی وجہ سے اس بلا مین مبتلا ہے

افسوس! آج وہی اسلام ہے کہ جس مین ہزارون اختلافات اور ہزارون جھگڑے۔ آج وہی اسلام ہے کہ جن کا ایک خدا نہین بلکہ مختلف رنگ کا خدا ہے کسی نے ہندوون کے طریق خدا کو مانا ہے اور کسی نے یہودیونکے طریق پر غرض یہ ہے کہ ان لوگون نے وہی عقاید متعلق توحید و عدل اختیار فرمائے جو کہ باب سیوم باستثنائے اسلام مذاہب عالم کی توحید و عدل کے خلاصہ مین تحریر کر چکا ہون ان لوگون کے عقاید متعلق توحید و عدل۔ توحید ہنود و زردشتیان۔ تاؤ۔ کنفیوشش۔ صابئین و یہود اور نصاری سے کچھ کم نہین بلکہ ان سے بھی بہت کچھ زیادہ۔ اب ایسی صورت مین یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جناب پیغمبر اسلام خاتم النبیین نہین اور نہ خاتم الانبیا بلکہ اور نبی کی آمد کی ضرورت ہے تاکہ وہ آکر رفع اختلاف کرے اور سچی و حقیقی توحید کا اعلان کرے اسکے متعلق مختصر لفظون مین نہایت مضبوطی اور ڈنکے کی چوٹ یہ کہا

عرب پر ہوا اختلافات سے پر ہوتا درحقیقت یہ تو ایک ہی راہ - راہ مستقیم کی
ہدایت وتعلیم کرنے والا ہے - یہ اختلافات سے قطعی پاک وصاف ہے اور
یہ رگڑے جھگڑے اور اختلافات جو پیدا ہوئے دراصل حدیث ثقلین سے
تمسک نہ کرنے کا ادبار ہے اور یہ ادبار اوس وقت تک دور نہ ہوگا جبتک
کہ حدیث ثقلین سے تمسک نہ کیا جاوے ؂

خلاف پیمبر کسے رہ گزید ۔۔۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

تمت

ضمیمہ نمبر ۱

چند غیر مذاہب کے زبان و قلم سے

اسلامی خدا کا تذکرہ

ناظرین! مین آپ کے سامنے چند غیر مذہب کے زبان و قلم کے نکلے ہوئے الفاظ اسلامی خدا کے متعلق لانا چاہتا ہون جس سے آپ خود اندازہ کر سکتے ہین کہ آیا یہ اسلامی اعتقاد کس پایہ کا ہے کہ غیرون تک کے بھی خیالات تعریف و توصیف کی صورت مین اسی طرف جھکے ہوئے معلوم ہوتے ہین انشاء اللہ ایک زمانہ ایسا بھی ضرور آئیگا کہ کل کے کل اسلامی خداہی کے سامنے سر جھکتے ہوئے نظر آئینگے اور اوسی کی تعریف سب کی زبانون پر ہوگی اور اوسی کا گیت سب گاتے ہونگے۔

(۱) روسی فلاسفر کاونٹ ٹالسٹائی متعلق عقائد و تعلیم اسلام اسطرح تحریر کرتے ہیں۔ دین اسلام کی اس تعلیم کا خلاصہ جس کی حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے منادی کی حسب ذیل ہے۔

(۱) خدا ایک ہے اسکے سوا کوئی معبود نہین اور اسیوجہ سے بہت سے معبودونکی عبادت ناجائز ہے (۲) اللہ تعالے رحیم و عادل ہے (۳) انسان کی انسانی کوشش اسکی ذات تک محدود ہے اگر انسان خداوند تعالی کی شریعت کے موافق چلے اور خداوند تعالے کے احکام کو مانے اور نواہی سے اجتناب کرے تو وہ اپنے اعمال نیک کا دوسری زندگی مین (یعنی مرنیکے بعد) اچھا اجر پائیگا اسیطرح خداوند تعالے کی شریعت کا مخالف اپنی خواہشون پر چلنے والا اپنے برے اعمال کا برا بدلہ دوسری زندگی (یعنی دوسرے جہان روز قیامت) مین اوٹھائیگا۔ (۴) اس دنیا

ی ہر چیز فنا ہو جانے والی ہے صرف خدائے ذوالجلال کی ایک پاکیزہ ذات
باقی رہنے والی ہے۔ (۵) خداوند تعالےٰ پر کامل ایمان لائے اور اس کے
احکام کی پوری پوری تکمیل کے بغیر حیات حقیقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ (۶)
خداوند تعالی حکم دیتا ہے کہ میری محبت دل میں رکھو اور آپس میں ایکدوسرے
سے محبت کا برتاؤ کرو۔ خداوند تعالی کی محبت اداے صلوۃ میں ہے اور
قریب کی محبت حاضر و غائب مشارکت کی معین و مددگار اور نقصان سے بچانے
والی ہے (۷) جو لوگ خدا اور روز جزا پر ایمان لائے ہیں اونکا فرض ہے
کہ وہ اپنی پوری پوری کوشش اون چیزوں کی مدافعت یا دور رکھنے میں خرچ
کردیں جو شہوات نفسانیہ کو برانگیختہ کرنے والی ہو اسی طرح انکو چاہیے کہ
وہ ارضی ملذ چیزوں سے بچیں اور یہ کہ وہ جسم کی زیادہ خدمت کرکے اس کو
آرام طلب نہ بنائیں بلکہ روح کی خدمت کریں اور کھانے پینے کی چیزوں میں
زہد اختیار کریں اور ایسی مشروبات کا استعمال حرام سمجھیں جو روح کو بیجا نہیں
لانے والی ہوں (یعنی شراب وغیرہ) اور کلی کوشش کو اپنا فرض سمجھیں۔ (۸)
حضرت محمد نے اپنی ذات کے متعلق کبھی یہ نہیں کہا کہ صرف وہی خدا کے ایک
نبی ہیں اور کوئی دوسرا نہیں بلکہ اونکا اعتقاد تھا کہ موسی و عیسی (علی نبینا و
علیہم السلام) بھی نبی تھے۔ آپ نے یہود و نصاری سے فرمایا کہ تم اپنا دین
چھوڑنے پر مجبور نہ کئے جاؤ گے بلکہ تمپر صرف یہ ضروری ہوگا کہ تم اسلام میں داخل
ہونیکے لئے انبیاء (علیہم السلام) کے احکام و وصایا کو پورا کرو"

(حکم الہی ترجمہ مولوی آغا رفیق صاحب۔ بلند شہری)

(۲) مسٹر کارلائل۔ ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ میں لکھتے ہیں "جناب پیغمبر اسلام اپنی
بی بی خدیجہ سے مخاطب ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں، میں اپنی آنکھوں سے دیکھ
رہا ہوں یہ تمام بت اور اونکی پرستش سب ہیچ ہیں۔ کمبخت لکڑیوں کے ٹکڑے

عبادات کرتے ہین اور اسی کی طرف توجہ کرتے ہین وہی بزرگ ہے اور کوئی شے
اس سے بزرگتر نہین وہی حقیقۃ الحقایق ہے۔ جوبی بتون کو حقیقت سے کوئی
تعلق نہین وہی حقیقی صانع ہے اسی نے ہمین اولاً پیدا کیا اور وہی ہماری بقا کا باعث
ہے ہم اور تمام چیزین اسی کی ظل حمایت مین ہین اسی نمود بے بود کے پردے مین اسکی
قدرت کی تجلی مخفی ہے۔ اللہ اکبر خدا بزرگ ہے اور ہیرو اسلام یعنی اپنے کو خدا
کے سپرد کر دینا چاہئے۔ ہماری پوری قوت یہی ہے کہ اوسی پر توکل کرین وہی جو
ہمارے حق مین مناسب جانے کرے۔ دنیا اور آخرت دونون مین جو کچھ وہ
ہمارے لئے مناسب سمجھے موت ہو یا موت سے بھی بدتر ہمارے لئے وہی
خوب ہے۔ وہی خوب تر ہے ہم اپنے کو خدا کے سپرد کرتے ہین۔ گیتھے کہتا ہے کہ اگر
یہی اسلام ہے تو کیا ہم سب کا مدار اسلام ہی نہین ہے۔ ہان! ہان! ہم سب
جنہین کچھ بھی اخلاق ہے ایسی ہی زندگی بسر کرتے ہین۔ ہمیشہ سے مانا گیا ہے کہ
انسان کی بڑی عقلمندی یہ ہے کہ اپنے آپ کو ضرورت کے سپرد کرے۔ ضرورت اسے
خود ہی اپنی اطاعت پر مجبور کریگی۔ پس چاہئے کہ یہ اعتقاد رکھے کہ وہ سخت سے سخت
شے جسپر ضرورت نے ہمین مجبور کیا بہتر ہے اور وہی ہونی چاہئے۔ یہ مجنونانہ غرہ
کہ ہم خدا کی صفت عقلی کا اپنے چھوٹے دماغ سے اندازہ کر سکتے ہین اس سے
دست بردار ہونا چاہئے بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کا قانون عدل مستحکم ہے جس کی
تہ کو ہم نہین پہونچ سکتے لیکن اتنا جانتے ہین کہ وہ (قانون) خیر محض ہے
اور انسان کا فرض ہے کہ اس قانون کلی کی متابعت کرے کمال انقیاد کے
ساتھ اسکا پیرو ہو نہ کہ اوس مین اعتراض نکالے بلکہ اوسے ناقابل اعتراض سمجھ کر
اوسکا مطیع ہو۔۔۔۔۔۔ یونانیون اور یہودیون کے مکالمے اور وہ گوے ان کی
موشگافیان بھی وہ چیزین نہین جن کے درمیان سے وہ صحرائے عرب کا پرورش
یافتہ اپنا سچا اور دامی قلب لئے ہوئے موت و حیات کی طرح سرگرم اپنی تیز نظر

کی بت جنہیں تم اپنے وہم سے گڑھ کر تیار کرتے ہو جنپر مکھیان بیٹھی رہتی ہین جنکو تم پرستش کرتا ہوں کہ یہ لکڑی ہے یہ تمھارے لئے کچہ نہین کرسکتے یہ جعلی اور فریبی صورتین ہین اگر تم انھین سمجہ لو تو نہایت نفرت انگیز چیزیں ہین۔ صرف خدا موجود ہی فقط وہی قادر ہے وہی تمہین مار سکتا ہے اور جلا سکتا ہے۔ اللہ اکبر خدا بزرگ ہے سمجہ لو کہ اسکی مشیت تمھارے حق مین مفید ہے خواہ تمھارے گوشت اور خون کو کتنے ہی تکلیف کیون نہ ہو وہی بہتر اور حکمت سے مملو ہے۔ تمہین مشیت الٰہی کو ایسا ہی سمجھنا چاہئے۔ دنیا و آخرت دونوں تمھارے لئے مشیت ایزدی کے سوا کچہ اور نہین ہے ،، (سرور انبیاء)

(۴) مسٹر گبن کتاب عروج وزوال سلطنت رومۃ الکبریٰ جلد پنجم مین تحریر فرماتے ہین۔

،، قرآن خدا کی وحدانیت پر ایک عمدہ شہادت ہے مکہ کے پیغمبر نے بتون کی۔ انسانوں کی۔ ثوابت اور سیارون کی پرستش کو اس معقول دلیل سے رد کیا کہ جو شے طلوع ہوتی ہے غروب ہو جاتی ہے اور جو حادث ہے وہ فانی ہوتی ہے اور جو قابل زوال ہے وہ معدوم ہو جاتی ہے۔ اسنے اپنی معقول سرگرمی سے کائنات کے بانی کو ایک ایسا وجود تسلیم کیا جس کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا نہ کسی شکل مین محدود نہ کسی مکان مین اور نہ کوئی اسکا ثانی موجود ہے جس کی اوس کو تشبیہ دیسکیں وہ ہمارے نہایت خفیہ ارادون پر بھی آگاہ رہتا ہے۔ بغیر کسی اسباب کے موجود ہے اخلاق اور عقل کا کمال جو اسکو حاصل ہے وہ اس کو اپنی ہی ذات سے حاصل ہے ان بڑے بڑے حقایق کو پیغمبر نے مشہور کیا اور اسکے پیروون نے اون کو نہایت مستحکم طور سے قبول کیا اور قرآن کے مفسرون نے معقولات کے ذریعہ سے انکی تشریح و تصریح کی۔ ایک حکیم جو خدا تعالےٰ کے وجود در

یہ کہہ سکتا ہو کہ وہ ایسا عقیدہ ہے جو ہمارے موجودہ ادراک اور قوائے عقلی
سے بہت بڑھ کر ہے اسلئے کہ جب ہمنے اس لامعلوم زمینی خلا کو زمان اور
مکان اور حرکت اور مادہ اور حس اور تفکر کے اوصاف سے بری کر دیا تو
پھر ہمارے خیال کرنے اور سمجھنے کے لئے کیا چیز باقی رہی۔ وہ اصل اول
(یعنی توحید ذات و صفات باریتعالے) جسکی بنا عقل اور وحی پر ہے
محمد کی شہادت سے استحکام کو پہونچی۔ چنانچہ اس کے معتقد ہندوستان
سے لیکر مراکو تک موحد کے لقب سے ممتاز ہیں اور تصویروں کے ممنوع
کردینے سے بت پرستی کا خطرہ مٹا دیا گیا (اعجاز التنزیل)۔

(۵) مسٹر جے۔ ایف ہولڈن نے فرانیڈ ایڈلٹ اسکول فاک لینڈ کے ایک
جلسہ میں مذہب اسلام پر تقریر کرتے ہوئے اسلامی توحید کے متعلق اس طرح بیان
کیا ہے

اسلام کا سب سے زبردست عقیدہ یہ ہے کہ خدا کو واحد سمجھا جائے اور
اور اوس کے ساتھ کسی کو شریک نہ لایا جائے۔ اوس کو قادر مطلق رحیم اور
اوس کی محبت کو شفقت والدین سے بھی زیادہ سمجھا جائے۔ قرآن میں
خود ایک موقع پر خدا کی صفات اس طرح بیان کی گئی ہیں کہ وہ قادر مطلق
ہے وہ عادلوں کا عادل ہے۔ وہ ساری دنیا کا مالک ہے۔ وہ عالم و دانا ہے
وہ آسمان و زمین کا بنانے والا ہے وہ موت و حیات کا خالق ہے۔ اسی
کے ہاتھ میں دنیا کی بادشاہت ہے۔ وہ شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے
وہ ذو الجلال ہے وہ سریع الحساب ہے۔ وہ منصف ہے وہ صادق ہے
وہ ذرہ ذرہ نیکی و بدی جو انسان کرتا ہے اوس سے واقف ہے۔ اسی کے
ساتھ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ بادشاہ حقیقی پاک و امن پسند ہے وہ اپنے
بندوں کا محافظ ہے وہ مظلوموں کی پشت پناہ ہے۔ وہ ہادی ہے وہ ہر مصیبت

بھلائی آدمی کے ہاتھ میں ہے وہ بہت نزدیک ہی. وہ بخشایش میں رحیم ہے وہ گناہونکو معاف کرنیوالا ہے اور صبر دینے والا ہے وہ ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے " (اخبار نیر اعظم مراد آباد مطبوعہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

(۵) مسٹر جان ڈیون پورٹ کتاب اپالوجی فار محمد اینڈ دی قرآن مین فرماتے ہین " قرآن مین ذات باری کی تعریف نہایت مشرح اور صاف ہے اور جو مذہب اسنے اپنی ان خوبیون کے ساتھ قایم کیا ہے وہ وحدانیت الہی کا نہایت پختہ اور شدید یقین ہے اور بجاے اسکے کہ اللہ تعالے کو فلسفیانہ طور پر ایسا مسبب الاسباب مان لیا جائے جو اس عالم کو مقررہ قوانین پر چلا کر خود ایسی شان و عظمت کے ساتھ الگ ہے کہ اوس تک کوئی شے نہین پہونچ سکتی (بلکہ) قرآن کی رو سے وہ ہر وقت حاضر و ناظر ہے اور اسکی قدرت کاملہ ہمیشہ اس عالم مین عامل اور متصرف ہے " (اعجاز التنزیل)

(۶) مسٹر بارسورتھ سمتھ ایم اے اپنی کتاب محمد اینڈ محمدن ازم مین تحریر کرتے ہین " محمد اس لئے آئے کہ ان تمام باطل باتون (جسکو کہ یہودیون اور عیسائیون نے اختیار کر رکھا تھا) جھاڑو پھیر دین. بت وہ کیا ؟ زیتون کی لکڑی کے ٹکڑے جو خدا ہونے کا دعوی کرتے ہین. فلسفیانہ خیالات اور مذہب مکڑی کا تنا ہوا جالا. ان سب کو دور کرو. اللہ سب سے بڑا ہے اور اوسکے سوا اور کوئی شے بڑی نہین ہے. یہی مسلمانون کا مذہب ہے اسلام یعنی انسان کو چاہئے کہ خدا کی مرضی پر توکل کرے اور ایسا کرنے مین نہایت خوش ہو یہی مسلمانون کا طرز زندگی ہے. ایک معترض یہ سوال کر سکتا ہے کہ ان دونون اصولون مین جو ادہر بیان ہوئے کونسی بات ایسی ہے جسکو یہ کہا جائے کہ وہ نئی تھی یا محمد ہی کو سوجھی تھی. بیشک کچھ نئی نہ تھی بلکہ یہ باتین ایسی پرانی تھین جیسا کہ موسیٰ کا زمانہ بلکہ فی الحقیقت ایسی پرانی جیسے

کوئی نئی بات لیکر مبعوث نہین ہوا بلکہ شریعت ابراہیمی کو دوبارہ زندہ کرنے
کیلئے آیا ہون جو ہمیشہ یہان موجود تھی مگر اس کو سب لوگ بہول گئے یا اوس
سے غافل ہو گئے ہین۔ قوم سے علیحدہ اور غمگین و ناخوش یہودیون اور آپس
مین لڑنے والے تین خدا کے قایل عیسائیون اور ہر طرح کے مخلوق پرستون
ایک اونٹ ہانکنے والا آیا نہ اس لئے کہ اونکو کوئی بات سکہائے بلکہ اسلئے
کہ جو پرانی بتے وہ بہو لگئے تھے اونکو یاد دلائے۔ عرب کی زمین پر دو ہزار برس
پہلے ایک ایسے شخص (موسی) کو جو جنگل مین اپنے باپ (یعنی خسر) کی بکریان چراتا
تہا یہ سادہ مگر چونکا دینے والا پیغام آیا تھا۔ مین وہ ہون جو مین ہون سن
اے اسرائیل ہمارا مالک خدا ایک خدا ہے۔ پس جا اور مین تیری زبان کی
ساتھ ہونگا اور سکہاؤنگا تجھے جو تجھ کو کہنا چاہیئے۔ ان الفاظ کو سن کر یہ برگزیدہ قوم
(بنی اسرائیل) افریقہ سے ایشیا مین چلی گئی۔ غلام آزاد ہو گئے اور ایک خاندان
ایک قوم بنگیا۔ اسی عرب کی زمین پر اب پھر وہی آواز ایک دوسرے بکریان چرانے
والے کو آئی اور ایسے اثر کے ساتھ آئی جو پہلی آواز سے کچھ کم عجیب یا عام طور
پر دنیا کو فائدہ پہونچانے مین اوس سے ہرگز کچھ کم نہ تھی یعنی اللہ اکبر لا
الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ رسالت قبول کیگئی اور خدا کے
پیغام کا اعلان کیا گیا اور ایک ہی صدی کے اندر اس آواز کی گونج
عدن سے انطاکیہ (شام) تک اور سے ویل (اسپین) سے سمرقند تک پھیل گئی
اور اس تمام ملک نے اس کی حقیقت کو مان لیا" اعجاز التنزیل۔

(۷) ریورینڈ جی۔ ایم۔ راڈویل۔ ترجمہ قرآن کے دیباچہ مین تحریر کرتے ہین
"محمد کی زندگی کا مدعا توحید الہی کا اعلان کرنا تھا اور وہ بیشک اس مین
کامیاب ہو گیا ...... یہ بھی مان لینا ضروری ہے کہ قرآن نے جس طور پر
خدا کی ذات کی تعریف بلحاظ اسکی وحدانیت اور تمام جہان کا پروردگار اور

پرجوش اور مملو الیقین ہے (اعجاز التنزیل)

(۸) آنریبل سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد مین تحریر کرتے ہین - انکا یعنی مکہ اور تمام جزیرہ نمائے عرب کے باشندونکا) مذہب حد درجہ کی بت پرستی تھا اور انکا ایمان ایک مسبب الاسباب مالک علی الاطلاق پر نہ تھا بلکہ غیر مرئی ارواح کے توہم باطل کی ہئیت کا سا انکا ایمان تھا انہین کی رضامندی مناتے تھے اور انہین کی ناراضی سے احتراز کرتے تھے - قیامت اور جزا و سزا جو فعل یا ترک کا باعث ہو اسکی انہین خبر نہ تھی - ہجرت سے تیرہ برس پہلے تو مکہ ایسی ذلیل حالت مین بیجان پڑا تھا مگر اون تیرہ برسون نے کیا ہی اثر عظیم پیدا کیا کہ سیکڑون آدمیون کی جماعت نے بت پرستی چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش اختیار کی اور اپنے اعتقاد کے موافق وحی الہی کی ہدایت کے مطیع و منقاد ہو گئے اوسی قادر مطلق سے بکثرت و بشدت دعا مانگتے اوسی کی رحمت و مغفرت کی امید رکھتے اور حسنات و خیرات اور پاکدامنی اور انصاف کرنے مین بڑی کوشش کرتے تھے اب انہین شب و روز اسی قادر مطلق کی قدرت کا خیال تھا اور یہ کہ وہی رزاق ہمارے ادنے حوائج کا بھی خبر گیران ہے ہر ایک قدرتی اور طبعی عطیہ مین ہر ایک امر متعلقہ زندگانی مین اور اپنے خلوت و جلوت کے ہر ایک حادثہ اور تغیر مین اوسی کے ید قدرت کو دیکھتے تھے اور اس سے بڑھ کر اس نئی روحانی حالت کو جس مین خوشحال اور حمد کنان رہتے تھے خدا کے فضل خاص و رحمت با اختصاص کی علامت سمجھتے تھے" (اعجاز التنزیل)

یہی مصنف ایک دوسرے مقام پر تحریر کرتے ہین " خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور ایک خاص اور ہر ایک جگہ حاطہ کی ہوی قدرت کا مسئلہ آنحضرت کے معتقدان کے دلون اور جانون مین ایسا ہی زندہ اصول ہو گیا جیسے کہ خاص آپ کے دل مین تھا"

(۹) سر جان مالکم اپنی کتاب تاریخ ایران جلد دوم میں تحریر کرتے ہین " ہیچ چیز عالی تر و نیکوتر از عقیدۂ اہل اسلام در توحید نمیشود از ان رو کہ از ہر طرف رو بہ یکے دارند چنانچہ از آیات و اخبار